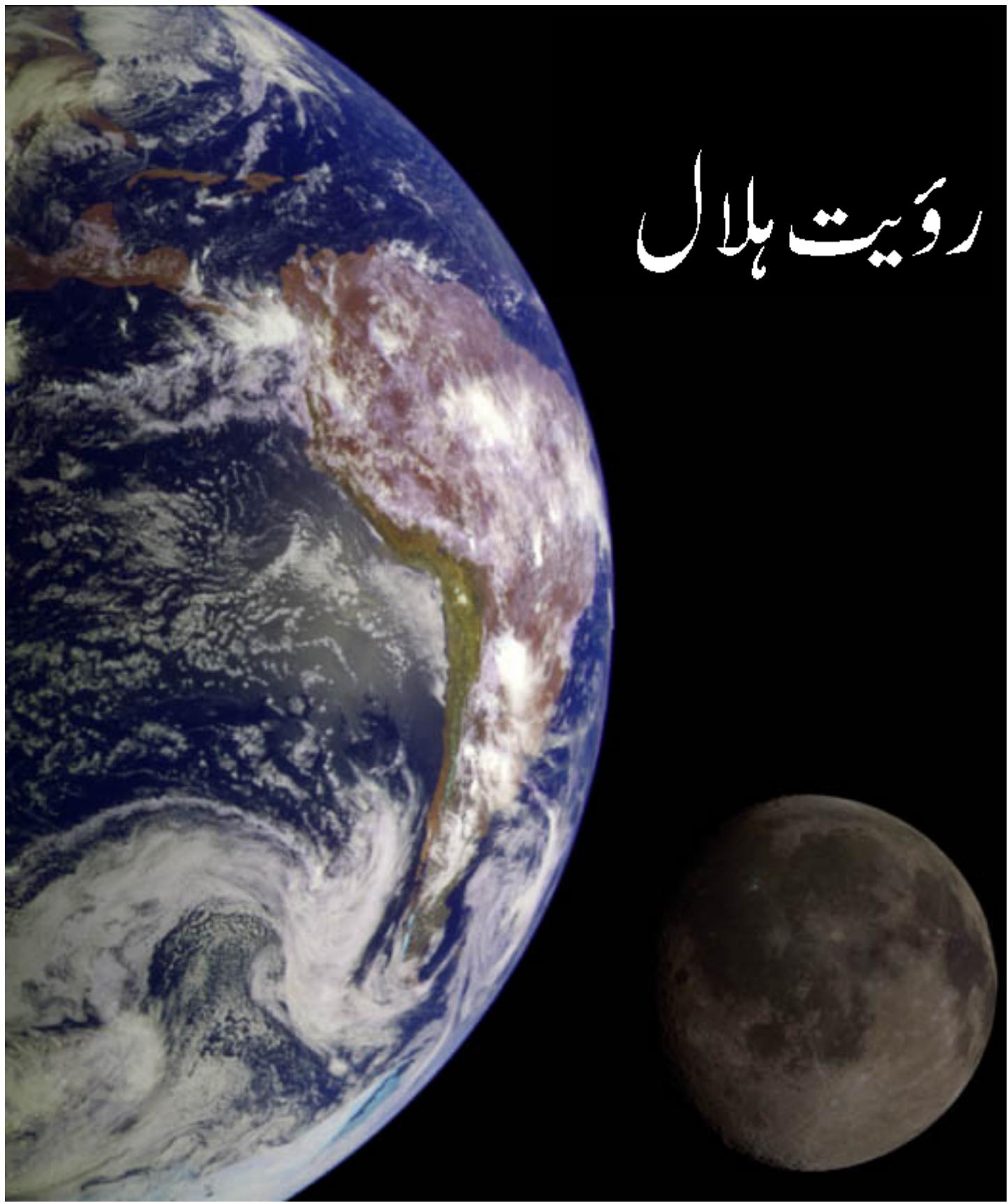
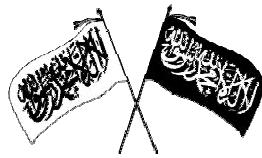


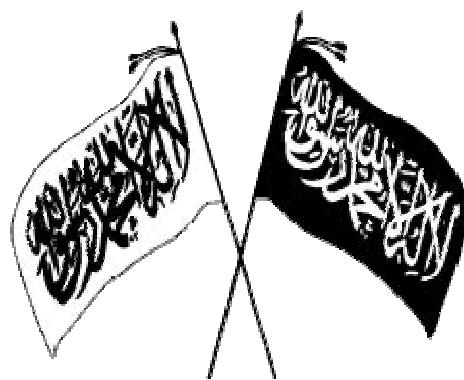
رویت ہلال





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محرم 1429ھ جنودی 2008ء





تمہیل

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ نے 638 عیسوی میں بھری

کیانڈر کا باقاعدہ آغاز کیا۔ بھری کیانڈر میں 12 مہینے ہیں۔

1-محرم 2-صفر 3-ربيع الاول 4-ربيع الثاني 5-جمادی الاول 6-جمادی الثاني

7-رجب 8-شعبان 9-رمضان 10-شوال 11-ذیقعدہ 12-ذوالحجہ

ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو لاگاتا رہیں یعنی ذیقعدہ،

ذوالحجہ، محرم اور چوتھا مہینہ رجب ہے جو جمادی الثاني اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ أَثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ﴾ (سورۃ التوبہ ۳۶)

مبینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہے اسی دن سے جب سے آسمان اور زمین کو اس نے
پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہی درست دین ہے۔



اسلام نے عبادات اور معاملات کا دار و مدار چاند پر رکھا ہے جیسے حج، صیام، عیدِین، زکوٰۃ، مطلقہ یا بیوہ کی عدت، ایامِ رضاعت، قرض وغیرہ۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلَةِ فُلِّ هَيْ مَوَاقِيتُ الْنَّاسِ وَالْحَجَّ﴾

اے محمد ﷺ لوگ تم سے نئے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ گھنٹا بڑھتا کیوں ہے کہہ دو کہ وہ لوگوں کے کاموں کی میعادیں اور حج کا وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ البقرہ: 189)

اس کتابچہ کو لکھنے کا مقصد روایت ہلال کی صحیح تشریح کرنا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ شرعی پہلو کے ساتھ ساتھ سائنسی اور جغرافیائی معلومات بھی فارمین تک پہنچائی جا سکیں۔

یہ صرف اسلام کی ایک خوبی ہے کہ اس نے فروئی معاملات پر اختلاف کا حق دیا ہے۔ لیکن روایت ہلال ایسا معاملہ ہے کہ اگر ہم نے اس پر اجتماعی فیصلہ نہ کیا تو امت مسلمہ جو پہلے ہی انتشار کا شکار ہے مزید انتشار کا شکار ہو جائے گی۔ ہم ان اصحاب کی جو ہماری اس رائے سے اختلاف کرتے ہیں احترام کرتے ہیں۔ لیکن کتابچہ کو لکھنے کا مقصد صرف امت مسلمہ تک ایک صحیح پیغام پہنچانا ہے۔ نہ کہ معاشرے میں کسی قسم کے انتشار کو ہوا دینا۔

رمضان کے روزے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ اللہ کے ساتھ تعلق کا باعث بننے والی عبادات بھی ہیں اور امت مسلمہ کی اجتماعی حیثیت کے اظہار کا ذریعہ بھی۔ مسلمان اللہ کے حکم کی اطاعت

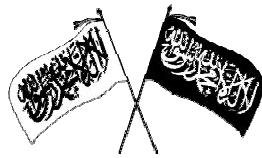


میں ایک ہی دن روزے شروع کرتے ہیں اور ایک ہی دن عید کا تہوار مناتے ہیں جو ان میں وحدت پیدا کرتا ہے۔ بدشتمی سے دوسرے بہت سے معاملات کی طرح مسلمان چاند کی روایت کے متعلق بھی انتشار کا شکار ہیں۔ اور درباری علماء کے منافقانہ فتوؤں کے باعث مسلمان اپنی اجتماعی عبادات میں نفاق کا شکار ہو چکے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو کامیاب کرے
اور امت مسلمہ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین.....

تصنیف

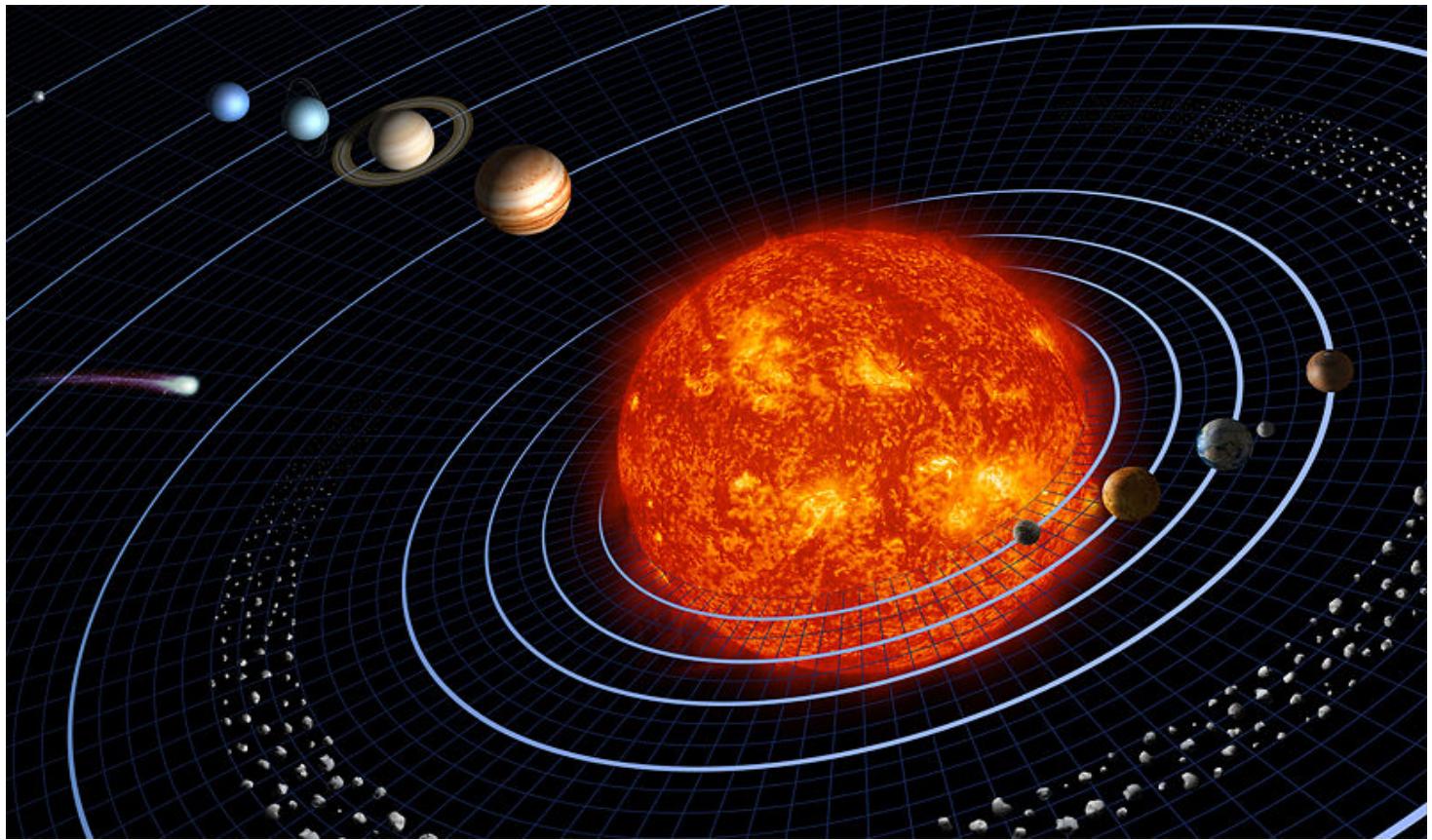
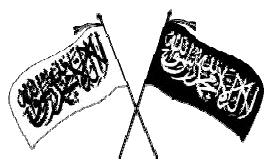
محمد علی



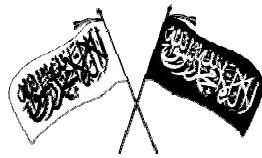
نظام شمسی

کائنات اپنی لامحدود دوستی کے باوجود محدود ہے۔ آج ماہرین فلکیات 200 ارب سے زائد کہکشاں میں دریافت کر چکے ہیں۔ ہر کہکشاں میں کم و بیش 200 ارب ستارے موجود ہیں اور ان میں سے بیشتر ستاروں کے اپنے سیارے ہیں اور بہت سے سیاروں کے طفیلی سیارے ہیں۔ یہ سب اجرام فلکی اپنے اپنے مقررہ مداروں میں گھومتے ہیں اور لاکھوں سال سے انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل کے گردش کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے دمدار ستارے بھی اپنے مقررہ مداروں میں گردش کر رہے ہیں۔ کائنات میں یہ مدار صرف انہی اجرام فلکی تک محدود نہیں ہیں بلکہ کہکشاں میں بھی نہایت تیز رفتاری سے مقررہ مداروں میں متحرک ہیں۔

جس کہکشاں میں ہماری زمین موجود ہے اس کو ملکی وے کہا جاتا ہے۔ سورج (The Sun) نامی ستارہ جو کہ اسی کہکشاں کا حصہ ہے اس کہکشاں کے ایک کونے میں واقع ہے جہاں پر ہمارا نظام سماشی (Solar System) ترتیب پاتا ہے۔ سورج کے آٹھ بڑے اور تین چھوٹے سیارے ہیں۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ہمارا نظام سماشی آٹھ بڑے اور تین چھوٹے سیاروں پر مشتمل ہے۔ اور تقریباً تمام سیاروں کے ایک یا ایک سے زائد طفیلی سیارے موجود ہیں۔ جن کو چاند (Moon) کہا جاتا ہے۔



زمین ترتیب کے اعتبار سے نظام سماںی کا تیسرا سیارہ ہے جو
کہ سورج کے گرد گردش کر رہا ہے۔ زمین سورج کے گرد اپنی گردش 365 دن 6 گھنٹے میں مکمل کرتی
ہے۔ چاند جو کہ زمین کا طفیلی سیارہ ہے 27 دن اور 8 گھنٹے میں زمین کے گرد اپنا چکر مکمل کرتا ہے۔
زمین اور چاند دونوں دو مداروں میں گردش کر رہے ہیں۔ یعنی زمین ایک طرف تو سورج کے گرد اور
دوسری طرف اپنے ہی گرد گردش کرتی ہے اسی طرح چاند ایک طرف زمین کے گرد اور دوسری طرف اپنے
ہی گرد گردش کرتا ہے۔ جب زمین سورج کے گرد ایک چکر مکمل کرتی ہے تو ایک سال مکمل ہو جاتا ہے
اسی طرح زمین جب اپنے گرد چکر مکمل کرتی ہے تو دن اور رات کی تیکھیں ہوتی ہے۔

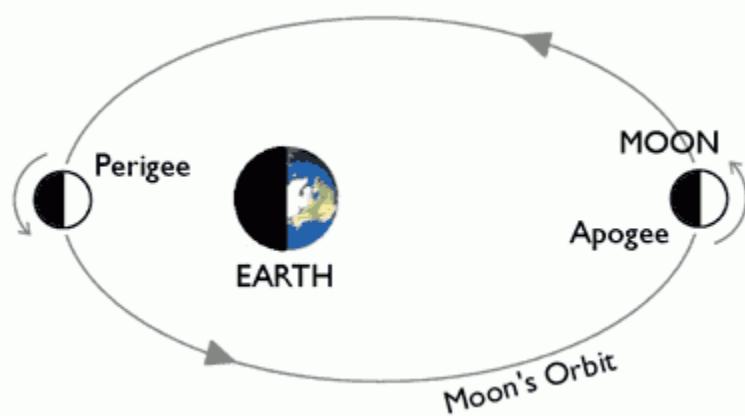


چاند کا مدار

چاند میں کے گردٹھیک اسی طرح سے گردش کر رہا ہے جیسا کہ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چاند اور سورج جس مدار میں گردش کر رہے ہیں وہ گول نہیں بلکہ بیضوی ہیں۔ جس کے باعث کسی مقام پر زمین کا فاصلہ سورج سے کم ہو جاتا ہے اور کسی مقام پر یہ فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چاند کا زمین سے فاصلہ بھی کسی مقام پر زیادہ اور کسی مقام پر کم ہے۔

اپوجی (APOGEE) چاند کے مدار میں یہ مقام ہے جہاں پر چاند میں پر سب سے زیادہ فاصلے پر ہوتا ہے اور زیادہ دور ہونے کی وجہ سے چھوٹا نظر آتا ہے۔

پریتھی (PERIGEE) چاند کے مدار میں یہ مقام ہے جہاں پر چاند میں سے بہت نزدیک ہوتا ہے اور نزدیک ہونے کی وجہ سے بڑا نظر آتا ہے۔



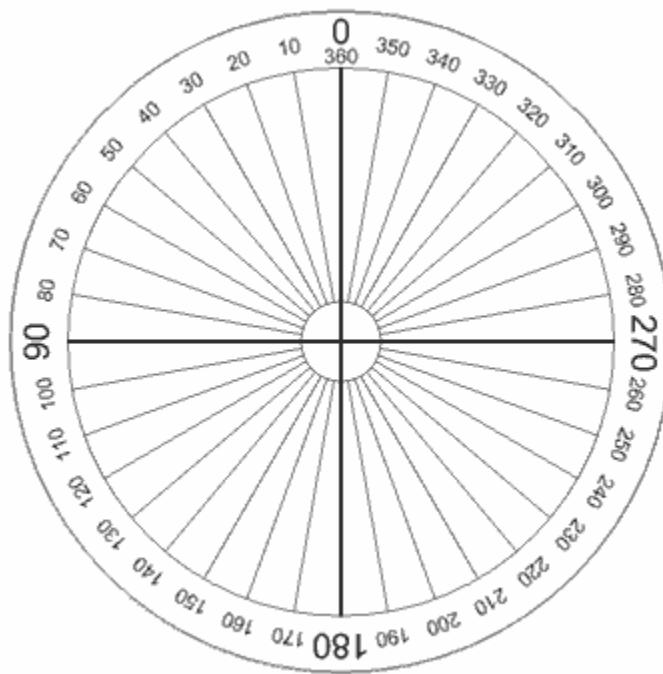
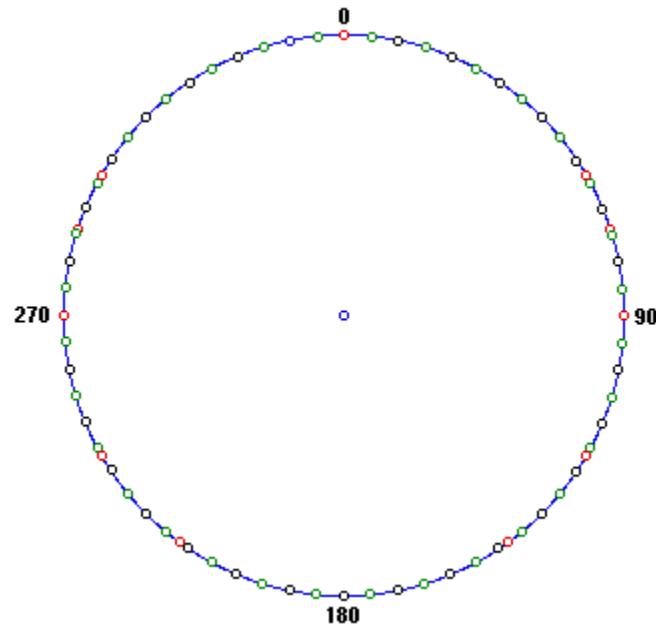
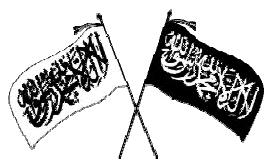


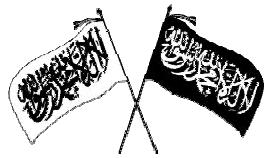
نیا چاند (New Moon)

نیا چاند در اصل علم فلکیات میں ایک اصطلاح ہے نہ کہ نیا چاند سے مراد چاند کی نئی پیدائش۔ چاند، سورج اور زمین تو پیدائش کائنات کے وقت سے ایک جیسے ہیں ان کی بہت میں کوئی تغیریات تبدیلی نہیں آئی اور تاقیامت ایسے ہی رہیں گے۔

یہ اصطلاح اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب چاند اپنے مدار میں گردش کرتے ہوئے عین سورج اور زمین کے درمیان آجائے جس کی وجہ سے زمین اور چاند کے درمیان زاویہ صفر درجہ کا ہو جاتا ہے۔

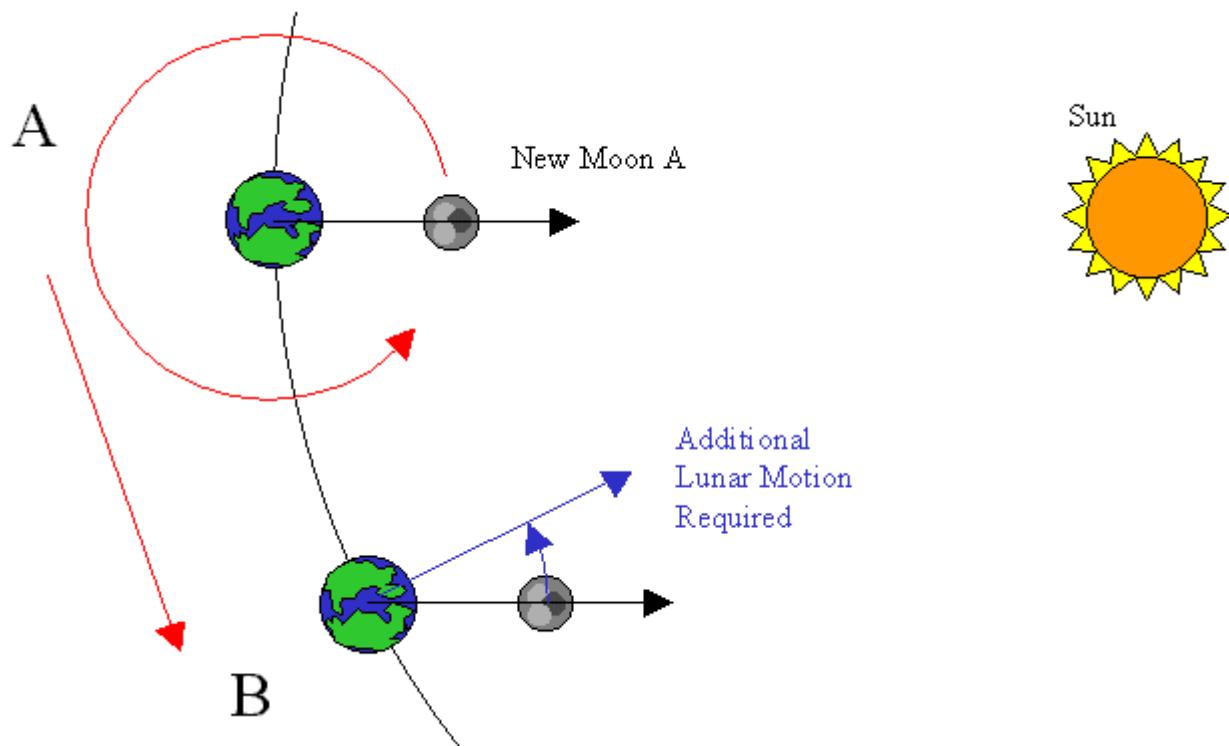
قمری سال 354 دنوں کا ہوتا ہے۔ یعنی جب چاند زمین کے گرد ایک چکر کامل کرتا ہے تو ایک قمری مہینہ کامل ہو جاتا ہے۔ چاند کا مدار 360 درجے کے زاویے کا ہوتا ہے۔ اس بات کو مزید ہائل طریقے سے اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ دیوار پر لگنی گھٹری کا دیکھئے۔ جب منٹ کی سوئی اور گھنٹے کی سوئی 12 پر ہوں گی تو دونوں سوئیوں کے درمیان زاویہ صفر درجہ ہو گا۔ جب منٹ کی سوئی 3 پر اور گھنٹے کی سوئی 12 پر ہو گی تو دونوں سوئیوں کے درمیان زاویہ 90 درجے کا ہو گا۔ جب منٹ کی سوئی 6 پر اور گھنٹے کی سوئی 12 پر ہو گی تو دونوں سوئیوں کے درمیان زاویہ 180 درجے کا ہو گا۔ جب منٹ کی سوئی 9 پر اور گھنٹے کی سوئی 12 پر ہو گی تو دونوں سوئیوں کے درمیان زاویہ 270 درجے کا ہو گا۔ اور جب دونوں سوئیاں دوبارہ 12 پر آئیں گی تو یہ ہی 360 درجے کا زاویہ ہے اسی کو صفر درجہ زاویہ بھی کہا جاتا ہے یہ وہی مقام ہے جہاں سے دونوں سوئیوں نے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ یعنی منٹ کی سوئی 60 منٹ جبکہ گھنٹے کی سوئی 12 گھنٹوں میں 360 درجے کا فاصلہ طے کرتی ہے۔



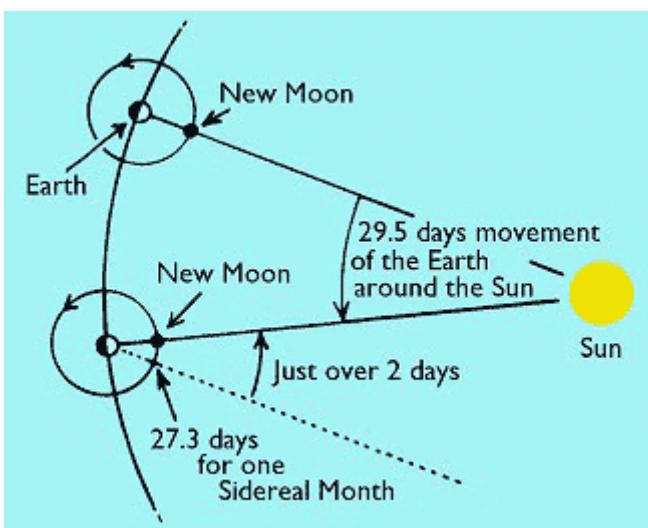


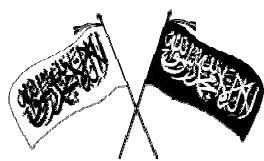
اسی طرح جب چاندز میں اور سورج کے باکل درمیان ہوتا ہے تو یہاں پر چاند اور زمین کے درمیان زاویہ صفر درجہ کا ہو جاتا ہے۔ اس مقام سے چاند کا زمین کے گرد سفر شروع ہوتا ہے۔ چاندز میں کے گرد گردش کرتے ہوئے 360 درجے کا فاصلہ 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ اور 11 سینٹیڈ میں مکمل کرتا ہے۔ یعنی چاند روزانہ تقریباً 13 درجے کا فاصلہ طے کرتا ہے۔

اب بہت سے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ جب چاند 27 دن اور 8 گھنٹے میں اپنی گردش مکمل کرتا ہے تو پھر نیا مہینہ 29 یا 30 دن کے بعد کیوں شروع ہوتا ہے؟ یا ایک بہت دلچسپ بات ہے ہونا تو یہ ہی چاہیے کہ جب چاند 360 درجے کا سفر مکمل کر کے واپس اسی مقام پر پہنچتے تو نئے مہینے کا آغاز وہاں سے ہی ہونا چاہیے لیکن یہاں پر یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جس وقت چاندز میں کے گرد گردش کر رہا ہوتا ہے عین اسی وقت زمین میں بھی سورج کے گرد گردش کر رہی ہوتی ہے۔ جس طرح چاند کا زمین سے فاصلہ برابر نہیں بلکہ کہیں پر زیادہ اور کہیں پر کم ہے اسی طرح زمین کا بھی سورج سے فاصلہ برابر نہیں بلکہ کہیں پر زیادہ اور کہیں پر کم ہے۔ چاند جب 360 درجے کا فاصلہ مکمل کرتا ہے تو زمین کی مستقل گردش کی وجہ سے وہ مقام جہاں پر چاندز میں اور سورج کے درمیان آ کر صفر درجے کا زاویہ بناتا ہے اس سے تھوڑا اسما پچھے رہ جاتا ہے اور یہ فاصلہ طے کرنے میں چاند کو دو دن کا وقت لگتا ہے۔ اسی بنا پر ایک قمری مہینہ 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے۔ جب چاند یہ فاصلہ طے کر کے زمین سورج اور زمین کے درمیان آتا ہے اور صفر درجے کا زاویہ بناتا ہے تو یہی وہ مقام ہے جہاں پر چاند نیا چاند (New Moon) کھلاتا ہے۔ یہاں پر ایک قمری مہینے کا اختتام ہوتا ہے اور اگلے کا آغاز۔



مقام نمبر A میں چاند میں اور سورج کے بالکل درمیان صفر درجہ کا زاویہ بنارہا ہے۔ جب زمین اور چاند اپنے اپنے مدار میں سفر کرتے ہوئے B مقام پر پہنچتے ہیں تو آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ چاند 360 درجے کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بھی اس مقام سے پیچھے ہے جہاں آ کر چاند کو زمین اور سورج کے درمیان صفر درجہ کا زاویہ بنانا ہے۔

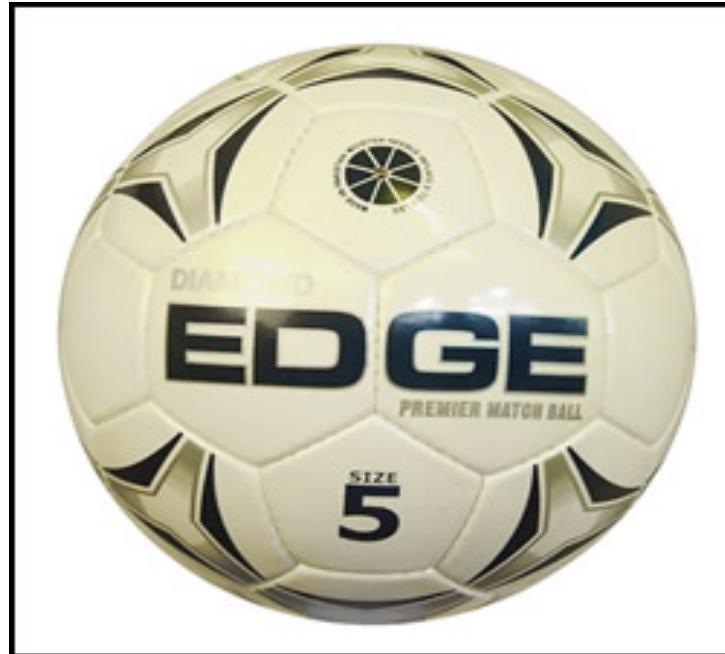


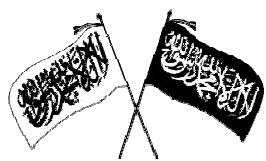


رؤیت ہلال کس طرح ہوتی ہے

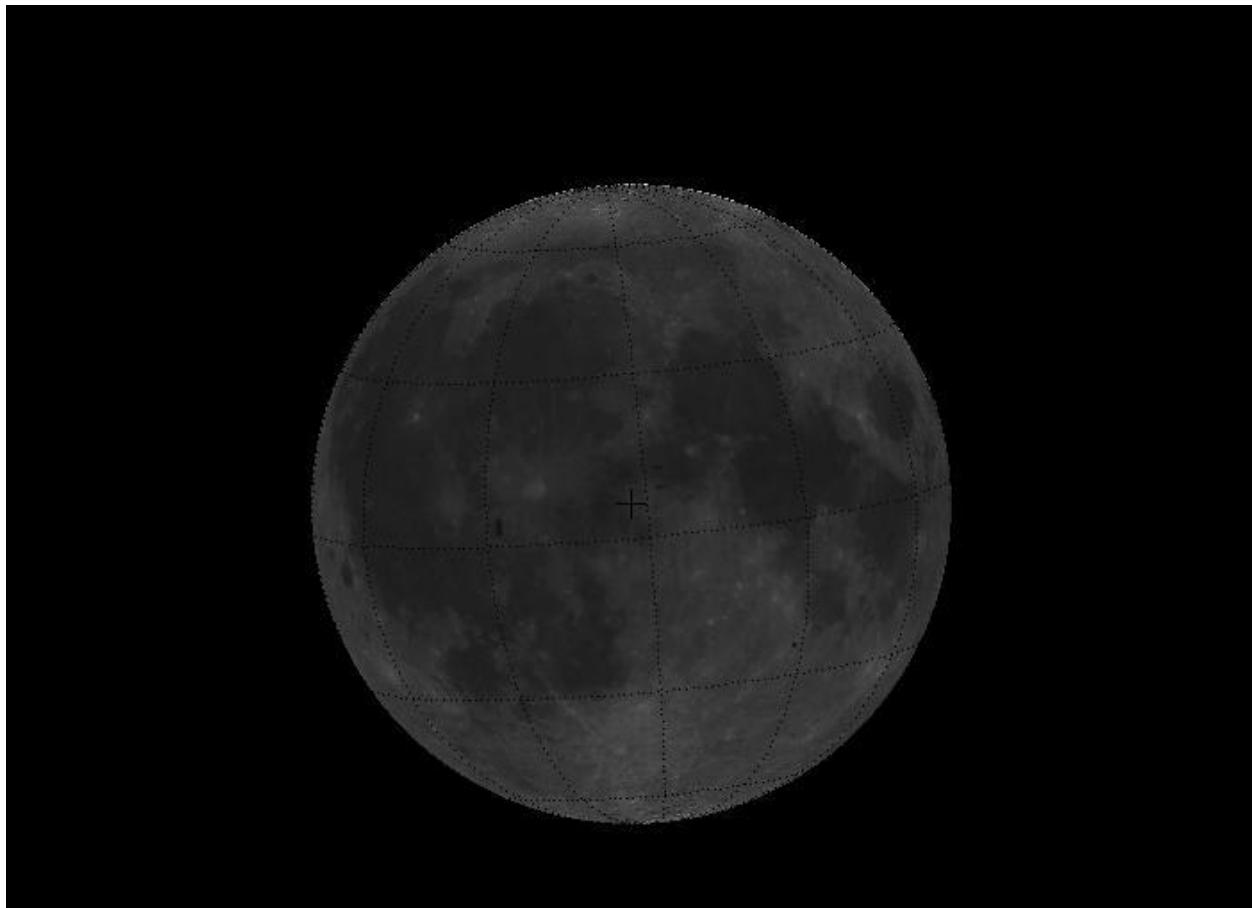
یہاں تک تو سب جان چکے کہ جب چاند سورج اور زمین کے درمیان
اکر صفر درجہ کا زاویہ بناتا ہے تو وہ نیا چاند کھلاتا ہے۔ اب ہم آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ اس مقام پر آکر چاند
کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔

اگر آپ ایک فٹ بال کو ہاتھ میں لیں گے تو آپ کو صرف فٹ بال کا
سامنے والا حصہ نظر آئے گا جیسا کہ آپ نیچے تصویر میں دیکھ سکتے ہیں۔ آپ فٹ بال کی پشت کو اُسی
وقت دیکھ سکیں گے جب آپ اُس فٹ بال کو گھما کیں گے۔

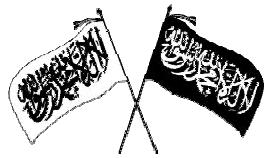




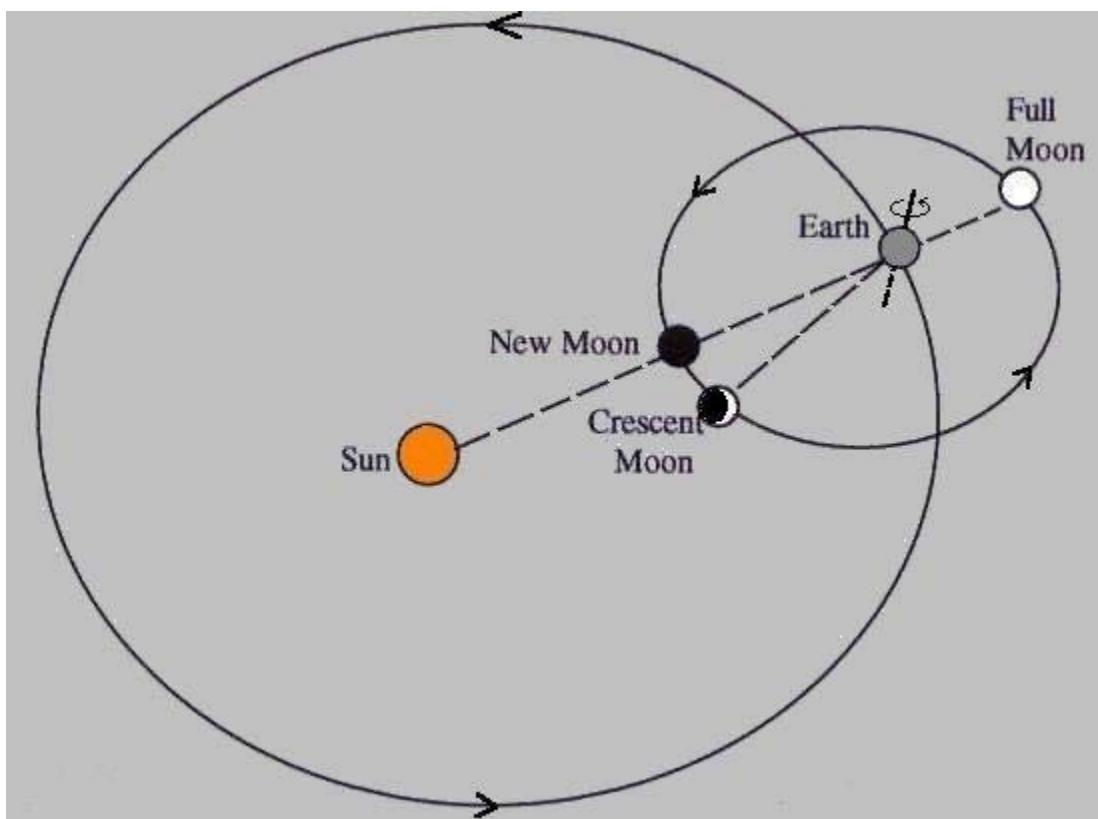
ٹھیک اسی طرح جب چاند میں اور سورج کے درمیان آتا ہے تو سورج سے آنے والی روشنی چاند کی پشت پر پڑتی ہے۔ جب کے چاند کا وہ حصہ جو زمین کی طرف ہوتا ہے اُس پر اندر ہیرا ہوتا ہے۔ جس کے باعث ہم چاند کو نگی آنکھ سے دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے۔

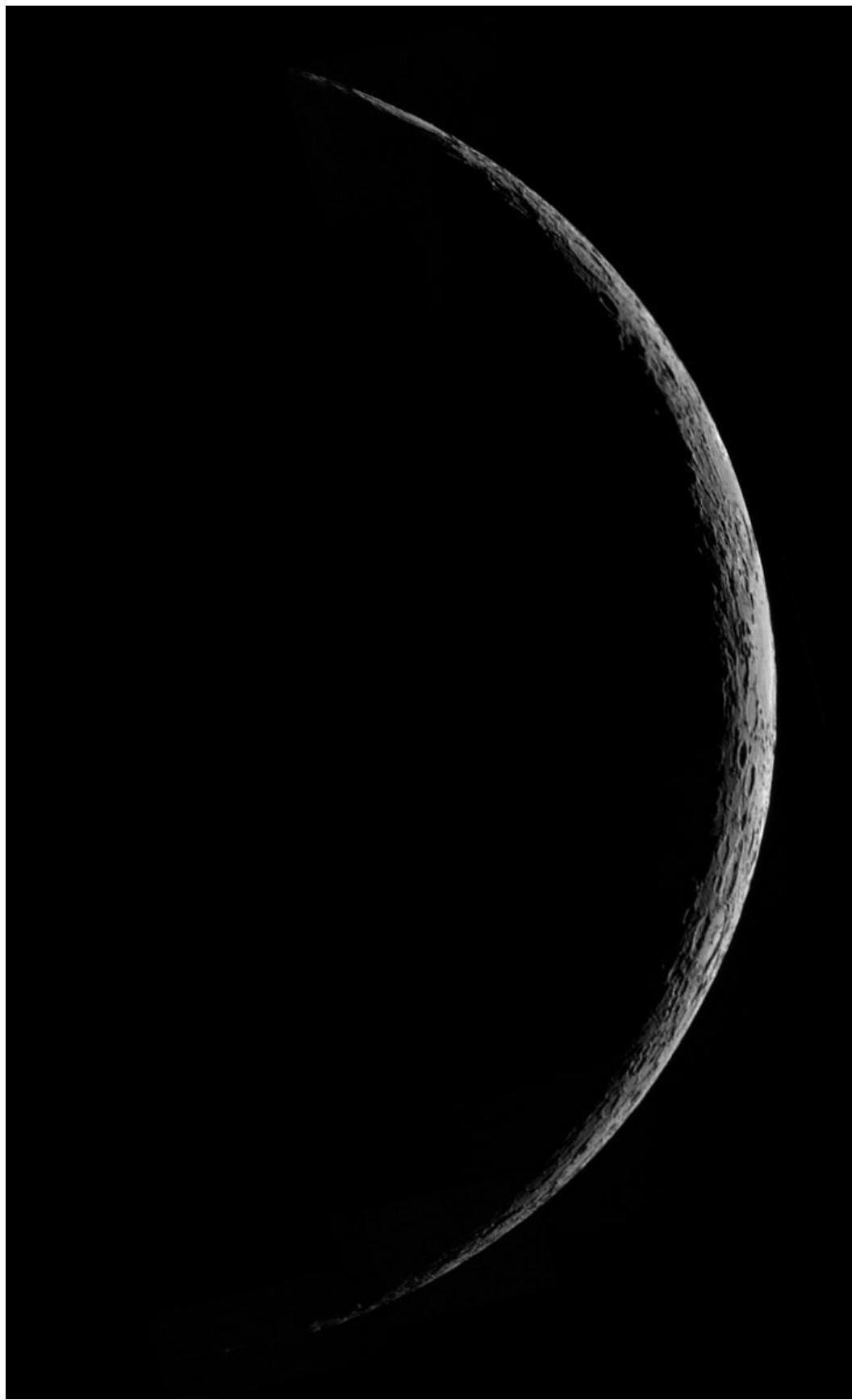


اوپر دی گئی تصویر نے چاند کی ہے غور سے دیکھنے پر یہ محسوس کیا جاسکتا ہے کہ چاند کی پشت پر روشنی محسوس کی جاسکتی ہے۔ اس کا اندازہ چاند کے اوپری سرے پر موجود ہلکی سے چمک سے کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ چاند کا وہ حصہ جو زمین کے سامنے ہے وہاں بالکل اندر ہیرا ہے۔



جب چاند دوبارہ سورج اور زمین کے درمیان آتا ہے تو ہم پھر سے اس مقام کو صفر درجہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ جب چاند اس مقام سے اپنا سفر شروع کرتا ہے تو 24-18 گھنٹے کے بعد ہلال بننا شروع ہو جاتا ہے۔ ہلal کے بننے میں چاند کے سفری زاویہ کا بہت اہم دخل ہے۔ یہاں ہم یہ بات بھی بتاتے جائیں کہ چاند ایک دن میں تقریباً 13 درجے کا فاصلہ طے کرتا ہے اسی طرح 27.3 دنوں میں چاند 360 درجے کا فاصلہ طے کر پاتا ہے۔ جب چاند 10 درجے کا فاصلہ طے کرتا ہے تو ہلال ترتیب پا شروع ہو جاتا ہے۔ چاند 10 درجے کا یہ فاصلہ 18-17 گھنٹے میں طے کرتا ہے۔







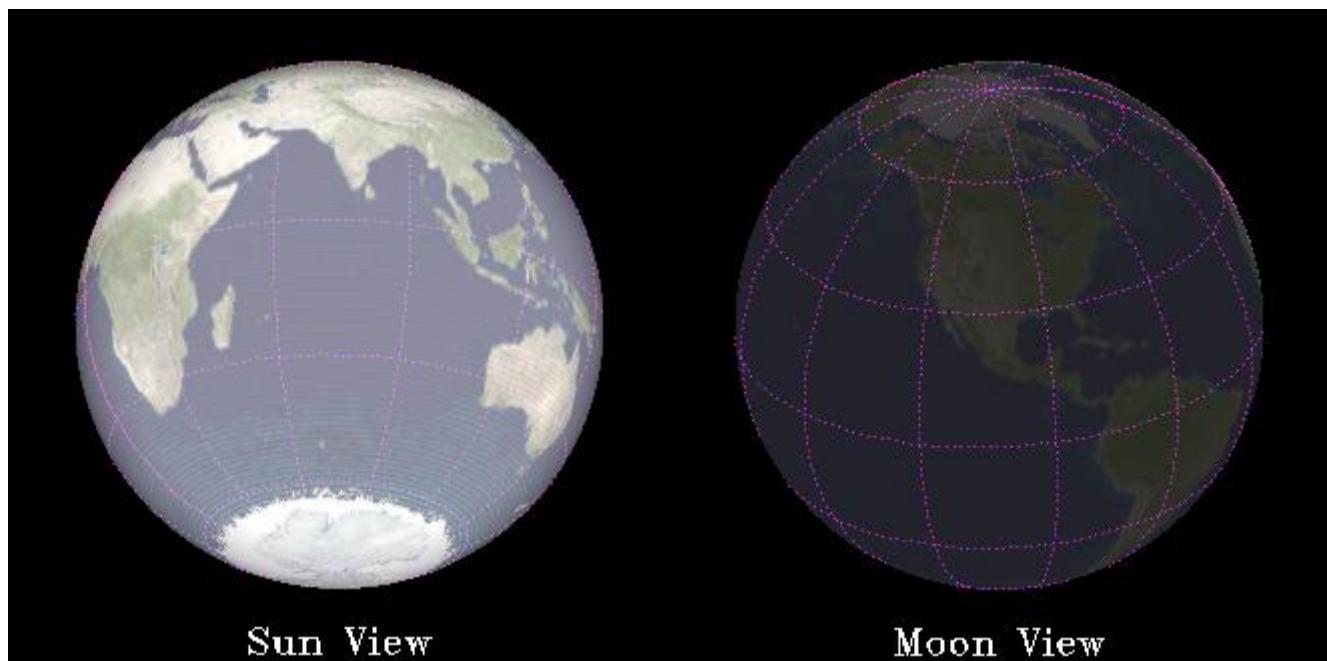
اوپر دیگئی تصویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ چاند ہلال کی شکل میں موجود ہے جبکہ سامنے کے حصے میں چاند پراندھیرا موجود ہے۔

چاند کی پشت پر روشی اور وہ حصہ جو ہمارے سامنے ہے اُس پراندھیرا ہونے کی وجہ کو ہم ایک دوسرے زاویے سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ زمین پر ایک دن اور رات 24 گھنٹوں کا ہوتا ہے۔ تقریباً 12 گھنٹے کی رات اور 12 گھنٹے کا دن۔ کہیں پر کم یا زیادہ۔ دراصل زمین دو ماہوں میں گردش کر رہی ہے۔ ایک سورج کے گرد دوسرے اپنے ہی گرد۔ زمین سورج کے گرد اپنا ایک چکر 365.25 دنوں میں مکمل کرتی ہے۔ جبکہ اپنے ہی گرد زمین کا ایک چکر 24 گھنٹوں میں مکمل ہوتا ہے۔



تصویر نمبر 1



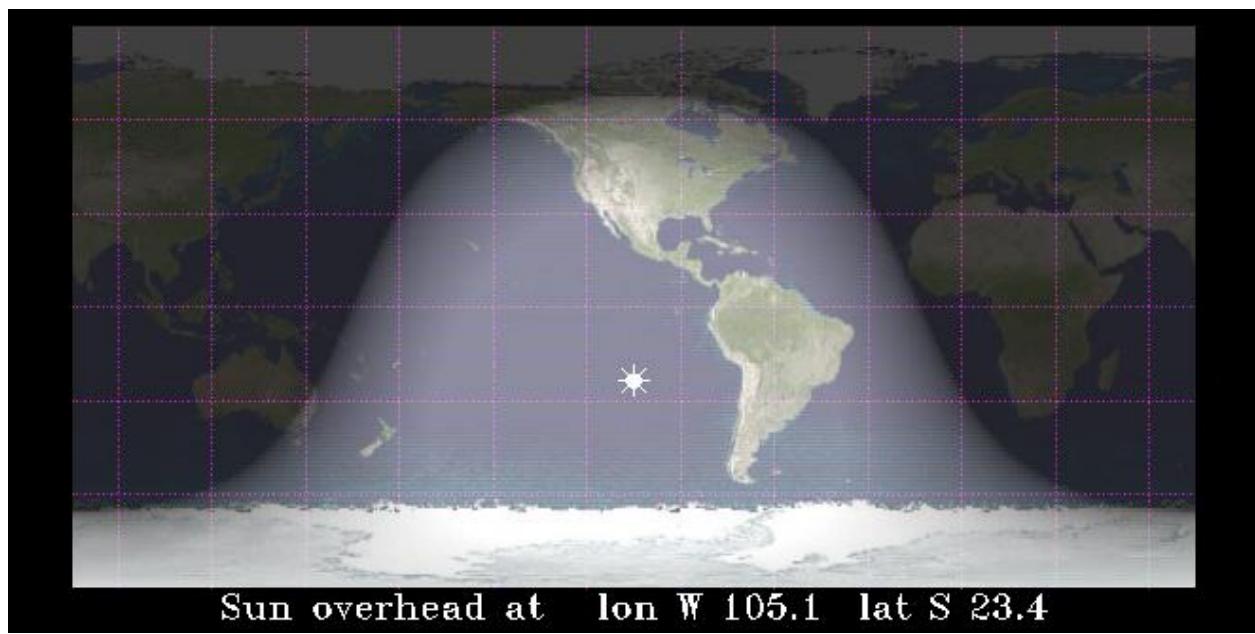
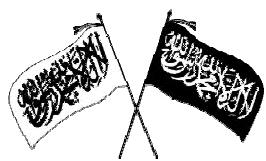
Sun View

Moon View

تصویر نمبر 2

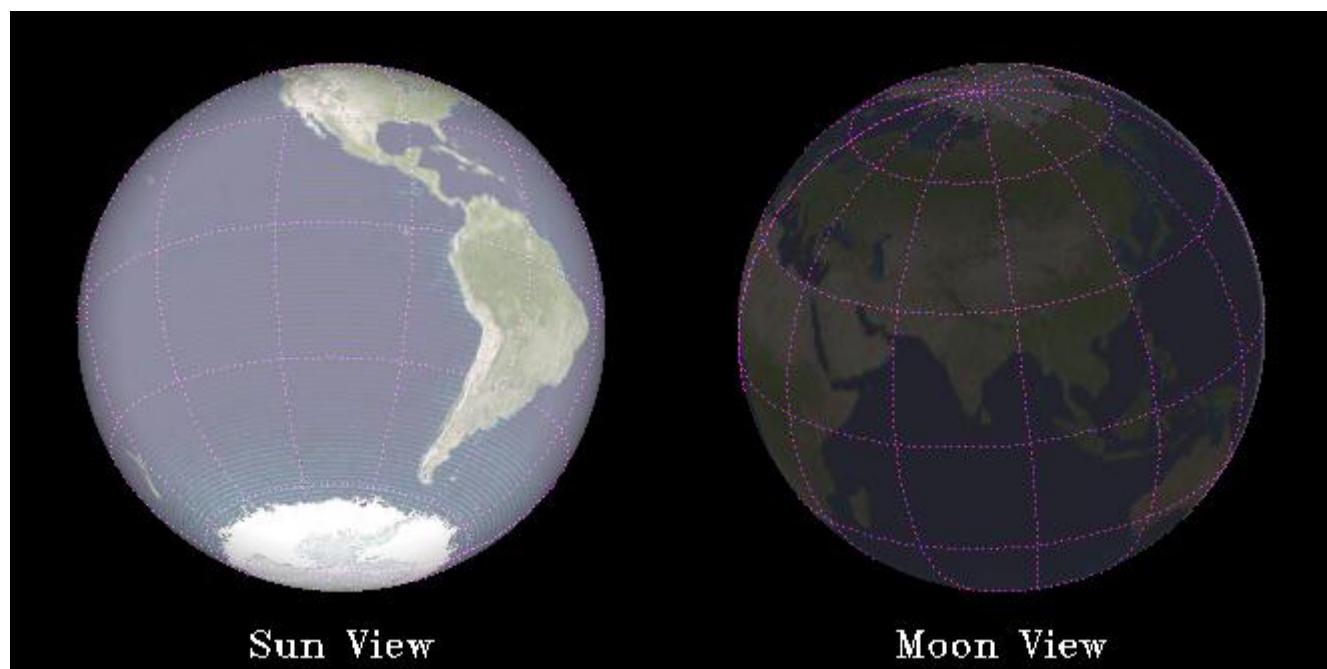
تصویر نمبر 3

اوپر دی گئیں تینوں تصاویر 24 دسمبر 2007ء کو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 12:00 بجے کی ہیں۔ تصویر نمبر 1 میں آسٹرالیا پر مکمل اور ایشیاء اور افریقہ کے بڑے حصے پر روشنی دیکھی جاسکتی ہے۔ جبکہ دنیا کے باقی حصے پر رات کا وقت ہے۔ تصویر نمبر 2 میں زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے موجود ہے وہاں پر روشنی ہے جبکہ تصویر نمبر 3 میں اندر ہیرا دیکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ حصہ سورج کے سامنے نہیں ہے۔



Sun overhead at lon W 105.1 lat S 23.4

تصویر نمره ۴



Sun View

Moon View

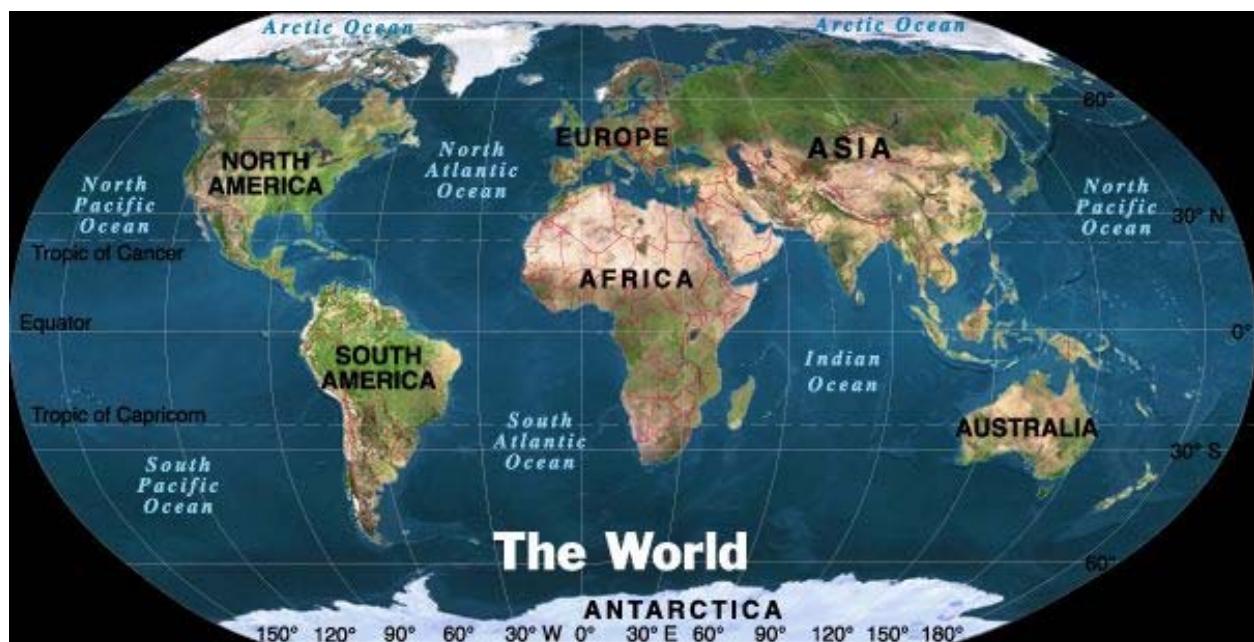
تصویر نمره ۵

تصویر نمره ۶



او پر دی گئیں تینوں تصاویر 24 دسمبر 2007ء کو پاکستانی وقت کے مطابق رات 12:00 بجے کی ہیں۔ تصویر نمبر 4 میں جنوبی اور شمالی امریکہ پر روشنی دیکھی جاسکتی ہے۔ جبکہ دنیا کے باقی حصے پر رات کا وقت ہے۔ تصویر نمبر 5 میں زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے موجود ہے وہاں پر روشنی ہے جبکہ تصویر نمبر 6 میں اندھیرا دیکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ حصہ گردش کرتا ہوا پشت کی طرف ہو گیا اور وہ حصہ جہاں پہلے رات تھی اب وہ حصہ سورج کے سامنے آگیا جس کے باعث وہاں دن کا وقت

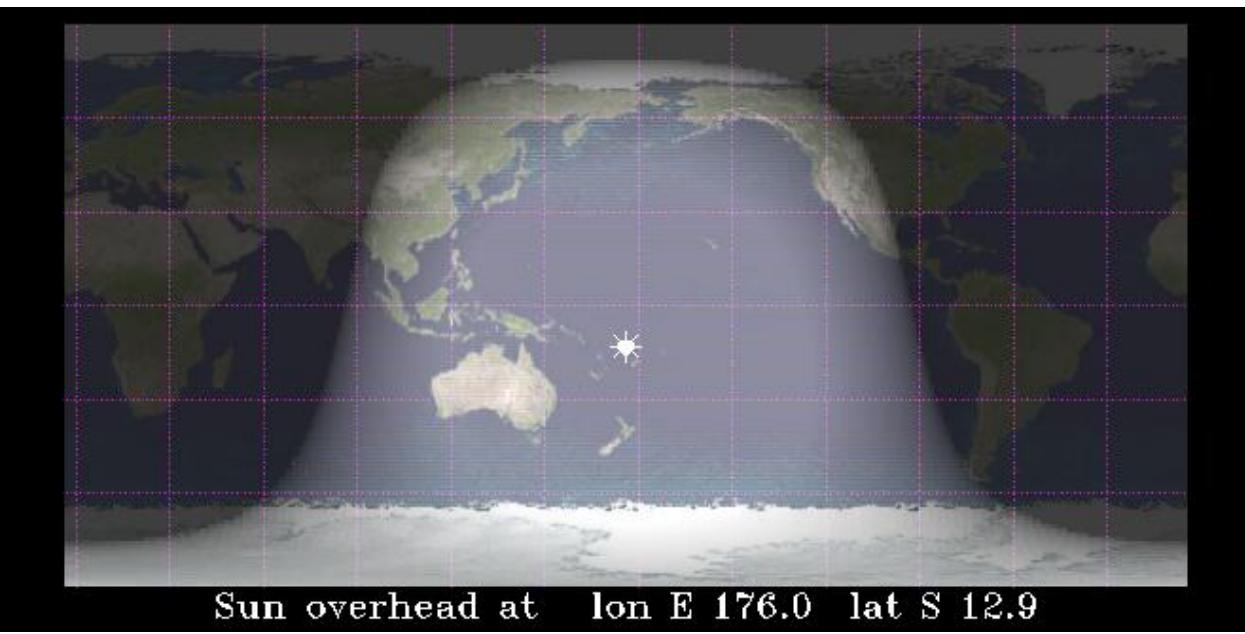
ہے۔



یہاں اس نقشے کو دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ افراد جو زمین کے جغرافیہ سے واقف نہیں وہ جان لیں کہ برعظم کہاں واقع ہیں۔ نقشے میں ایشیاء (ASIA)، آسٹرالیا (AUSTRALIA)، افریقہ (AFRICA)، یورپ (EUROPE)، شمالی امریکہ (NORTH AMERICA) جنوبی امریکہ (SOUTH AMERICA) کو دیکھا جاسکتا ہے اور سادہ نقشوں کو اس نقشے کی مدد سے سمجھا جاسکتا ہے۔



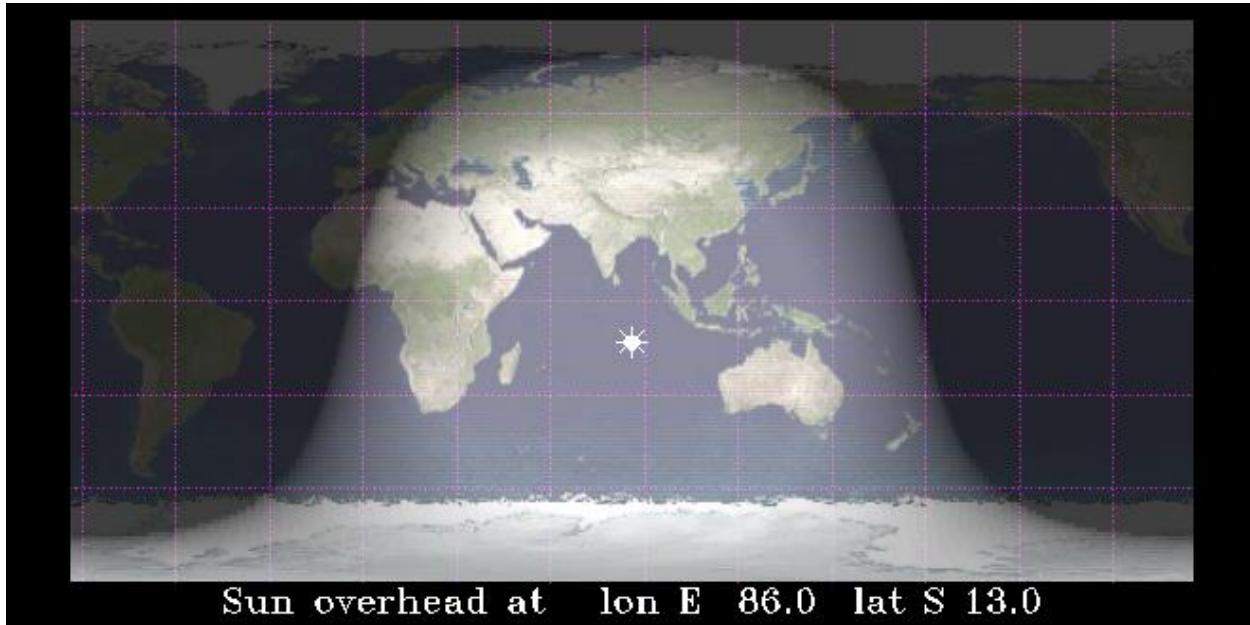
نیچے کچھ تصاویر میں دنیا کے مختلف علاقوں میں دن کے چوبیس گھنٹوں میں دن اور رات کی حالت کے متعلق نقشے موجود ہیں۔



28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر رات کے 00:12 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں صبح کے 05:00 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 176 درجے طول بلد مشرقی اور 12.9 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ جبکہ، افریقہ اور یورپ میں مکمل رات ہے۔ جبکہ ایشیاء کے بیشتر علاقوں میں دن کا آغاز ہو چکا ہے۔ جبکہ شمالی امریکہ کے بیشتر علاقوں میں رات ہو چکی ہے۔ جبکہ کچھ علاقوں پر سورج موجود ہے۔ جبکہ جنوبی امریکہ کے 99% علاقوں میں رات ہو چکی ہے۔ جبکہ آسٹریلیا میں مکمل دن ہے۔



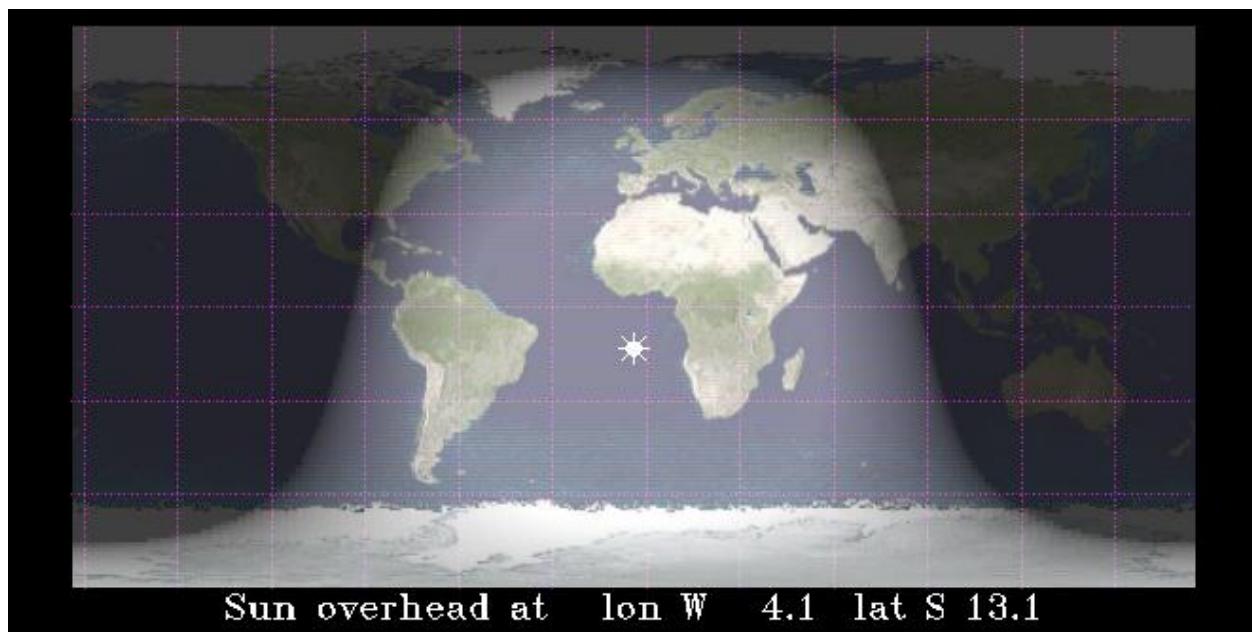
28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر رات کے 00:30 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں صبح کے 08:00 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 131 درجے طول بلد مشرقی اور 12.9 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایشیاء کے تقریباً 85 فیصد حصے میں سورج طلوع ہو چکا ہے۔



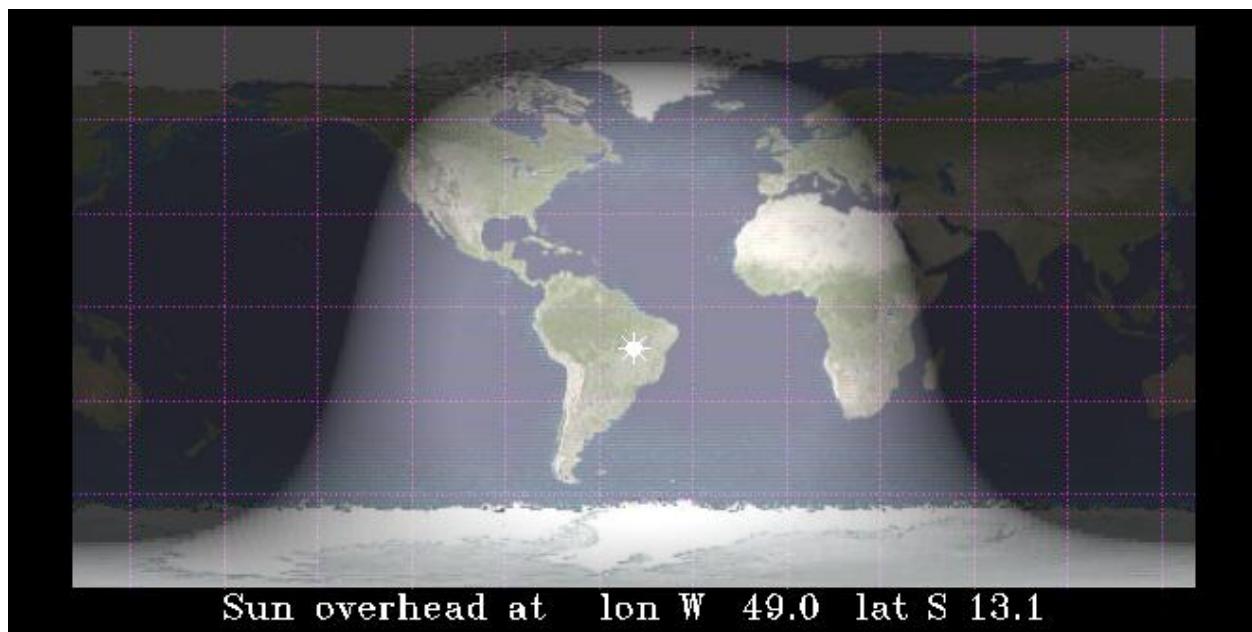
28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر صبح کے 06:00 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں صبح کے 11:00 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 86 درجے طول بلد مشرقی اور 13 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج افریقہ اور یورپ کے بیشتر علاقوں میں طلوع ہو چکا ہے۔



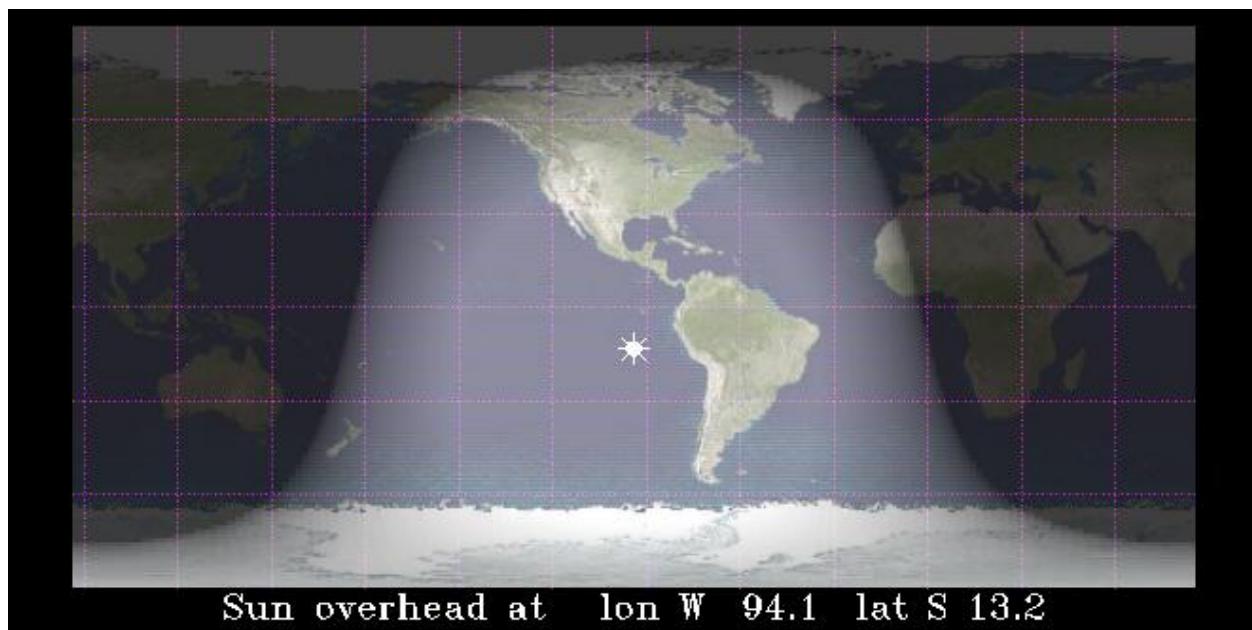
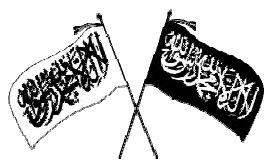
28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر صبح کے 00:00 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں دوپہر کے 02:00 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 41 درجے طول بلد مشرقی اور 13 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ جنوبی امریکہ کے کچھ علاقوں میں سورج طلوع ہو رہا ہے جبکہ ایشیاء اور آسٹرالیا کے کچھ علاقوں میں رات کا آغاز ہو چکا ہے۔



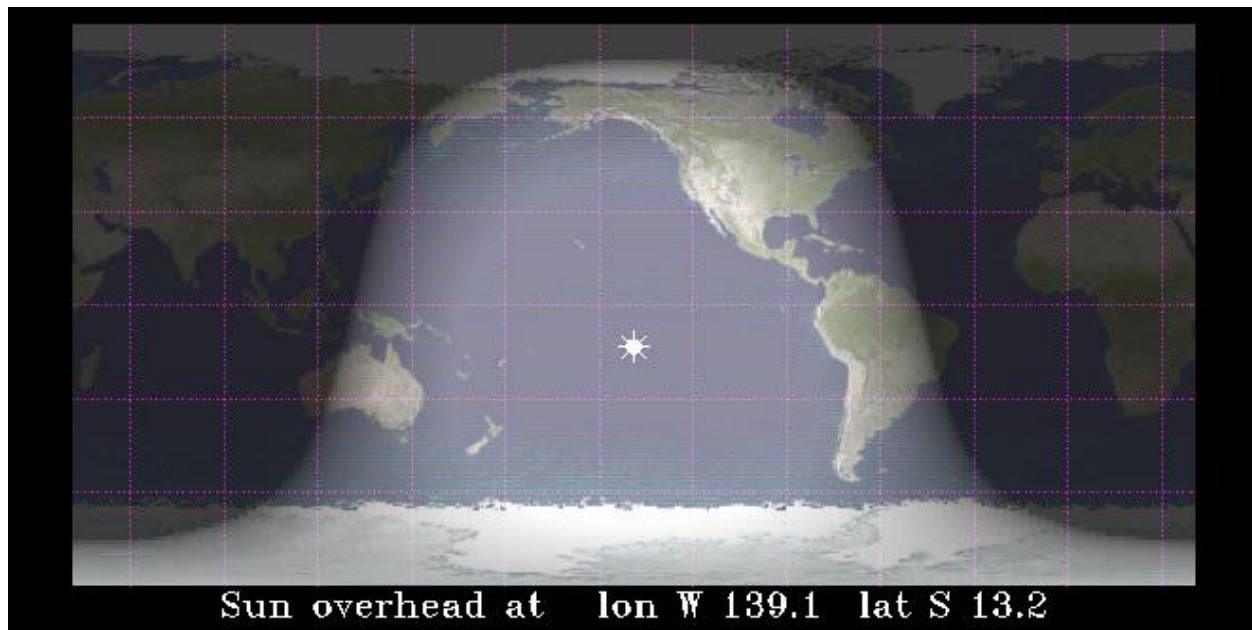
28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر دوپہر کے 00:12:12 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں شام کے 00:55 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 4.1 درجے طول بلد مغربی اور 13.1 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ شمالی امریکہ کے کچھ علاقوں میں سورج طلوع ہو رہا ہے جبکہ آسٹریلیا میں کمکمل طور پر سورج غروب ہو چکا ہے جبکہ ایشیاء کے 70 فیصد حصے میں سورج غروب ہو چکا ہے۔



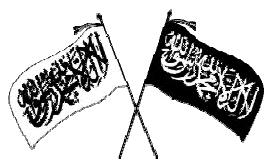
28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر دوپہر کے 00:30 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں رات کے 00:48 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 49 درجے طول بلد مغربی اور 13.1 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایشاء میں مکمل طور پر رات ہو چکی ہے۔



28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر شام کے 00:00 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں رات کے 00:11:00 نج رہے ہیں۔ نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 94.1 درجے طول بلد مغربی اور 13.2 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ افریقہ کے 98 فیصد حصے میں رات ہو چکی ہے جبکہ شمالی اور جنوبی امریکہ میں دن کا وقت ہے۔



28 اکتوبر 2007 کو خط نصف النہار پر رات کے 00:00 نج رہے ہیں جبکہ پاکستان میں 29 اکتوبر 2007 کا آغاز ہو چکا ہے اور رات کے 00:00 نج رہے ہیں۔ نقشہ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج 139.1 درجے طول بلد مغربی اور 13.2 درجے عرض بلد جنوبی پر عین سر کے اوپر موجود ہے۔ اس نقشے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ آسٹریلیا اور ایشیاء میں دن کا آغاز ہو چکا ہے۔



مندرجہ ذیل چارٹ کے نیچے کچھ تصاویر دی گئیں ہیں۔ ان تصاویر میں زمین کی اپنے گردگردش کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اور چوبیس گھنٹوں کے دوران دنیا کے مختلف علاقوں میں خط نصف النہار کے مطابق دن اور رات کا تعین با آسانی کیا جاسکتا ہے۔ زمین گھری کی مخالف سمت میں خط نصف النہار کے مطابق دن اور رات کا تعین با آسانی کیا جاسکتا ہے۔ زمین (Anti Clock Wise) حرکت کرتی ہے۔ یعنی زمین مغرب سے مشرق کی طرف گھومتی ہے۔ جس کے باعث مشرقی علاقوں میں دن کا آغاز مغربی علاقوں سے قبل ہوتا ہے۔ ان تصاویر کو دیکھ کر با آسانی یہ محسوس کیا جاسکتا ہے کہ زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے ہے وہاں پر دن ہے اور اس کی پشت پر رات۔

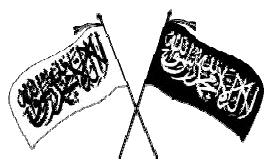
خط نصف النہار پر تاریخ	پاکستانی وقت / تاریخ	خط نصف النہار پر وقت	تصویر نمبر
28/10/07	05.00 28/10/07	00.00	1
28/10/07	05.30 28/10/07	00.30	2
28/10/07	06.00 28/10/07	01.00	3
28/10/07	06.30 28/10/07	01.30	4
28/10/07	07.00 28/10/07	02.00	5
28/10/07	07.30 28/10/07	02.30	6
28/10/07	08.00 28/10/07	03.00	7



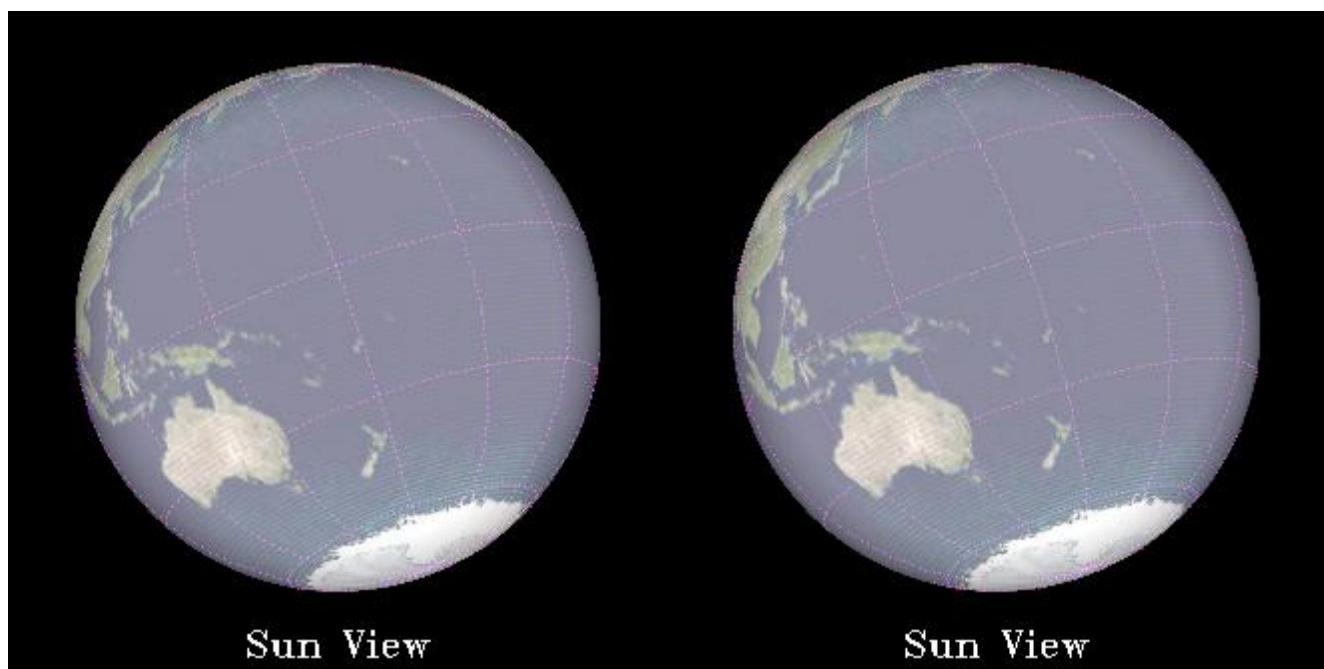
28/10/07	08.30 28/10/07	03.30	8
28/10/07	09.00 28/10/07	04.00	9
28/10/07	09.30 28/10/07	04.30	10
28/10/07	10.00 28/10/07	05.00	11
28/10/07	10.30 28/10/07	05.30	12
28/10/07	11.00 28/10/07	06.00	13
28/10/07	11.30 28/10/07	06.30	14
28/10/07	12.00 28/10/07	07.00	15
28/10/07	12.30 28/10/07	07.30	16
28/10/07	13.00 28/10/07	08.00	17
28/10/07	13.30 28/10/07	08.30	18
28/10/07	14.00 28/10/07	09.00	19
28/10/07	14.30 28/10/07	09.30	20
28/10/07	15.00 28/10/07	10.00	21
28/10/07	15.30 28/10/07	10.30	22
28/10/07	16.00 28/10/07	11.00	23
28/10/07	16.30 28/10/07	11.30	24
28/10/07	17.00 28/10/07	12.00	25
28/10/07	17.30	12.30	26

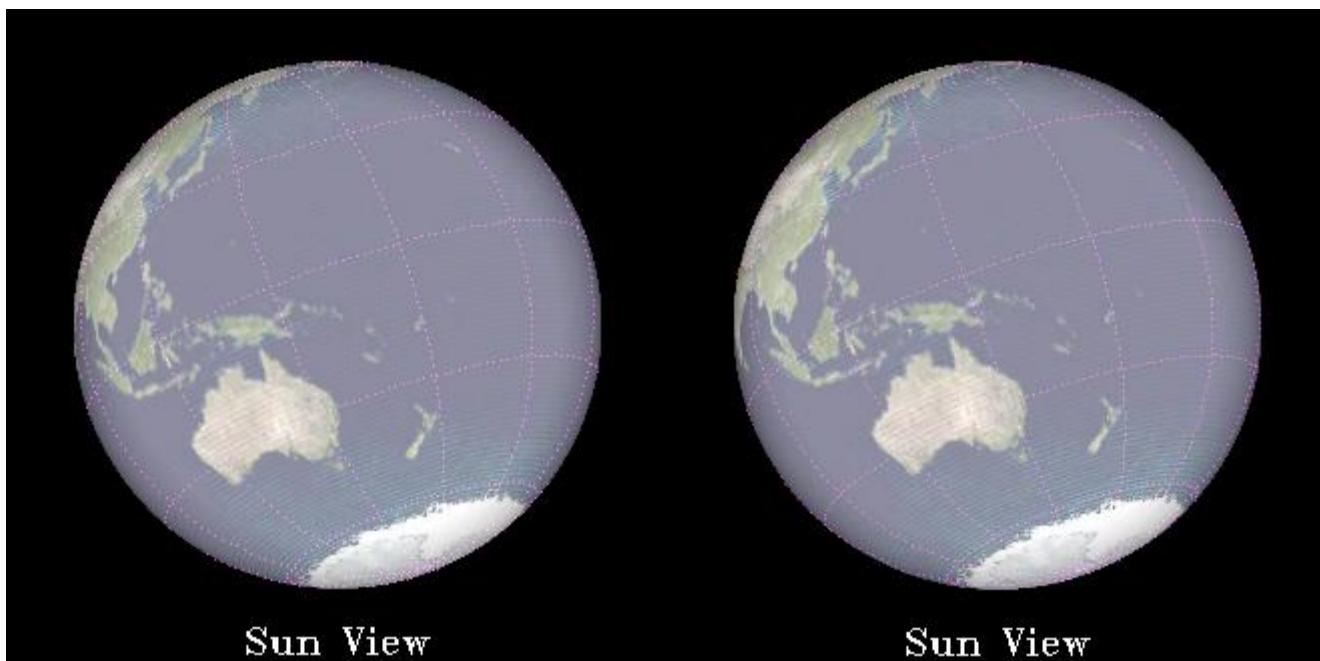


	28/10/07		
28/10/07	18.00 28/10/07	13.00	27
28/10/07	18.30 28/10/07	13.30	28
28/10/07	19.00 28/10/07	14.00	29
28/10/07	19.30 28/10/07	14.30	30
28/10/07	20.00 28/10/07	15.00	31
28/10/07	20.30 28/10/07	15.30	32
28/10/07	21.00 28/10/07	16.00	33
28/10/07	21.30 28/10/07	16.30	34
28/10/07	22.00 28/10/07	17.00	35
28/10/07	22.30 28/10/07	17.30	36
28/10/07	23.00 28/10/07	18.00	37
28/10/07	23.30 28/10/07	18.30	38
28/10/07	00.00 29/10/07	19.00	39
28/10/07	00.30 29/10/07	19.30	40
28/10/07	01.00 29/10/07	20.00	41
28/10/07	01.30 29/10/07	20.30	42
28/10/07	02.00 29/10/07	21.00	43
28/10/07	02.30 29/10/07	21.30	44



28/10/07	03.00 29/10/07	22.00	45
28/10/07	03.30 29/10/07	22.30	46
28/10/07	04.00 29/10/07	23.00	47
28/10/07	04.30 29/10/07	23.30	48



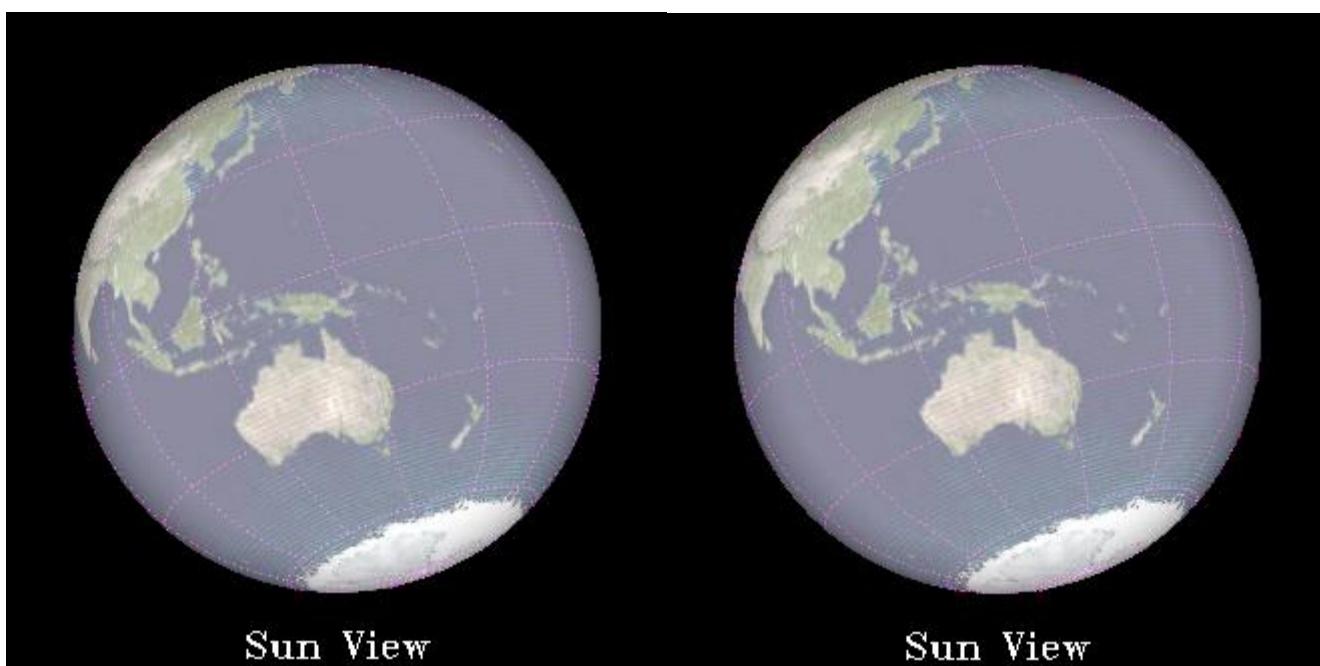


Sun View

Sun View

تصویر نمر ۳

تصویر نمر ۴

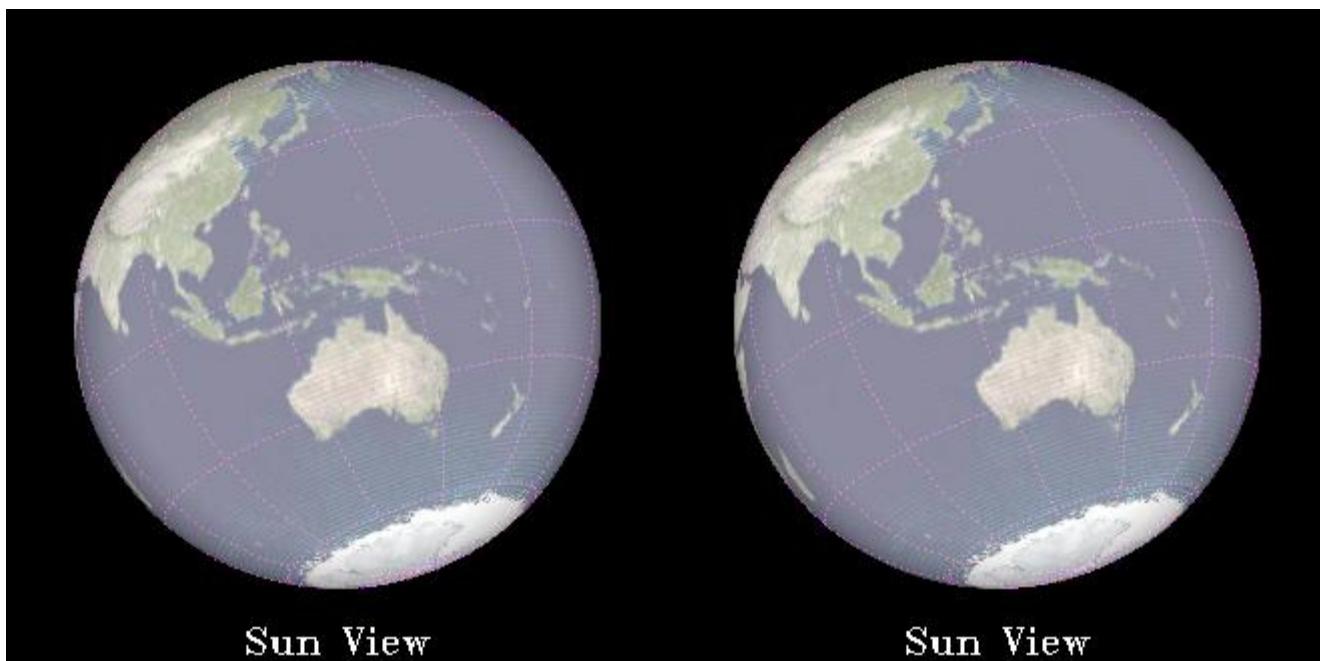
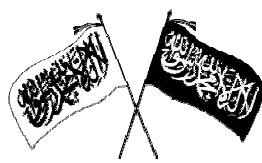


Sun View

Sun View

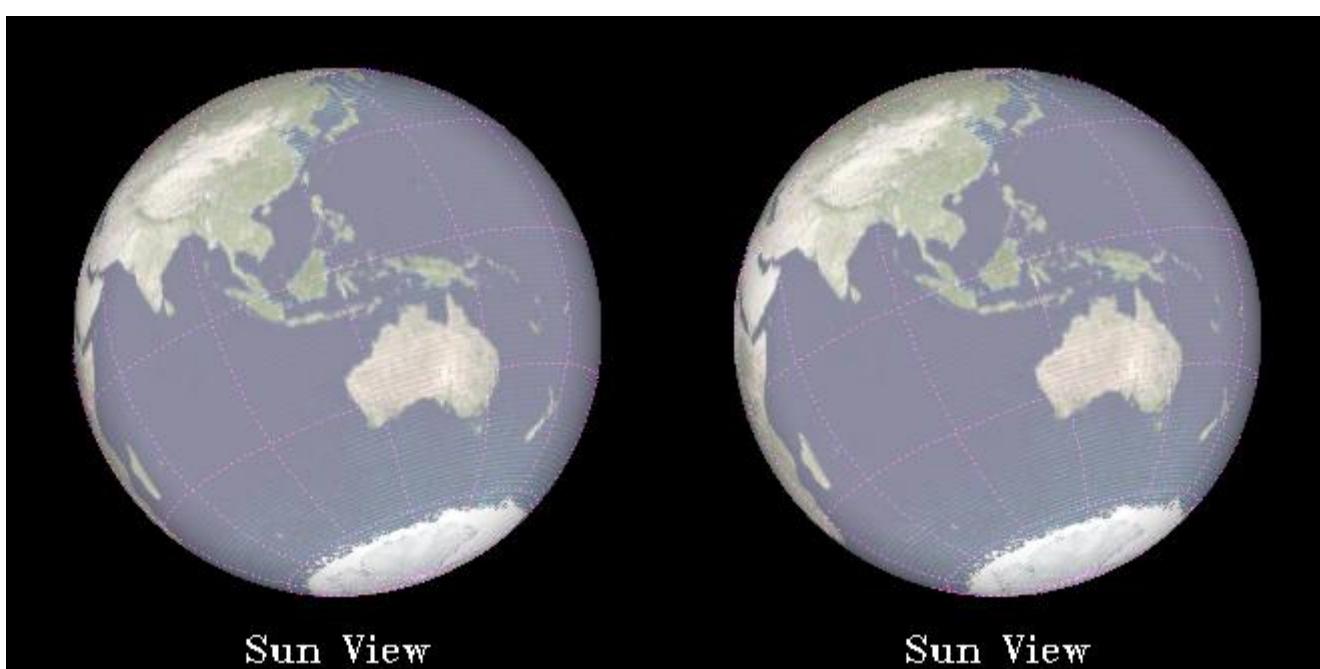
تصویر نمر ۵

تصویر نمر ۶



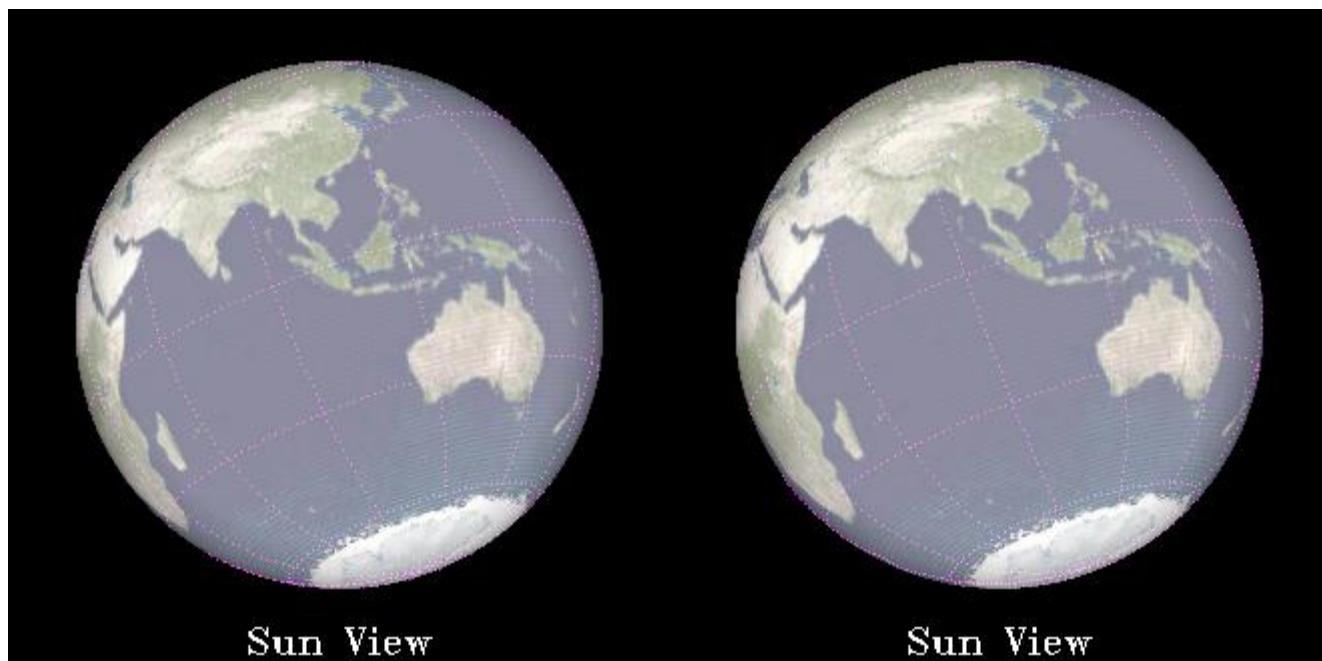
تصویر نمر 7

تصویر نمر 8



تصویر نمر 9

تصویر نمر 10

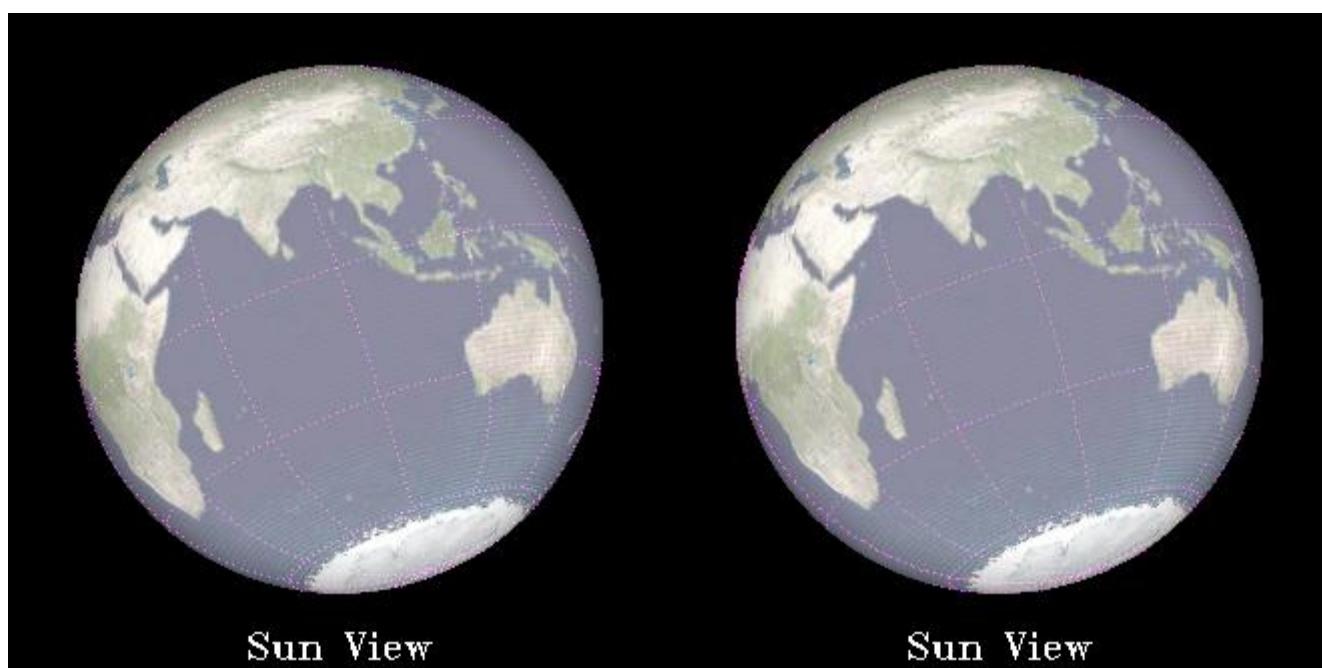


Sun View

تصویر نمر 11

Sun View

تصویر نمر 12

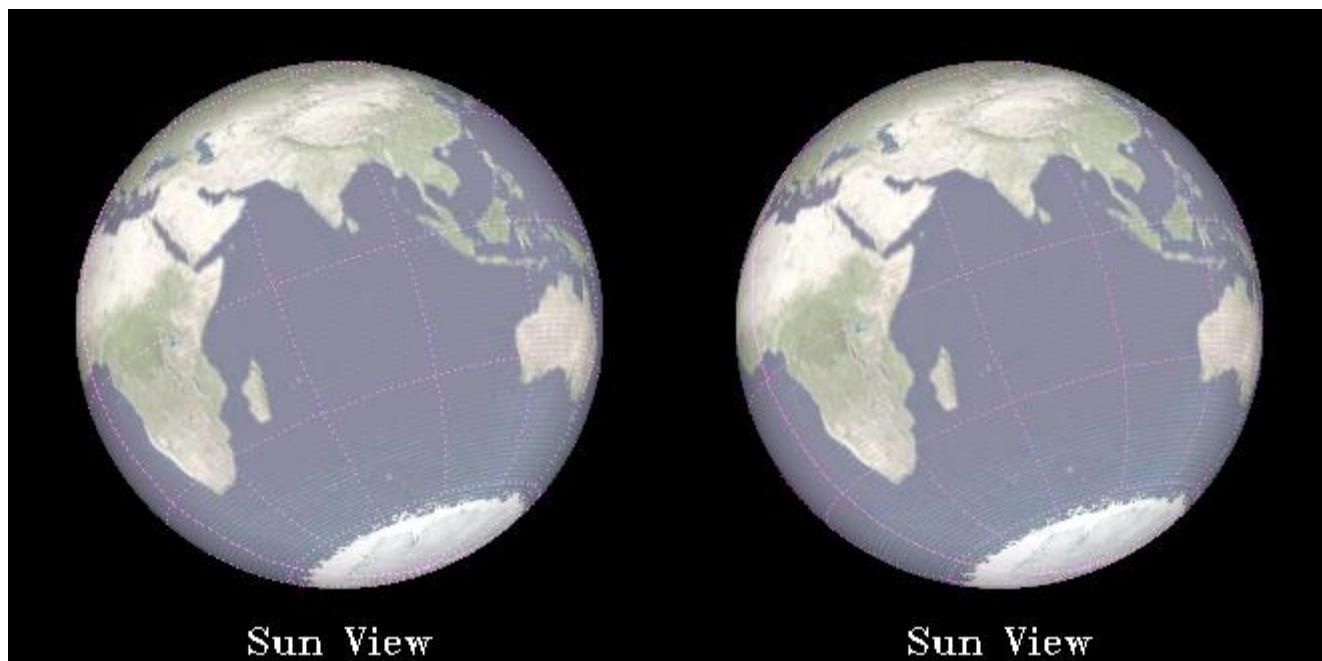
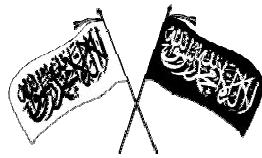


Sun View

تصویر نمر 13

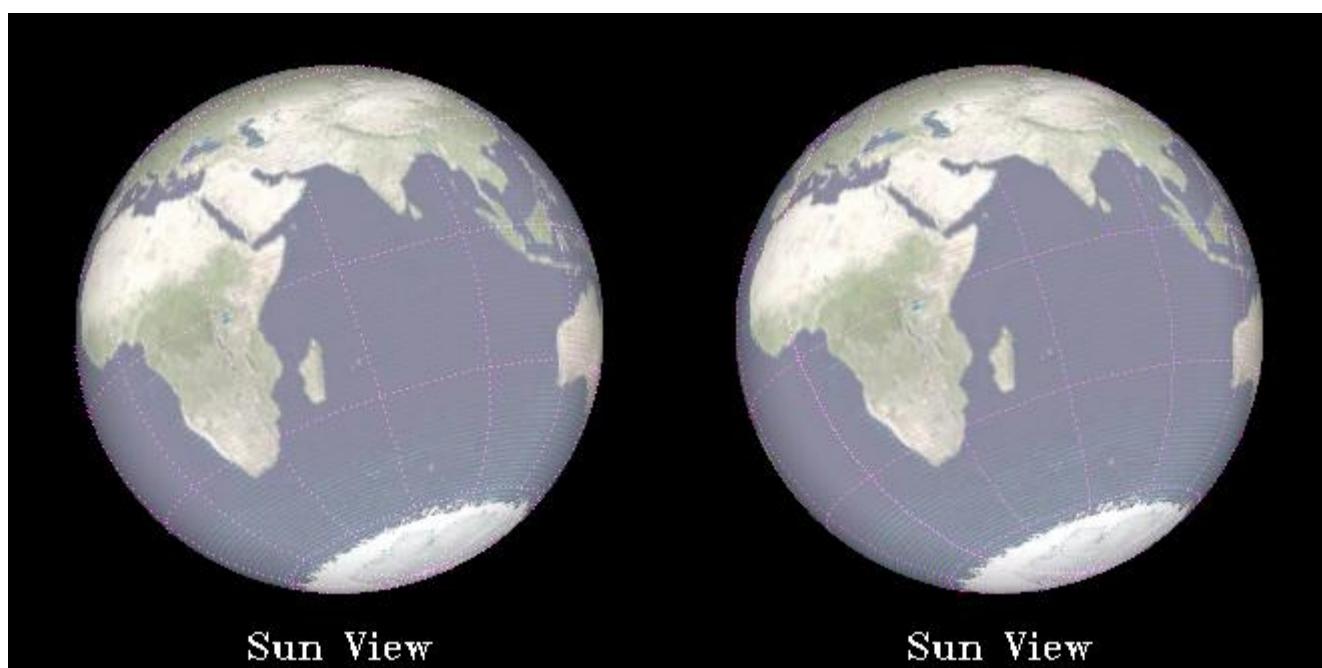
Sun View

تصویر نمر 14



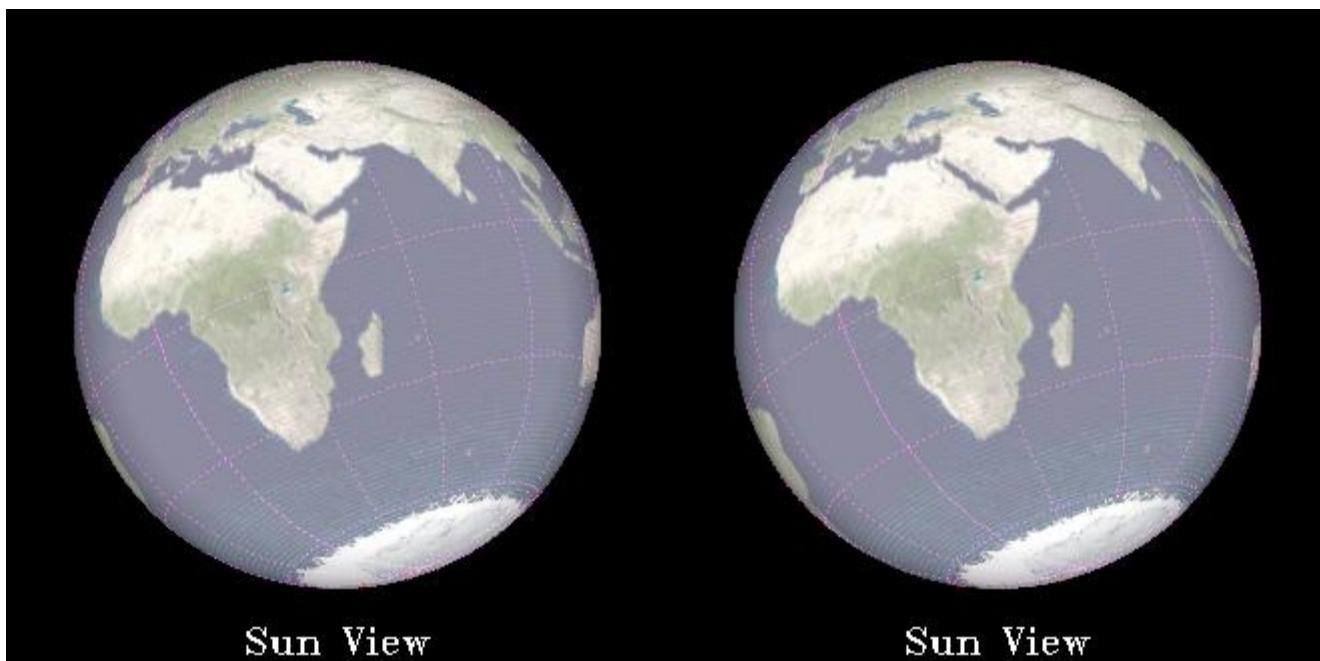
تصویر نمر 15

تصویر نمر 16



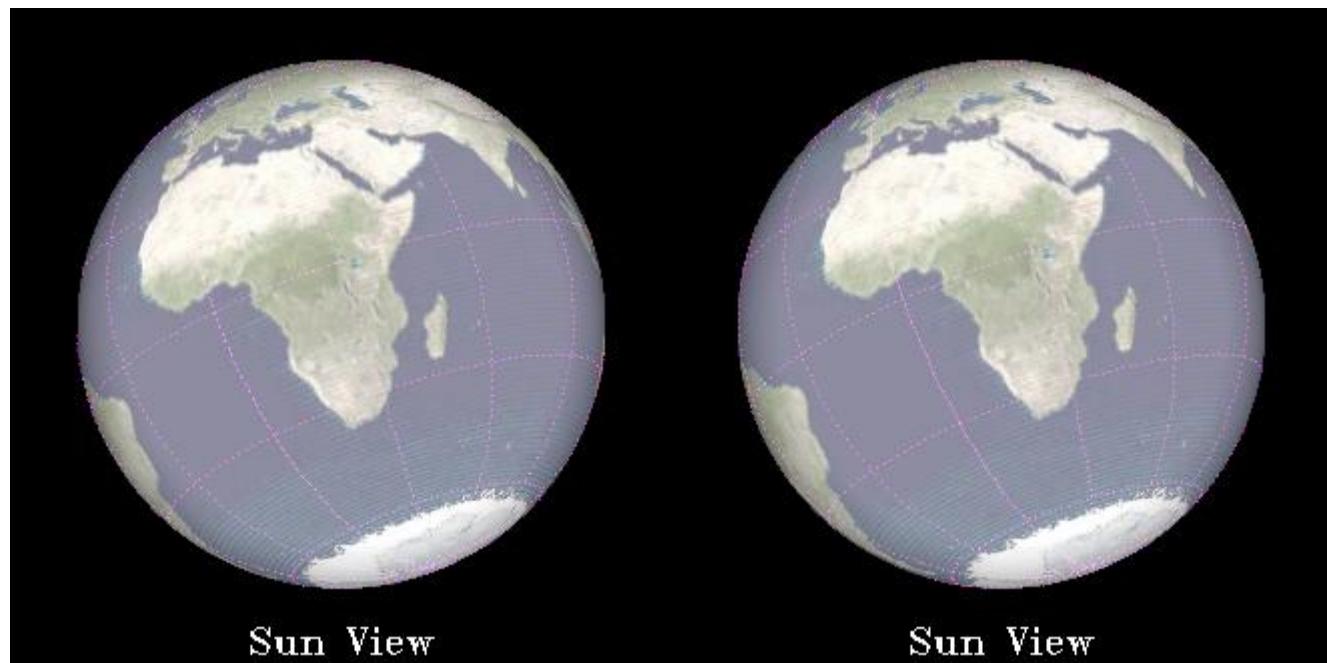
تصویر نمر 17

تصویر نمر 18



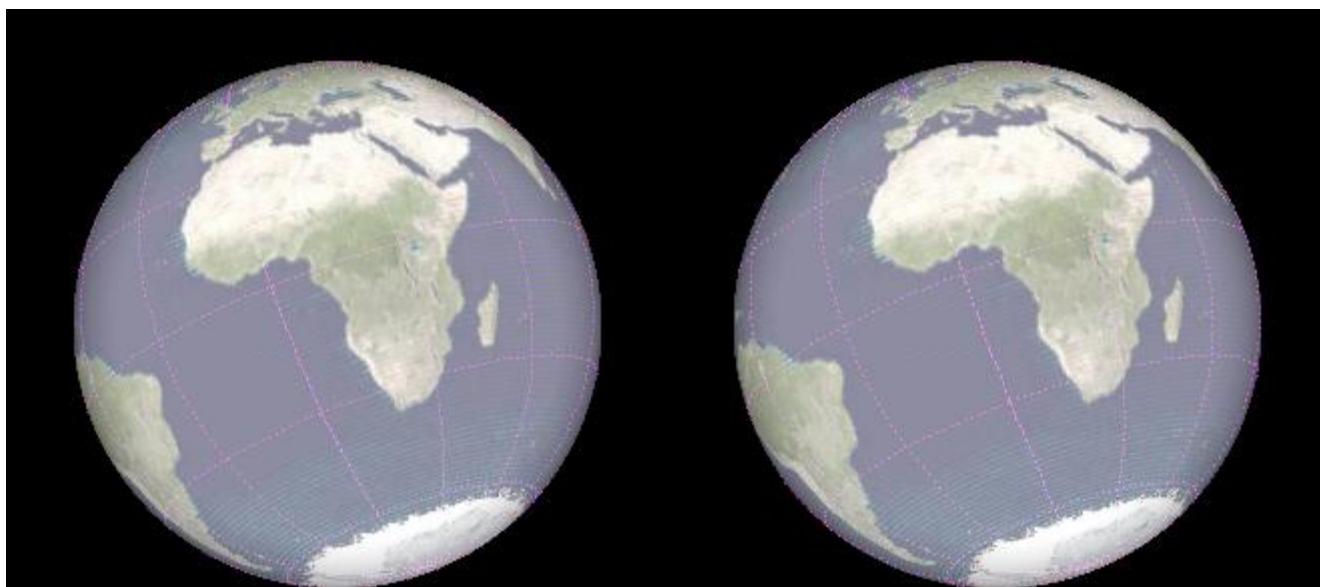
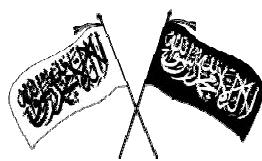
تصویر نمر 19

تصویر نمر 20



تصویر نمر 21

تصویر نمر 22

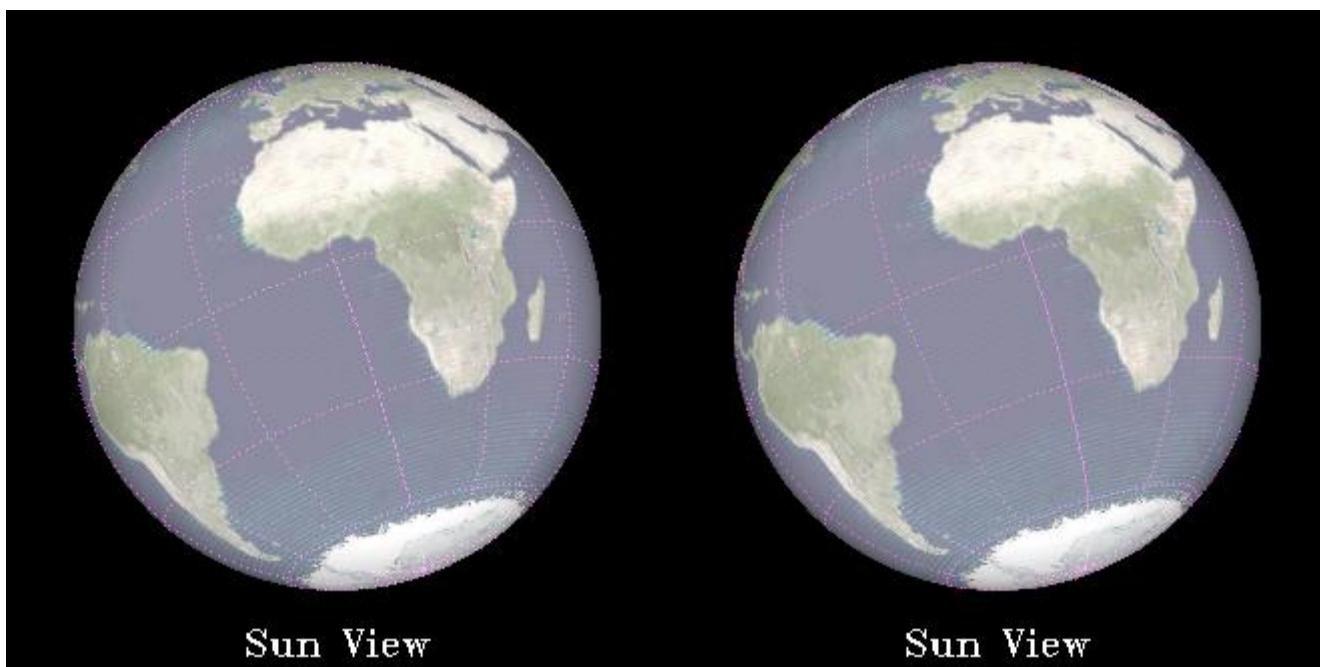


Sun View

Sun View

تصویر نمر 23

تصویر نمر 24

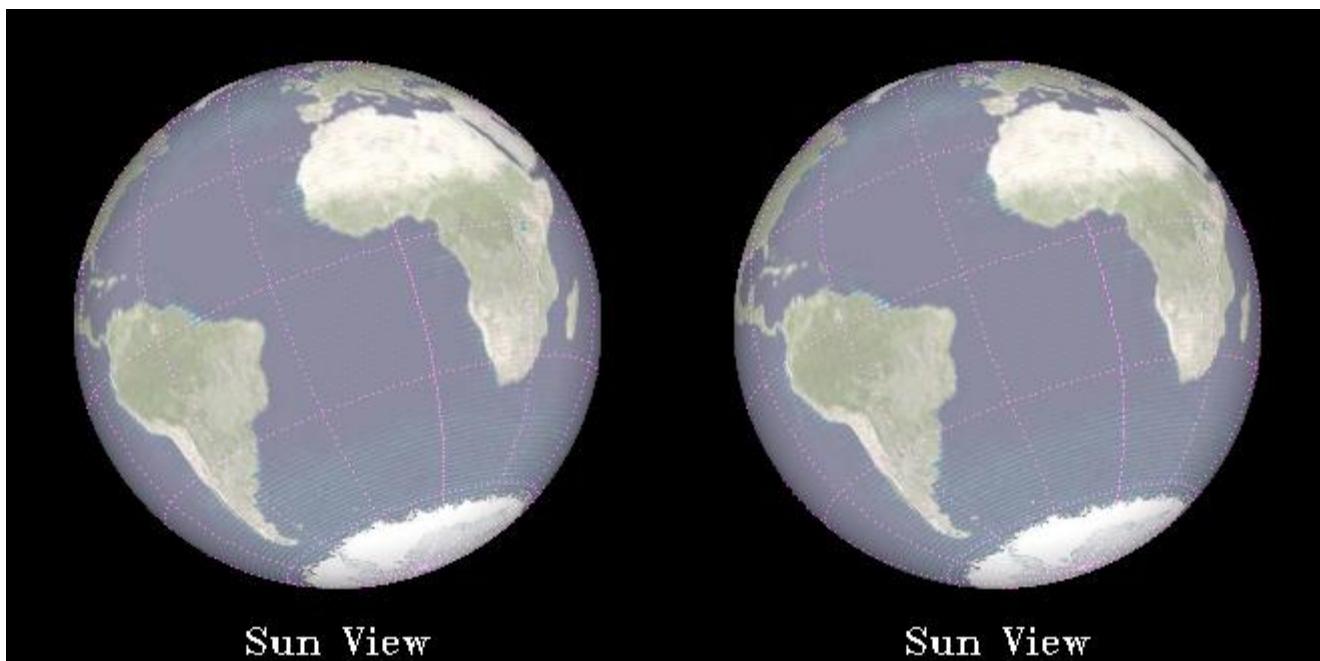
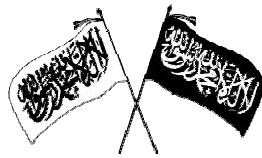


Sun View

Sun View

تصویر نمر 25

تصویر نمر 26

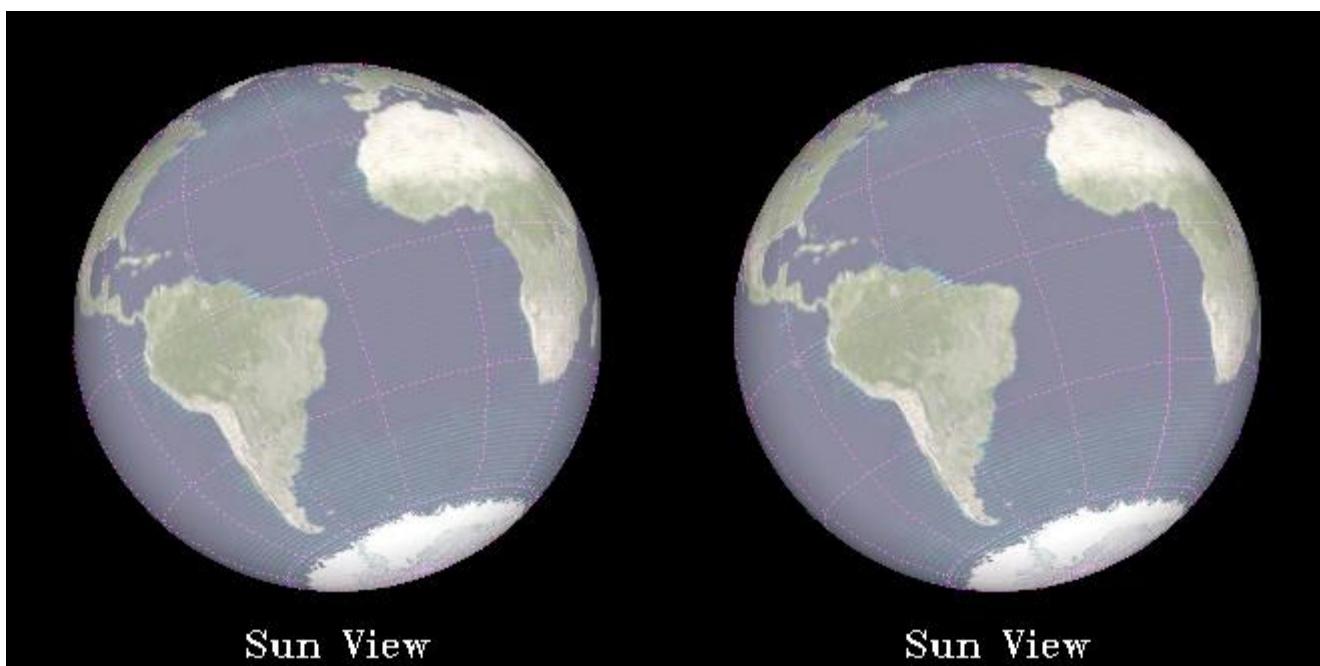


Sun View

Sun View

تصویر نمر 27

تصویر نمر 28

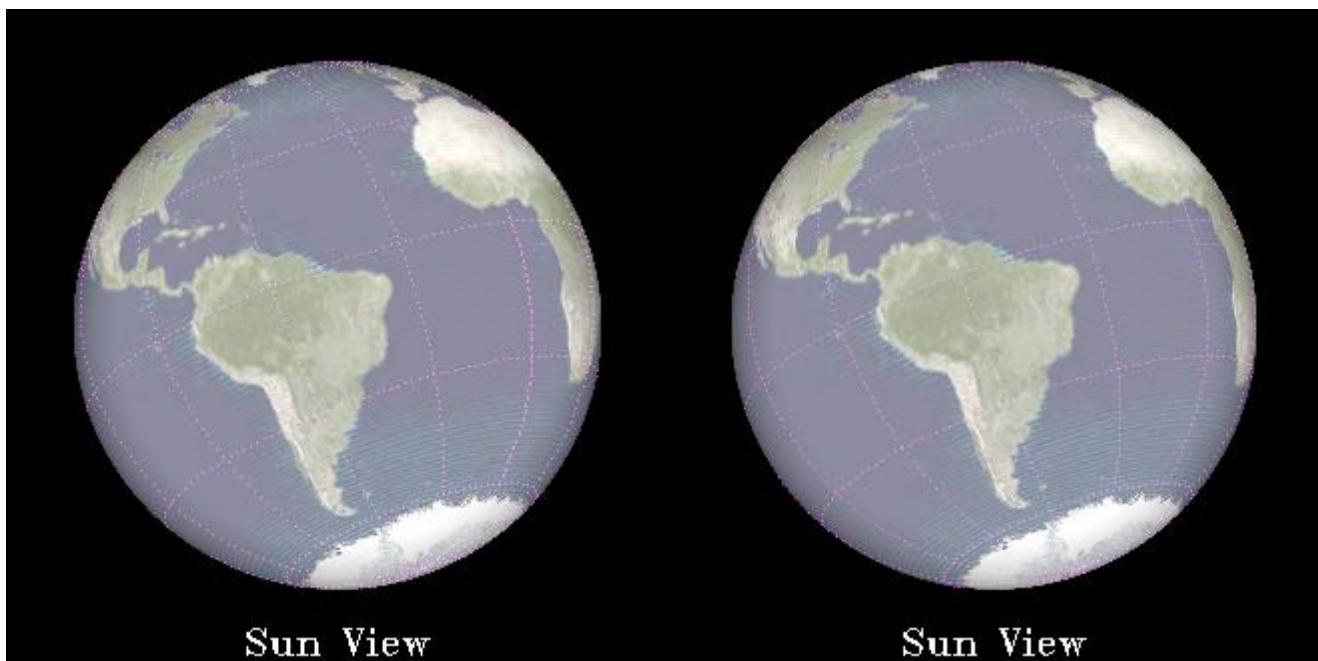
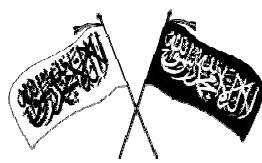


Sun View

Sun View

تصویر نمر 29

تصویر نمر 30

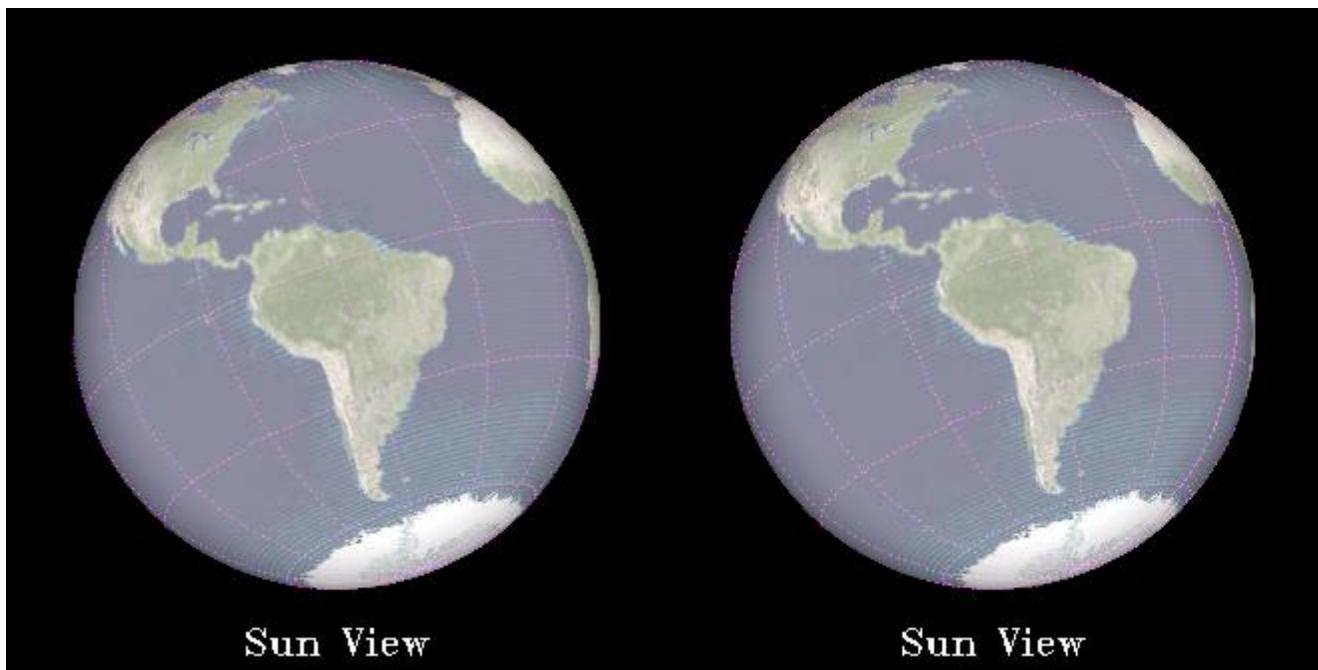


Sun View

Sun View

تصویر نمر 31

تصویر نمر 32

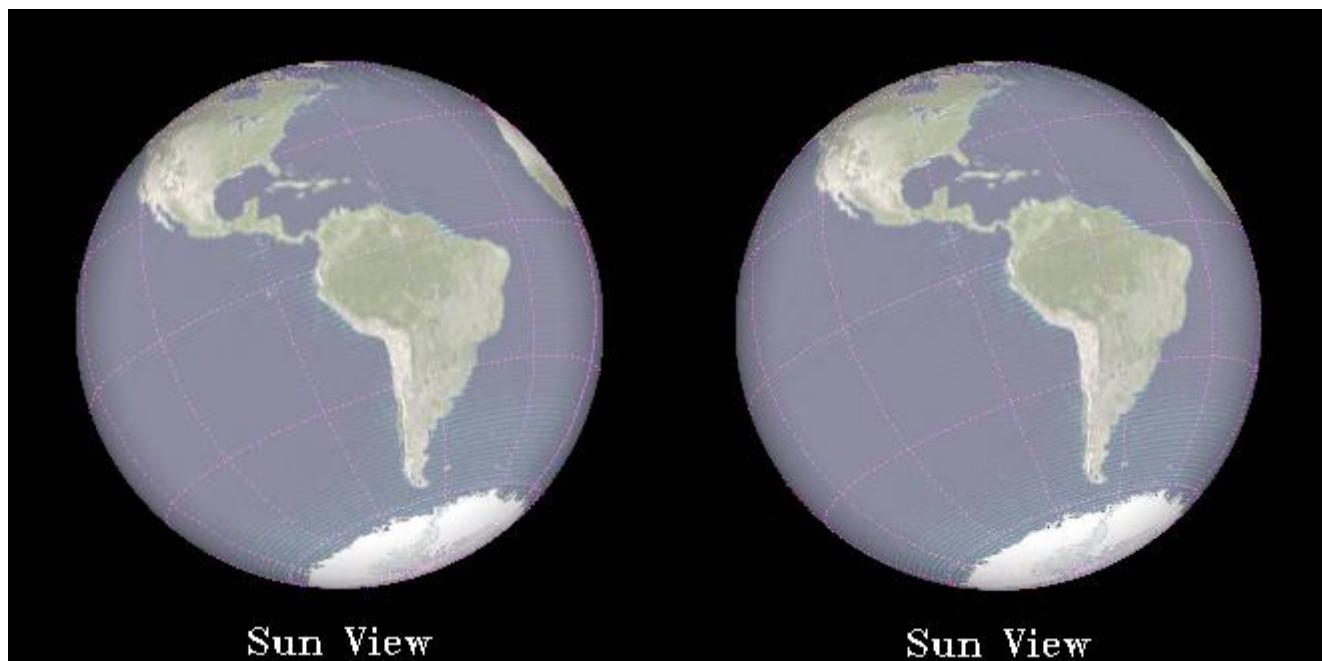
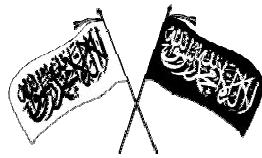


Sun View

Sun View

تصویر نمر 33

تصویر نمر 34

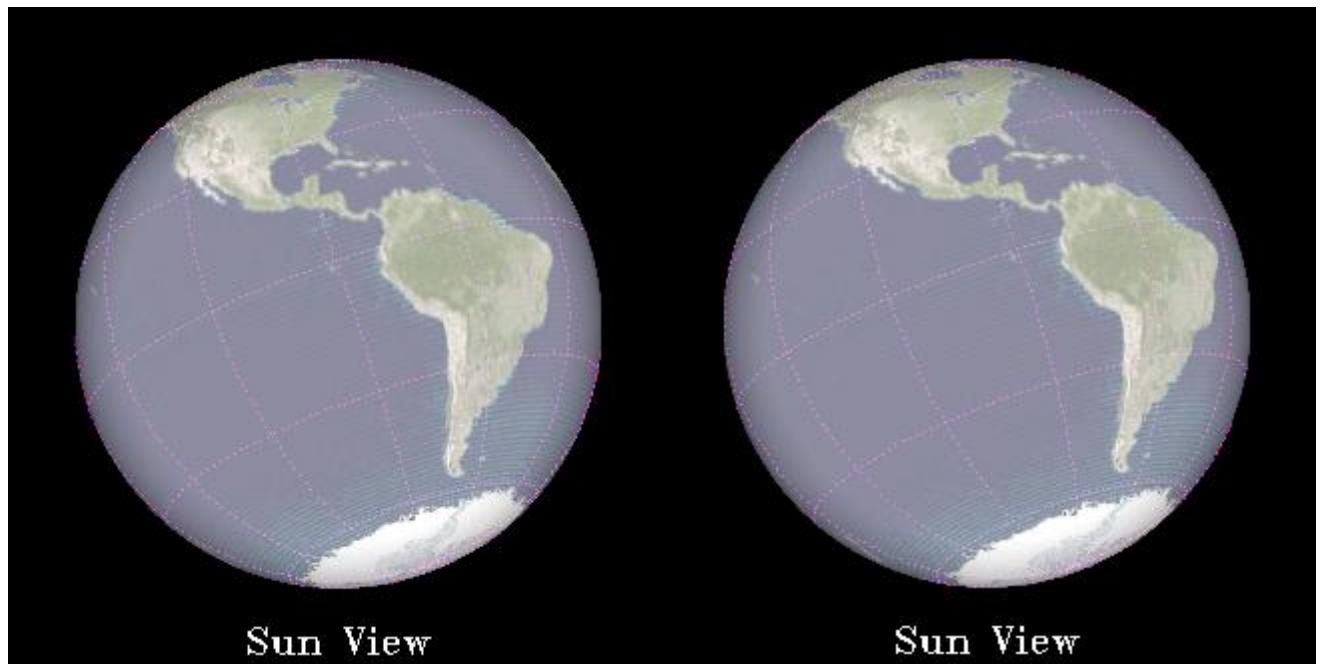


Sun View

Sun View

تصویر نمر 35

تصویر نمر 36

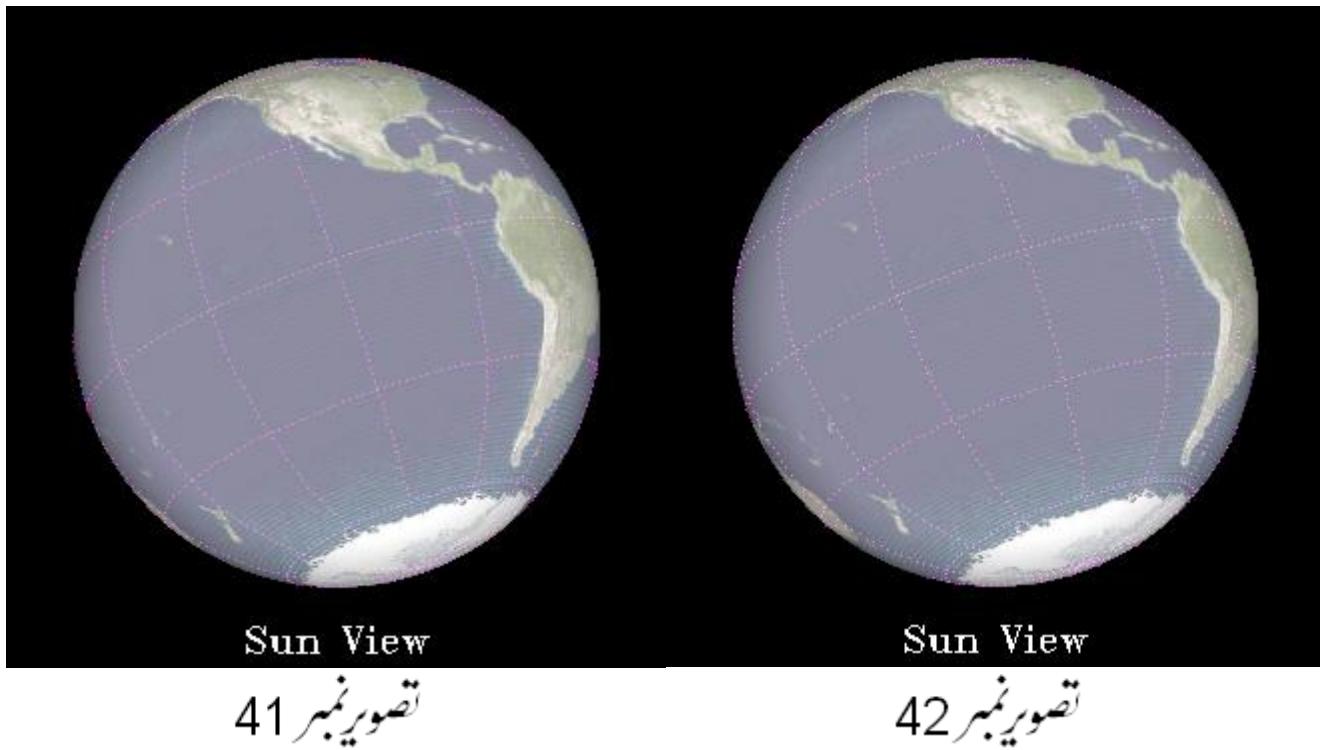
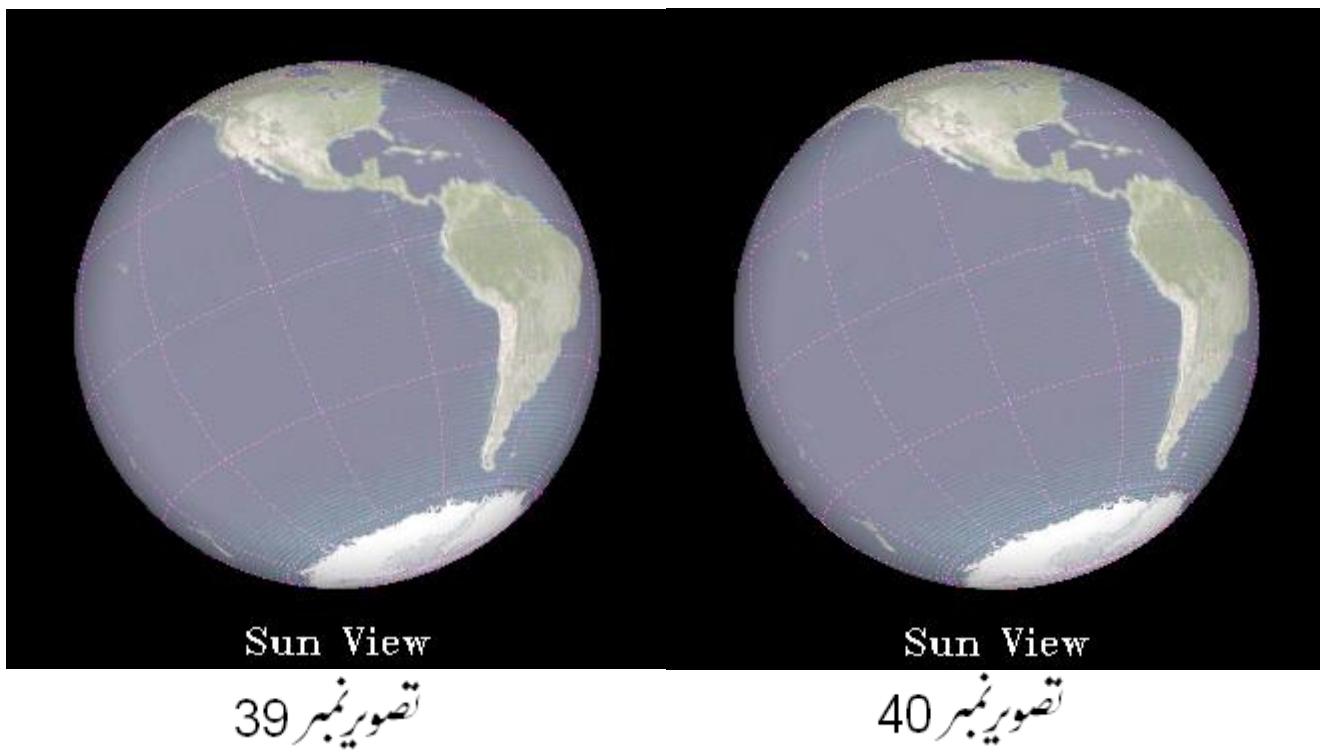


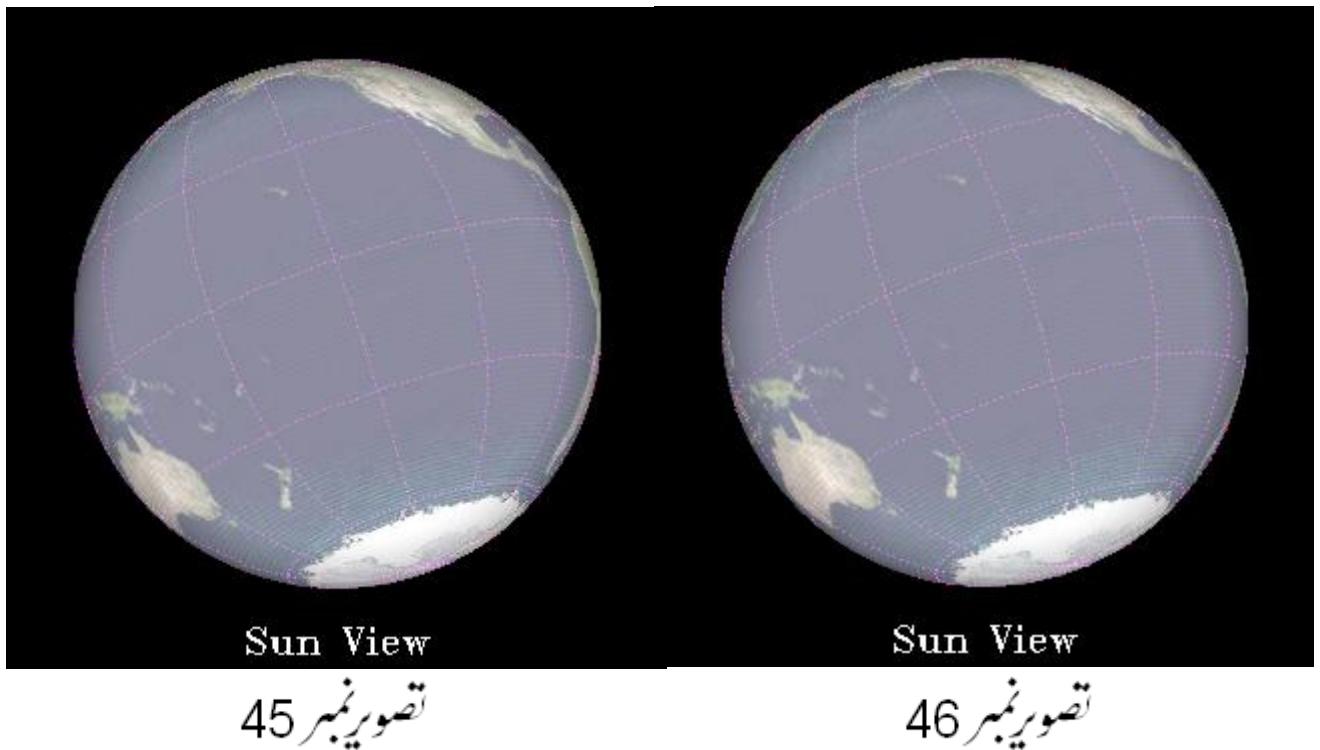
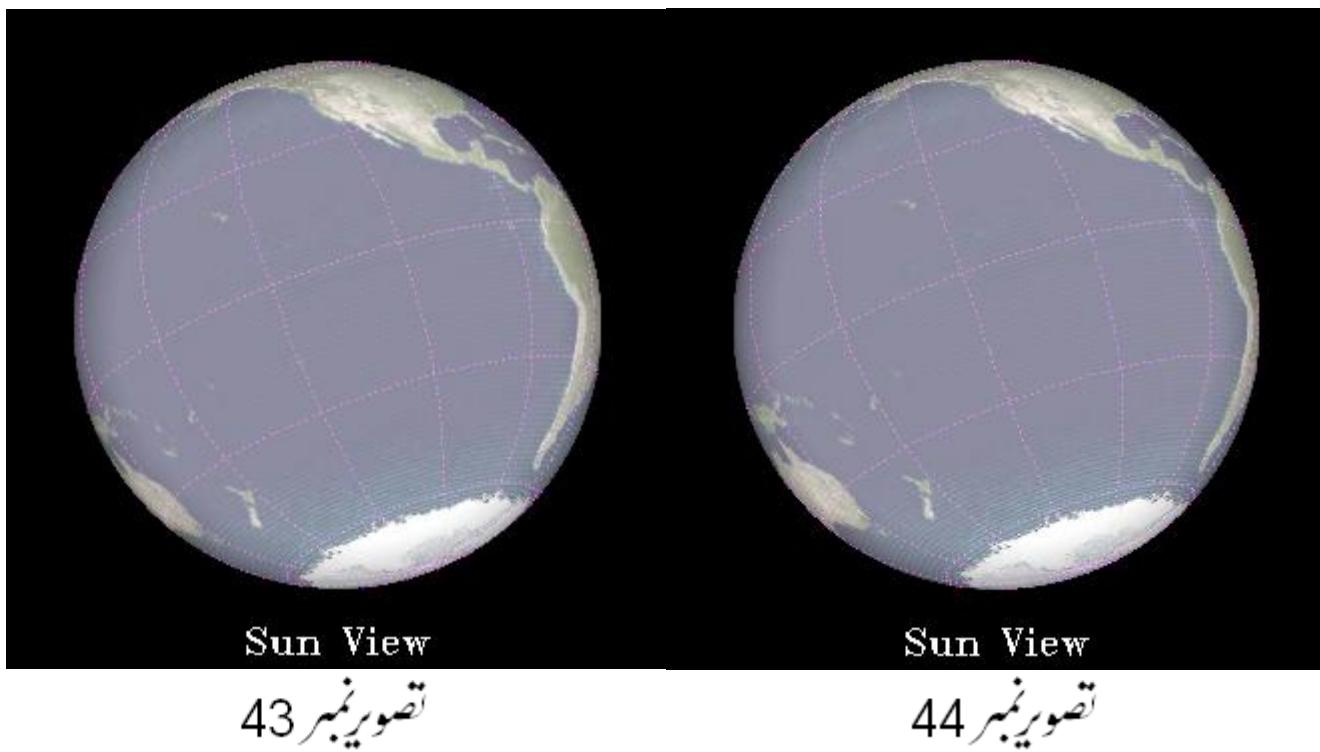
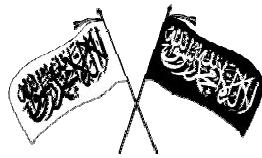
Sun View

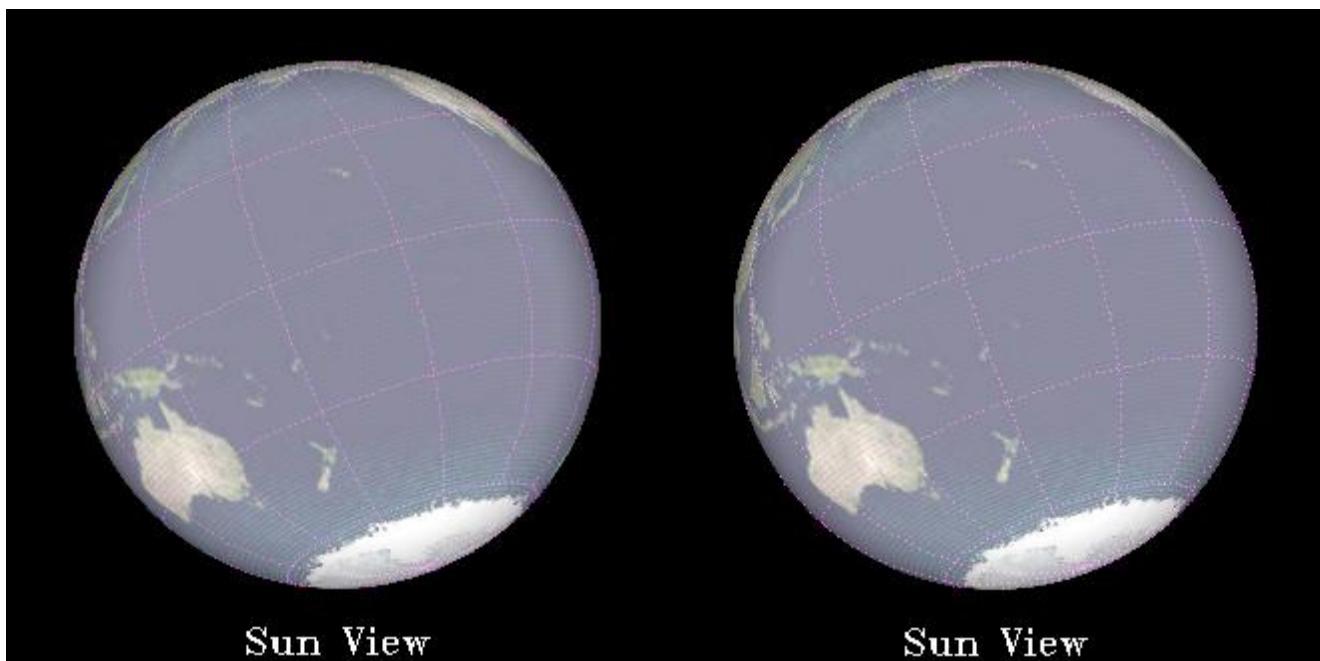
Sun View

تصویر نمر 37

تصویر نمر 38







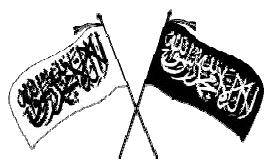
Sun View

تصویر نمبر 47

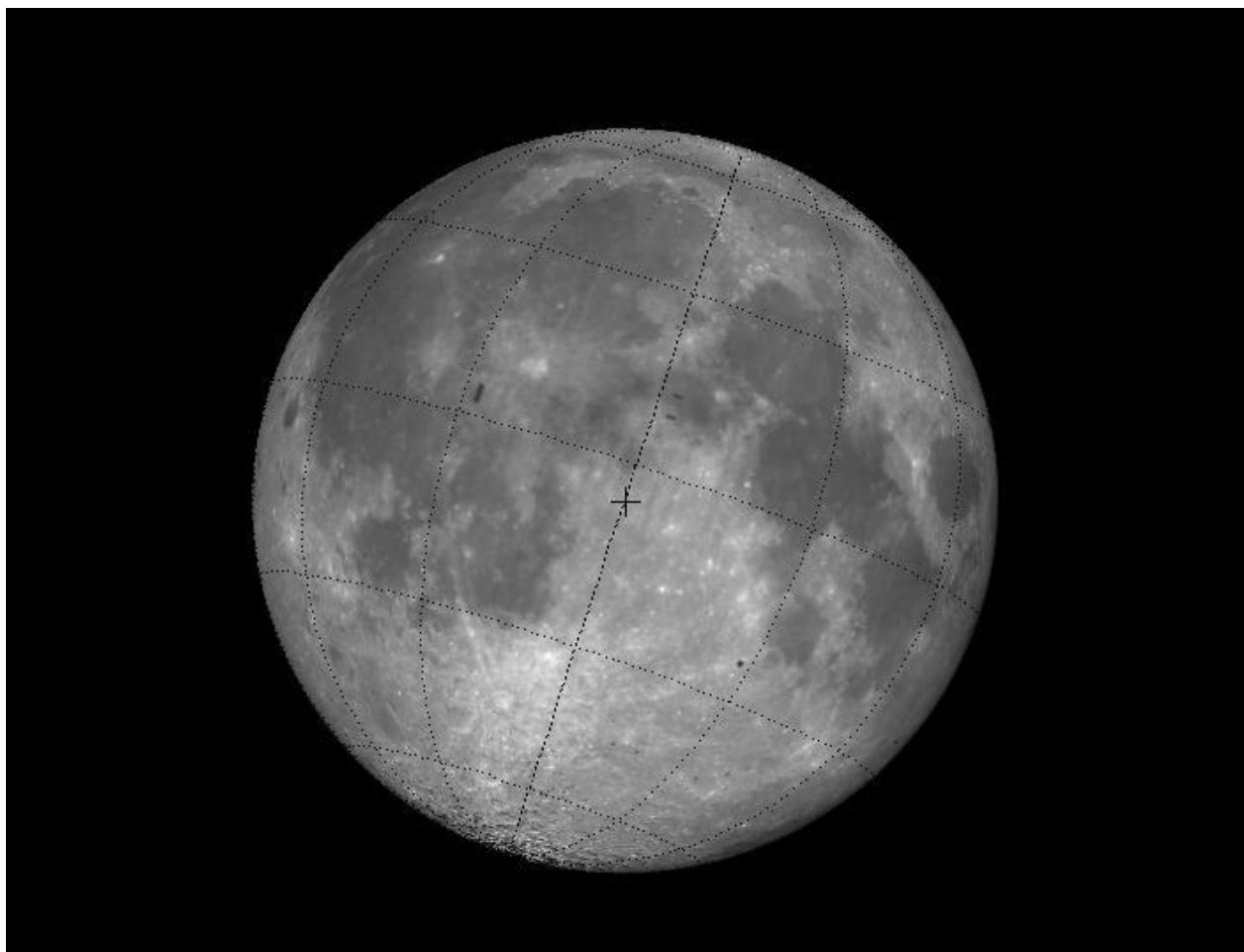
Sun View

تصویر نمبر 48

ان تصاویر کو دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جب زمین کا جو حصہ سورج کے درمیان آتا ہے تب وہاں دن ہوتا ہے اور جب وہ حصہ پشت کی طرف چلا جاتا ہے تو وہاں پر رات ہو جاتی ہے۔

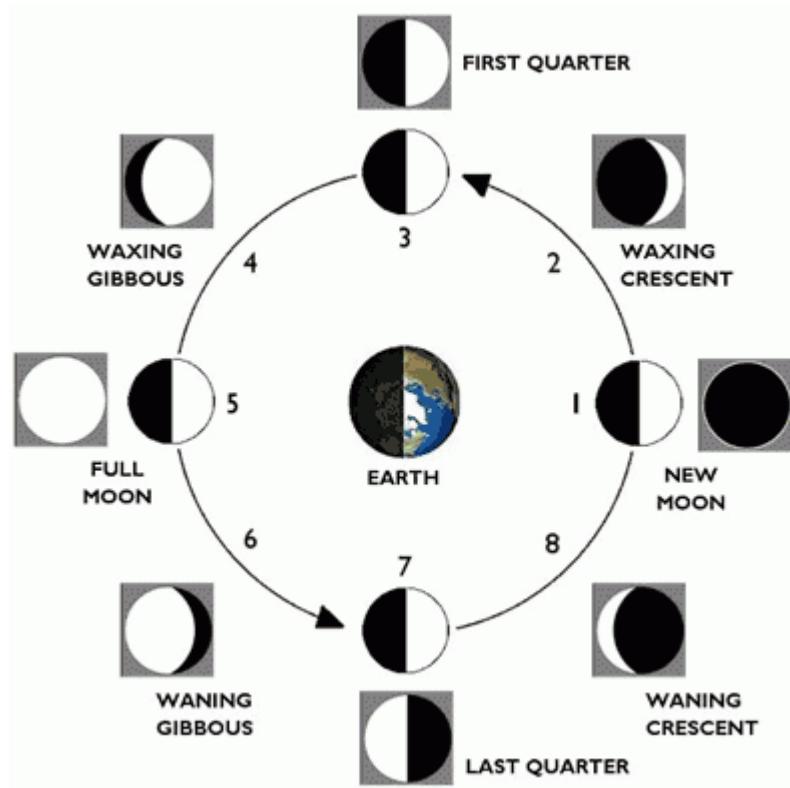


لیکن چاند پر دن اور رات 24 گھنٹے کے نہیں بلکہ چاند کا ایک دن اور ایک رات تقریباً 14.8 دن کا ہوتا ہے۔ یعنی 14.8 دن کا دن اور 14.8 دن کی رات۔ جب چاند صفر درجہ کے زاویہ پر آتا ہے چاند کا جو حصہ زمین کے سامنے ہوتا ہے وہاں پر رات ہوتی ہے اور چاند کی پُشت پر دن کا وقت۔ اسی طرح جب چاند صفر درجہ سے آگے اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے تو وہ حصہ جو زمین کی طرف ہے وہاں پر دن کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور پُشت کی طرف رات کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور جب چاند 14 دن کے بعد 180 درجے کا فاصلہ طے کرتا ہے تو چاند کے اس حصے پر مکمل دن چھا جاتا ہے جبکہ چاند کی پُشت پر رات ہو جاتی ہے۔ اسی چاند کو ہم بدر کہتے ہیں۔





مندرجہ بالا تصویر میں چاند اور زمین کو ایک دوسرے کے مقابل دیکھا جا سکتا ہے۔ اس تصویر میں چاند کی عمر 7 یا 8 دن ہے۔ تصویر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ زمین کے ایک حصے میں رات ہے جس کی وجہ سے زمین کا وہ حصہ نہیں نظر نہیں آ رہا۔ اسی طرح چاند کا وہ حصہ جو زمین کی طرف ہے اُس کے آدھے حصے پر دن اور آدھے حصے پر رات موجود ہے۔ اس کو تصویر میں با آسانی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ چاند کی پشت پر بھی آدھے حصے پر دن اور آدھے حصے پر رات موجود ہے۔



مندرجہ بالا تصویر میں چاند کی حرکت کو جانچا جاسکتا ہے۔ تصویر میں چاند کے سفید حصے سے مراد وہ حصہ ہے جو ہم زمین سے دیکھ سکتے ہیں جبکہ کالے حصے سے مراد وہ حصہ ہے جہاں پر ابھی تک رات موجود ہے جس کے باعث وہ حصہ زمین سے ہم کو نظر نہیں آ سکتا۔



ان تصاویر میں چاند
کی مختلف تاریخوں
میں حالت کو دیکھا جا
سکتا ہے۔

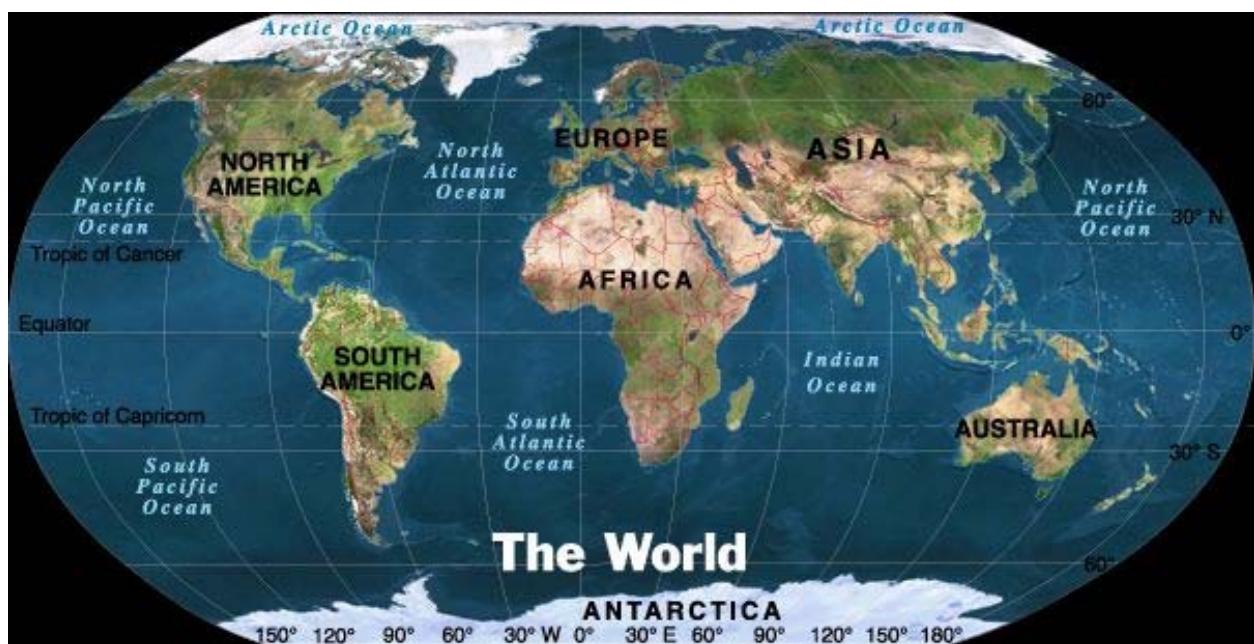


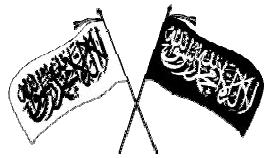
یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چاند جب 360 درجے کا سفر 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ اور 11 سینٹ میں مکمل کرتا ہے تو اس مقام سے سورج اور زمین کے درمیان آ کر صفر درجے کا زاویہ بنانے کے لئے چاند اپنا سفر تقریباً 64-40 گھنٹے میں مکمل کرتا ہے۔ اگر چاند صفر درجہ زوایہ والے مقام پر 40 گھنٹے سے کچھ قبل یا اس کے بعد قریب قریب پہنچ گا تو مہینہ 29 دن کا ہو گا اور اگر چاند 64 گھنٹے سے کچھ قبل یا اس کے بعد قریب قریب پہنچ گا تو مہینہ 30 دن کا ہو گا۔

اب ہم یہ جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ زمین سے ہلائ کب اور کس طرح نظر آتا ہے مگر اس سے پہلے ہم آپ کو زمین کے جغرافیہ کے متعلق کچھ بنیادی تعارف کراتے ہیں۔



جغرافية





زمیں جس کو نیلا سیارہ بھی کہا جاتا ہے اس کے دو تھائی حصہ پر پانی پایا جاتا ہے جبکہ باقی خشکی ہے۔ ماہرین جغرافیہ دان نے زمین کو سات برا عظموں میں تقسیم کیا ہے بعض ماہرین زمین کو پانچ برا عظموں میں تقسیم کرتے ہیں۔



Microsoft © Encarta © 2008, © 1993-2007 Microsoft Corporation. All rights reserved.

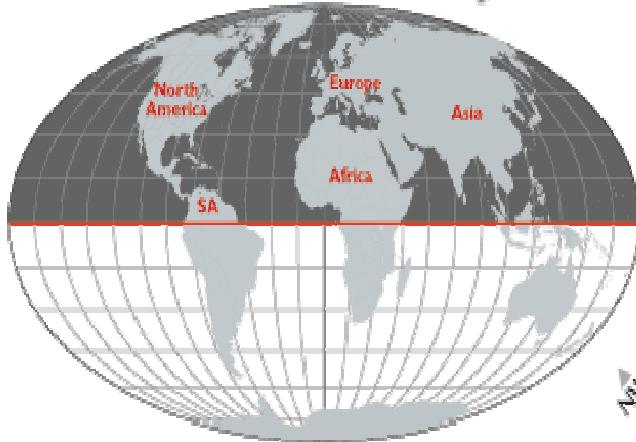
زمیں کا ایک نقشہ جس میں برا عظیم ایشیاء، افریقہ اور یورپ نظر آ رہے ہیں



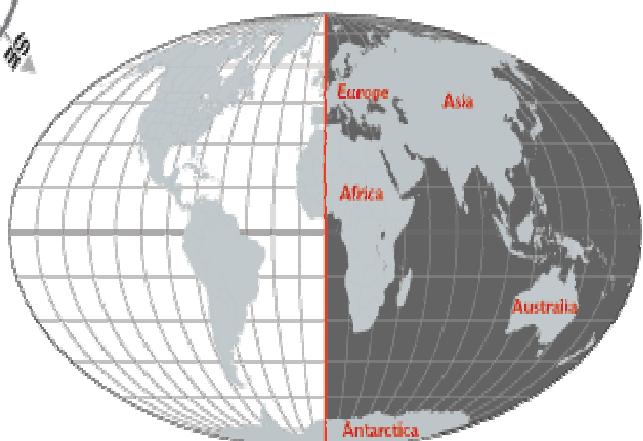
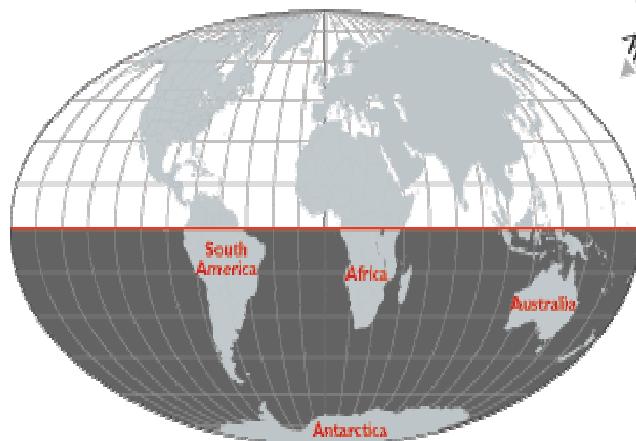
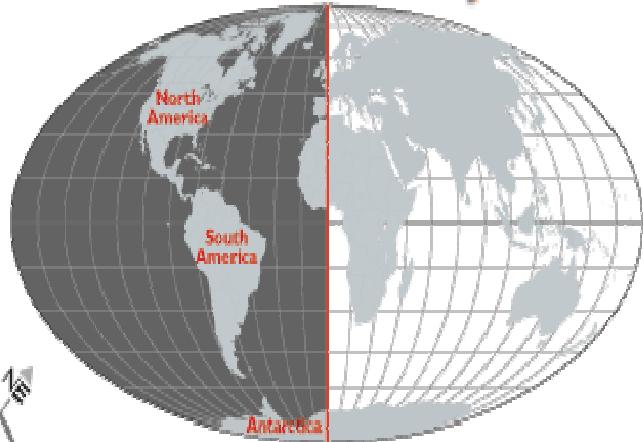
زمیں اپنی ساخت کے اعتبار سے بیضوی ہے۔ ماہرین

جغرافیہ دانوں کی جانب سے کی گئی جغرافیائی تقسیم کے مطابق اوپر کی طرف شمال نیچے کی طرف جنوب
دائیں مشرق اور بائیں مغرب ہے۔ جیسا کہ نیچے دی گئی تصویر سے ظاہر ہے کہ اوپری نصف گرد، نصف
گردہ شمالی جب کہ نیچے کی جانب نصف گردہ جنوبی دائیں نصف گردہ مشرقی اور بائیں نصف گردہ مغربی
واقع ہے۔

Northern Hemisphere



Western Hemisphere

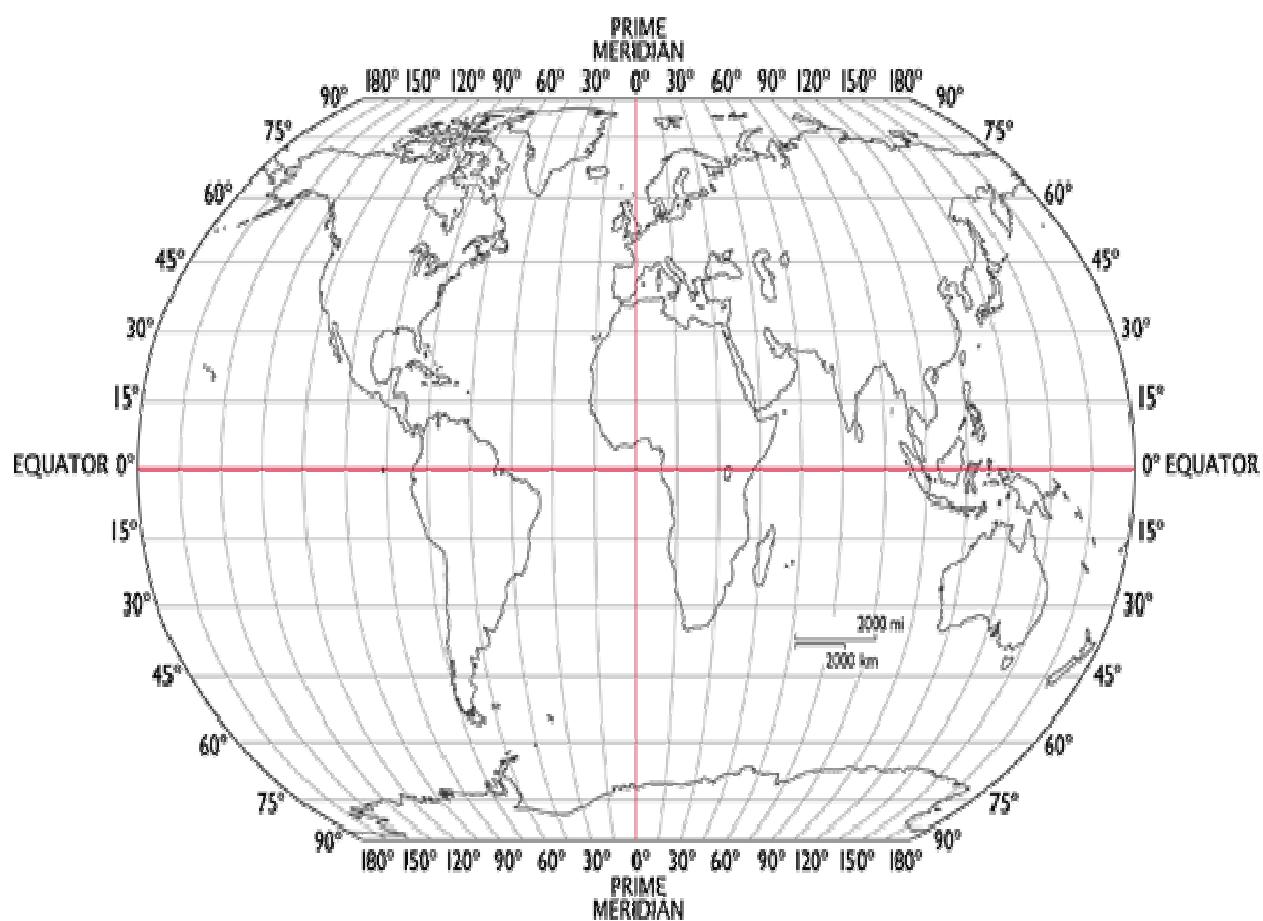


Southern Hemisphere

Eastern Hemisphere



خط استوا، نصف النهار، طول وعرض بلد





ماہرین جغرافیہ دانوں نے زمین پر کچھ فرضی لکیریں کھینچی ہیں۔ وہ فرضی لکیر جوز میں کے گرد قطبین کے درمیان مشرق سے مغرب تک کھینچی گئی ہے۔ اس کو خط استوا (Equator) کہا جاتا ہے۔ جب سورج اس خط پر آتا ہے تو دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ خط استوا زمین کو شمال اور جنوب میں تقسیم کرتا ہے۔ خط استوا سے شمال کی طرف زمین کو 90 درجہ عرض بلد شمالی میں تقسیم کیا گیا ہے اسی طرح خط استوا کے جنوب میں زمین کو 90 درجہ عرض بلد جنوبی میں تقسیم کیا گیا ہے۔ خط استوا کو صفر درجہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ 90 درجہ شمالی کو قطب شمالی اور 90 درجہ جنوبی کو قطب جنوبی کہا جاتا ہے۔



مندرجہ بالا تصویر 21 مارچ 2007 کو پاکستانی وقت کے مطابق 12:00:12 دوپہر کی ہے جب سورج خط استوا کے باکل اور موجود ہے۔

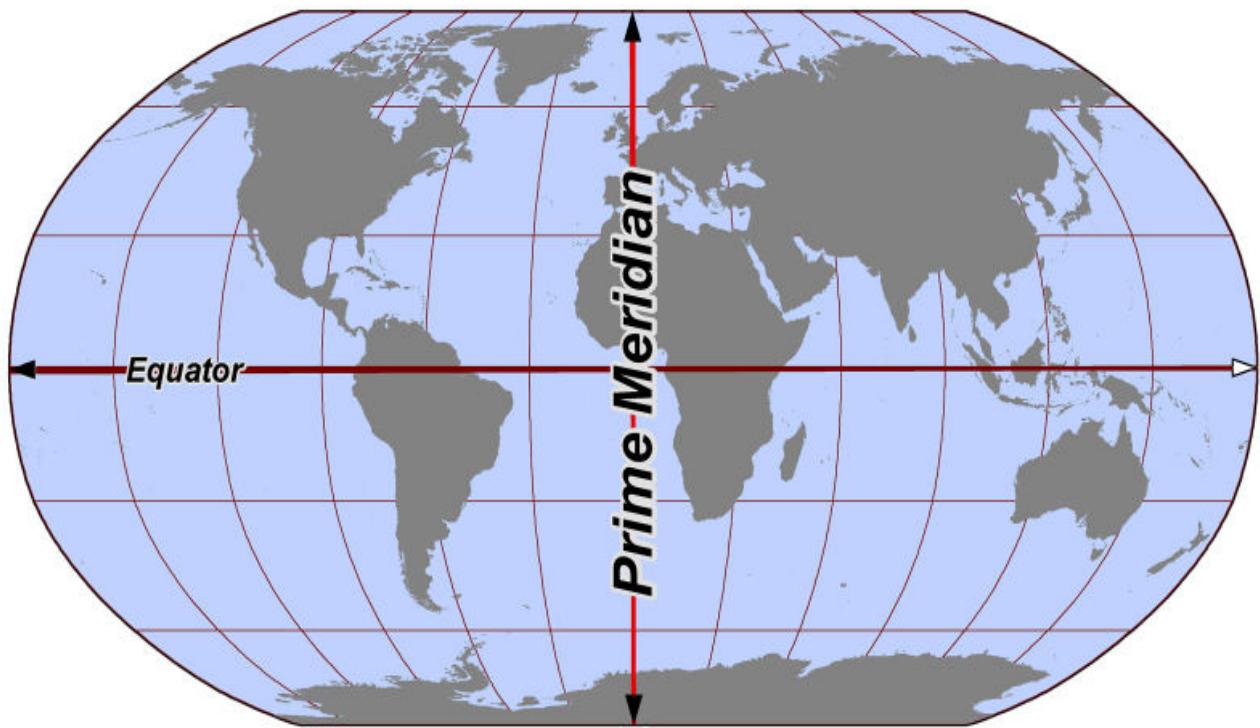


مندرجہ بالا تصویر 21 ستمبر 2007 کو پاکستانی وقت کے مطابق 12:00:12 دوپہر کی ہے جب سورج خط استوا کے باکل اور پر موجود ہے۔

وہ فرضی لکیر جو شمال سے جنوب کی طرف کھینچی گئی ہے اس کو خط نصف النہار (PRIME MERIDIAN) کہتے ہیں۔

خط نصف النہار زمین کو شرق اور مغرب میں تقسیم کرتا ہے۔ خط نصف النہار سے مشرق کی طرف زمین کو 180 درجے طول بلند مشرقی میں اور مغرب کی طرف 180 درجے طول بلند مغربی میں تقسیم کیا گیا ہے۔

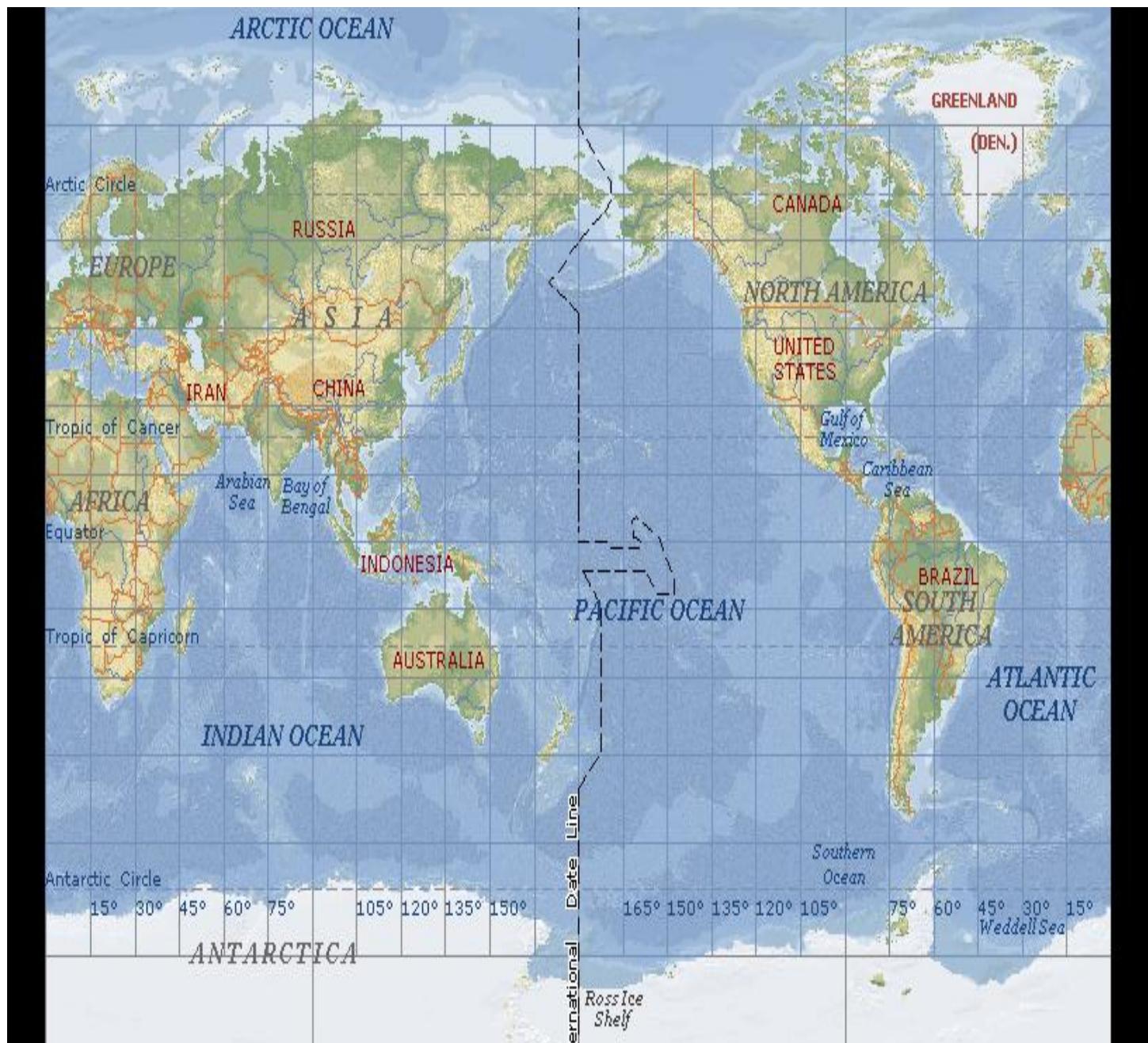
خط نصف النہار کو صفر درجہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ 180 درجہ پر عالمی تاریخی لکیر (INTERNATIONAL DATE LINE) موجود ہے۔





عالیٰ تاریخی لکیر

INTERNATIONAL DATE LINE



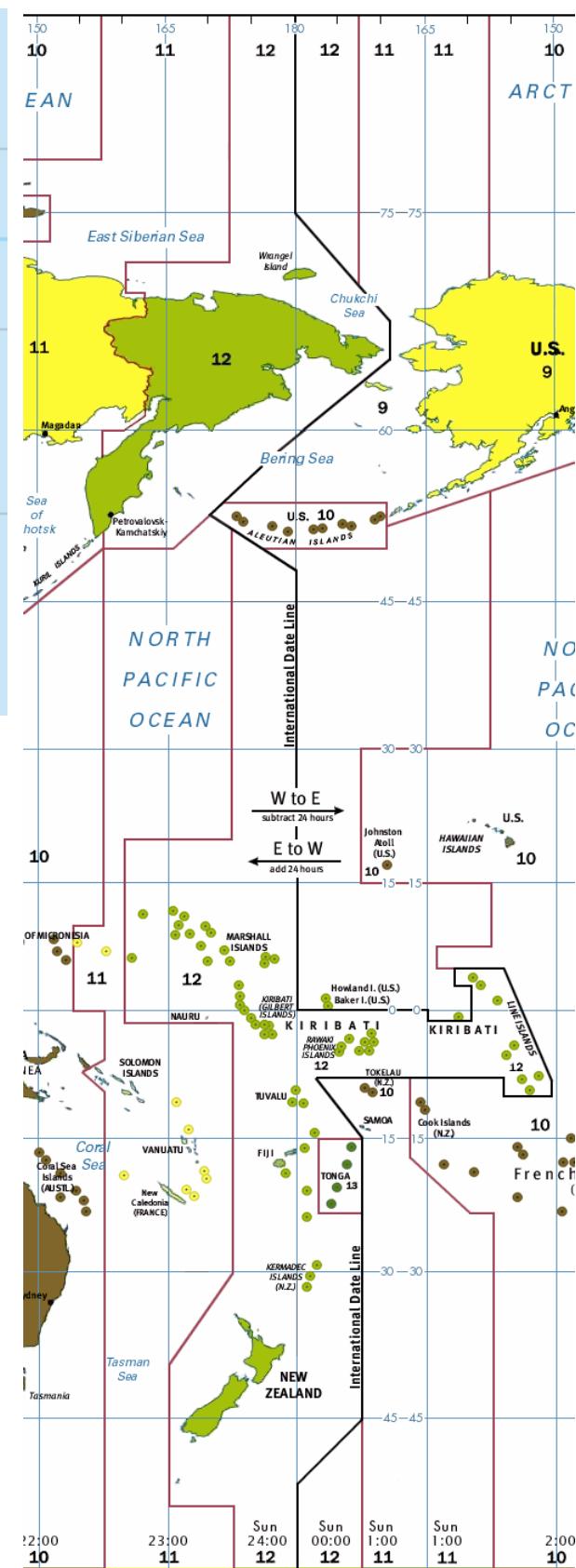
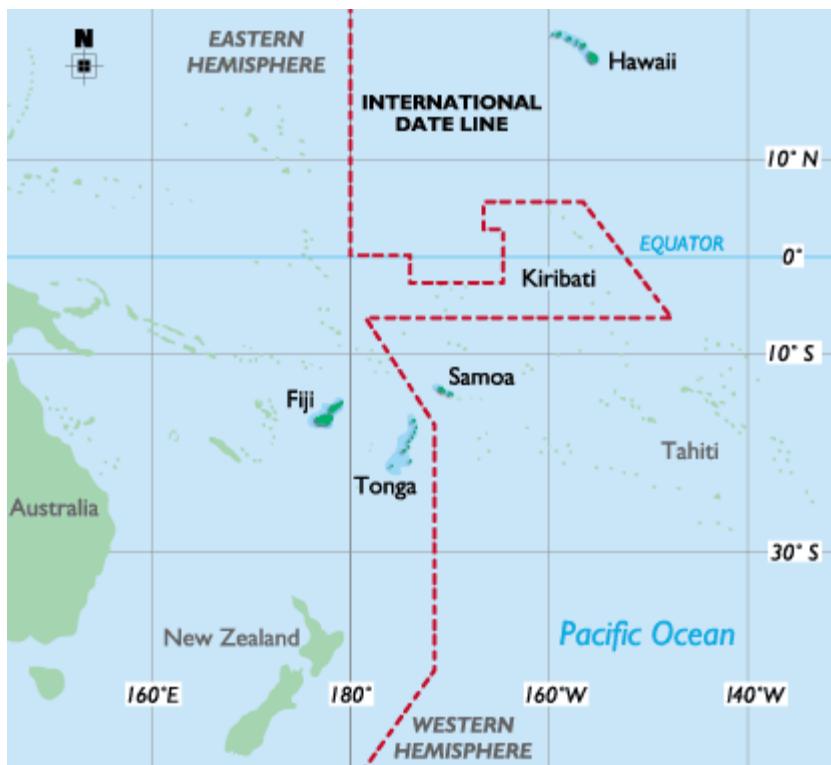


اگر ہم زمین کے گھیراؤ (CIRCUMFERENCE) کو جو کہ تقریباً 25000 میل بنتا ہے کو
360 درجے سے تقسیم کریں تو ہر زاویہ طول بلد اور عرض بلد پر 69 میل یا 111 کلومیٹر کا فاصلہ دیتا
ہے۔

خط استوا پر طول بلد کے ہر زاویے کے درمیان 69 میل کا فاصلہ موجود ہے لیکن جیسے جیسے ہم خط استوا
کے شمال اور جنوب کی طرف بڑھیں گے طول بلد کے ہر زاویے کے درمیان فاصلہ کم ہونا شروع ہو جائے
گا۔ 45 درجے عرض بلد پر پر طول بلد کے درمیان فاصلہ 49 میل تک پہنچ جاتا ہے۔ قطبین پر پہنچ کر یہ
فاصلہ مزید کم ہو جاتا ہے۔ جبکہ عرض بلد کے ہر زاویے کے درمیان فاصلہ ہر جگہ یکساں ہے۔

عالمی تاریخی لکیر (INTERNATIONAL DATE LINE) زمین کو 24 گھنٹوں میں تقسیم
کرتی ہے۔ خط نصف النہار سے مشرق کی طرف 180 درجے طول بلد تک زمین کو 12 گھنٹوں میں
جبکہ اسی طرح مغرب کی طرف 180 درجے طول بلد تک زمین کو 12 گھنٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
اگر خط نصف النہار پر دوپہر کے 12:00 رہے ہیں تو جیسے جیسے آپ مشرق کی طرف بڑھیں گے ہر
15 درجے کے بعد وقت میں 1 گھنٹے کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف بڑھنے سے وقت
میں 1 گھنٹے کی کمی ہو جاتی ہے۔
180 درجے طول بلد پر آ کر یہ فرضی لکیر کھینچی گئی جس کا مقصد دنیا کے مختلف علاقوں میں تاریخ کا تعین کرنا
تھا۔

یہ لکیر سیدھی نہیں بلکہ اس لکیر پر آنے والے مالک نے اپنی ضرورت کے تحت اس لکیر کو آڑاتر چھا کھینچ
رکھا ہے۔



ان نقشوں کی مدد سے دنیا میں تاریخ کی تبدیلی کو
سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
چھوٹے نقشوں میں فنجی (FIJI) اور
ٹونگا (TONGA) کے جزائر عالمی تاریخی لکیر
کے باعث میں جانب یعنی خط نصف النہار کے
مشرق میں موجود ہیں۔



جبلہ ہوائی (HAWAII) اور سماوا (SAMOA) کے جزائر عالمی تاریخی لکیر کے دامنیں جانب یعنی خط نصف النہار کے مغرب میں واقع ہیں۔

اگر خط نصف النہار پر 3 نومبر 2007 کو دوپہر کے 12:00 بجے ہوں یعنی پاکستانی وقت کے مطابق شام کے 00:00 بجے ہوں تو فیجی (FIJI) میں رات کے 00:12:00 بجے رہے ہوں گے اور ٹونگا (TONGA) میں رات کے 00:1:00 بجے ہوں گے جبکہ ان دونوں ممالک میں تاریخ 4 نومبر 2007 ہوگی۔ اسی طرح سماوا (SAMOA) میں رات کے 00:1:00 بجے ہوں گے جبلہ ہوائی (HAWAII) میں رات کے 00:2:00 بجے ہوں گے جبکہ دونوں جگہ تاریخ 3 نومبر 2007 ہوگی۔

time and date in **Fiji**

time and date in **Tonga**

time and date in **Samoa**

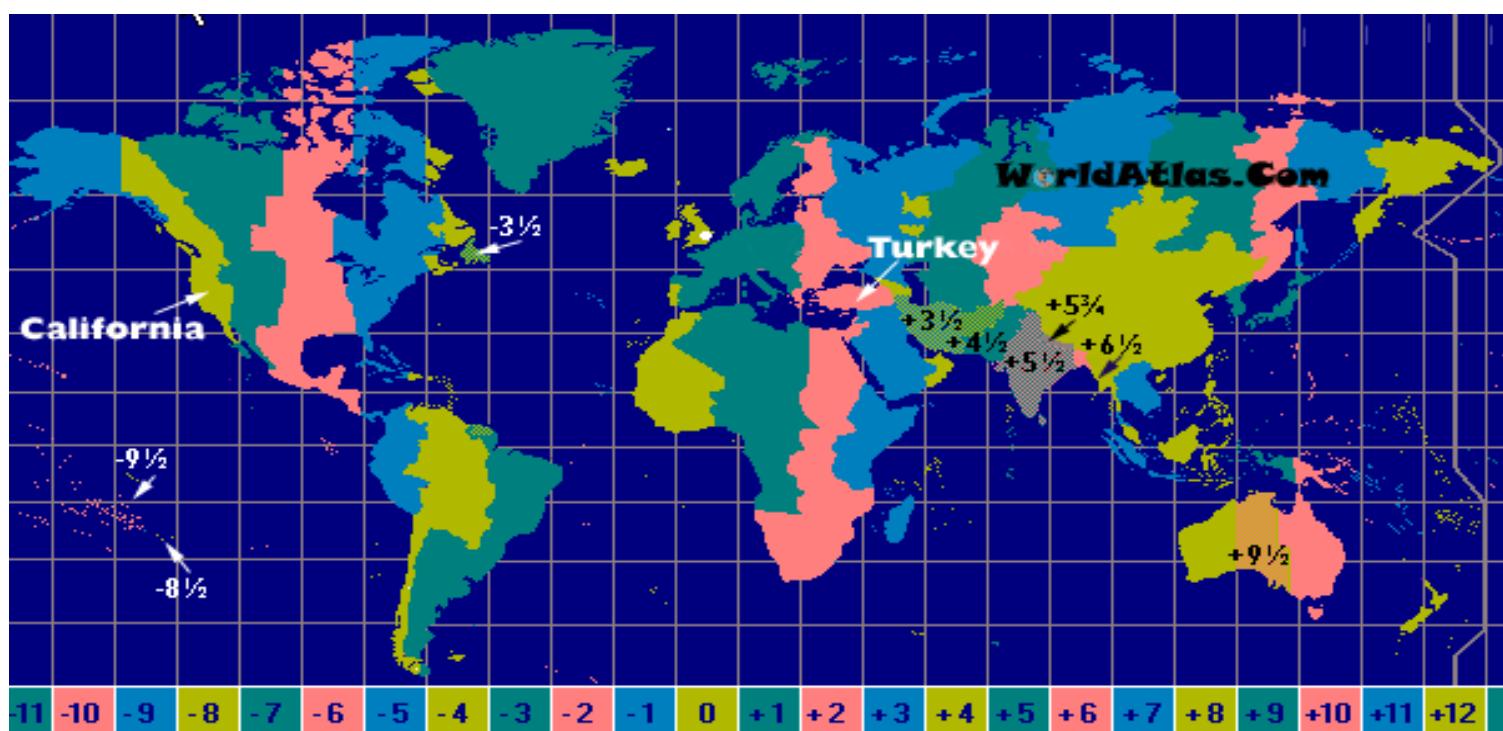
time and date in **Hawaii**

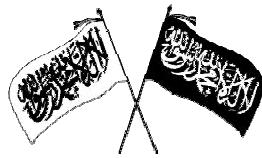
4 Nov 2007 00:00:00 UTC

4 Nov 2007 01:00:00 UTC

3 Nov 2007 01:00:00 UTC

3 Nov 2007 02:00:00 UTC





رؤیت ہلال

ہم یہ جان چکے ہیں کہ چاند نئے چاند سے جب ہلال کی صورت میں آتا ہے تو یہ کیفیت ہوتی ہے جب اس کو زمین پر دیکھا جاسکتا ہے۔ زمین پر چاند کو دیکھنے کے لئے کچھ چند عوامل ہوتے ہیں۔

1- مشاہدہ کرنے والے کام مقام

2- زاویہ صعود (Angle of Elevation) (جب زمین سے بلندی کی طرف دیکھا جائے تو جو بھی زاویہ بنتا ہے اُس کو زاویہ صعود کہتے ہیں)۔

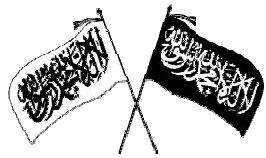
3- افق پر چاند کی بلندی

4- شفق (وہ سورجی جو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد آسمان پر موجود ہوتی ہے)۔

5- غروب آفتاب کا وقت

6- طلوع و غروب مہتاب کا وقت

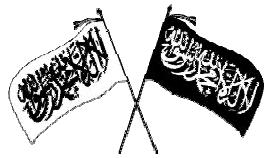
آپ جانتے ہیں کہ 10 درجے یعنی 17 گھنٹے کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہی چاند ہلال کی شکل اختیار کرتا ہے۔ لیکن کئی دفعہ افق پر چاند کی بلندی بہت کم ہوتی ہے جس کے باعث چاند شفق میں دب جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ چاند 30-20 منٹ تک افق پر موجود ہوتا ہے اس کو نہیں دیکھ پاتے۔ لیکن ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ چاند 10 درجے کے زاویے پر نظر آجائے۔ عموماً چاند 10 درجے سے بڑے زاویے پر ہی نظر آتا ہے۔ یعنی 12-11 درجے یا اس سے زیادہ۔



یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کئی دفعہ چاند 35-17 گھنٹے تک بھی نظر نہیں آتا۔ 35 گھنٹے تک چاند تقریباً 18 درجے کا فاصلہ طے کر چکا ہوتا ہے۔ اور ہلال کی موٹائی 10 درجے کے مقام پر موجود چاند سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یادوں سے الفاظ میں 35 گھنٹے بعد چاند کا وہ حصہ جو زمین کے سامنے ہوتا ہے اُس کے تھوڑے زیادہ حصے پر دن نکل آتا ہے۔ لہذاز میں پر اُس کے دیکھے جانے کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ لیکن کئی دفعہ اُن پر کافی نیچے ہونے کی وجہ سے چاند ہمیں نظر نہیں آپاتا۔

یہ بھی ایک سائنسی حقیقت ہے کہ اگر دنیا کے کسی حصے میں ہلال نظر آجائے گا تو اُس علاقے کے مغرب میں موجود تمام علاقوں میں وہ ہلال ضرور نظر آجائے گا۔ لیکن دنیا میں کوئی علاقہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہاں چاند نظر آ گیا ہے لیکن اُس علاقے کے مغرب میں موجود کسی بھی علاقے میں چاند نظر نہیں آتا تو اُس علاقے کا وہ دعویٰ غلط ہے۔ اس لئے اگر ایران میں ہلال کی روایت ہو جاتی ہے تو ایران کے مغرب میں موجود جتنے ممالک ہیں ان میں چاند اُسی رات میں ضرور نظر آ جائے گا۔ اسی طرح پوری دنیا میں چاند 24 گھنٹوں کے اندر نظر آ جائے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایران میں چاند کیم تاریخ کو نظر آ جائے اور پاکستان میں وہ چاند دو تاریخ کو نظر نہ آ جائے۔ لیکن اگر کوئی ملک اس روایت میں ایک دن سے زیادہ کافر ق ڈالتا ہے تو اُس ملک کی روایت قابل بھروسہ نہیں۔

اب ہم یہ جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ایک تاریخ کافر ق دنیا کے چند علاقوں میں کیوں پڑتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ وہ عالمی تاریخی لکیر ہے جس کو ماہرین جغرافیہ دانوں نے 180 درجے طول بلند پر کھینچا ہے۔ جس کے باعث دنیا کے مختلف علاقوں میں ایک وقت میں مختلف تاریخ ہوتی ہے۔

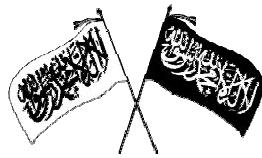


ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ ایران میں ہلال کی روایت 30 دسمبر کو ہوتی ہے۔ اب ایران کے مغرب میں موجود جتنے بھی ممالک ہیں مثلاً، سعودی عرب، عراق، شام، لبنان، فلسطین، ترکی، مصر، لیبیا، سودان، الجیریا، ناجیریا، هرآش، برطانیہ، فرانس، جمنی، برازیل، امریکہ، کینیڈ اورغیرہ ان تمام ممالک میں سورج ایران کے بعد غروب ہو گا اور امریکہ میں تو گیارہ گھنٹے بعد غروب ہو گا۔ اس حساب سے چاند کی عمر بڑھ چکی ہو گی اور اس کے زمین سے نظر آنے کے امکانات میں بھی کئی گناہ اضافہ ہو چکا ہو گا۔ ایران سے لے کر امریکہ تک جب چاند کو دیکھا گیا تو دنیا میں تاریخ ایک ہی تھی یعنی 30 دسمبر۔ لیکن چونکہ امریکہ سے آگے عالمی تاریخی لکیر شروع ہو جاتی ہے لہذا عالمی تاریخی لکیر کے پار 31 دسمبر کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس لیئے اب جب چاند آسٹریلیا، انڈونیشیا، مالکشیا، بھلہ دلیش، بھارت اور پاکستان میں نظر آئے گا تو وہاں پر 31 دسمبر کی تاریخ ہو گی۔ لیکن رات کے سفر کے اعتبار سے چاند چوبیس گھنٹے سے قبل ہی ان علاقوں میں نظر آ جاتا ہے۔ اور قمری اعتبار سے تاریخ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جبکہ ستمشی اعتبار سے تاریخ میں یہ تبدیلی صرف اس فرضی عالمی تاریخی لکیر کی وجہ سے ہے جس کو انسان نے کھینچا ہے۔

ایک غلط فہمی جو تقریباً تمام افراد میں پائی جاتی ہے کہ خلیجی ریاستوں میں چاند ہمیشہ پاکستان سے پہلے نظر آتا ہے۔ یہ ایک غلط نظریہ ہے۔ اس بات کے امکانات ہمیشہ موجود رہتے ہیں کہ چاند پاکستان میں خلیجی ریاستوں سے پہلے نظر آ جائے۔ اور تاریخ میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں ستمشی اور قمری تاریخ کے مابین کوئی فرق نہ ہو۔ چونکہ تم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ چاند کا زمین پر نظر آنا اُسی وقت ممکن ہے جب چاند زمین کے مدار کے گرد 10 درجے سے زیادہ کافاصلہ طے کر چکا ہو۔ اس لئے یہ بات ممکن ہے کہ جب چاند 12 درجے کافاصلہ طے کرے تو اس وقت پاکستان میں سورج غروب ہو چکا ہو اور پاکستان میں موجود افراد اس چاند کا مشاہدہ سعودی عرب یا



دوسری خلیجی ریاستوں سے پہلے کر لیں۔ اس صورت میں خلیجی ریاستوں میں چاند کی روئیت اسی دن ہو گی۔



اُم القریٰ کیلندر

یہ بات بھی یہاں اہم ہے کہ کیا فلکیاتی اعداد و شمار اس حد تک صحیح ہیں کہ ہم ان پر اعتماد کر سکیں۔ تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ اس کا ثبوت سعودی عرب کا بنایا ہوا اُم القریٰ کیلندر ہے۔ پہلے ہم آپ کو اُم القریٰ کیلندر کا مختصر تعارف کرتے ہیں پھر یہ ثابت کریں گے کہ فلکیاتی اعداد و شمار پر اعتماد کیوں نہیں کیا جا سکتا۔

آل عبدالعزیز نے جب جزیرہ العرب میں سعودی حکومت قائم کی اُسی وقت سے سعودی عرب میں بھری کیلندر قائم ہے۔ اُم القریٰ کیلندر میں وقت کے ساتھ ساتھ مختلف تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔

1395 ہجری سے پہلے اُم القریٰ کیلندر کے لئے مختلف طریقہ کا رتحا۔ ہم نے کوشش کی کہ اس طریقہ کا رکن متعلق معلومات اکھٹی کر سکیں مگر ہم اس کوشش میں ناکام رہے۔ 1395 سے 1419 ہجری تک اُم القریٰ کیلندر بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ اگر 3 جنوری کو ریاض میں غروب آفتاب کے وقت چاند کی عمر 12 گھنٹے ہے تو نئے قمری مہینے کا آغاز ہو جائے گا۔ یہاں ایک اہم بات بتانا بہت ضروری ہے کہ بھری مہینے یا تاریخ کا آغاز غروب آفتاب سے شروع ہو کر اگلے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ جبکہ جو کیلندر عام دنیا میں راجح ہے اُس میں تاریخ کا آغاز رات کے بارہ بجے ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے 3 جنوری کو اُم القریٰ کیلندر میں نئی تاریخ کا آغاز ہو جاتا تھا۔ 1420 سے 1422 ہجری تک اس طریقہ کا رہا میں یہ تبدیلی کی گئی کہ اگر 3 جنوری کو مکہ میں چاند کے غروب ہونے کا وقت آفتاب کے غروب ہونے کے بعد ہو گا تو تو 3 جنوری کو نئے قمری مہینے کا آغاز ہو جائے گا۔

1423 ہجری کے بعد اس طریقہ کا رہا میں مزید تبدیلی کی گئی جس کے مطابق مکہ میں غروب آفتاب کے وقت چاند کی عمر 12 گھنٹے سے زائد ہونی چاہیئے ہے۔ سعودی حکومت نے 1420 سے 1450 تک کا بھری کیلندر بنارکھا ہے۔



عیدی سال	پنجم		سیلادا لئی		آغاز رهمنان		عید افغان		عید الائچی	
	کمپ	کمپ	رعنی الول	رعنی الول	کمپ رهمنان	کمپ رهمنان	کمپ شوال	کمپ شوال	زندو چک	زندو چک
1420	17 Apr 1999	Sa	26 Jun 1999	Sa	9 Dec 1999	Th	8 Jan 2000	Sa	16 Mar 2000	Th
1421	6 Apr 2000	Th	14 Jun 2000	We	27 Nov 2000	Mo	27 Dec 2000	We	5 Mar 2001	Mo
1422	26 Mar 2001	Mo	4 Jun 2001	Mo	16 Nov 2001	Fr	16 Dec 2001	Su	22 Feb 2002	Fr
1423	15 Mar 2002	Fr	24 May 2002	Fr	6 Nov 2002	We	5 Dec 2002	Th	11 Feb 2003	Tu
1424	4 Mar 2003	Tu	13 May 2003	Tu	26 Oct 2003	Su	25 Nov 2003	Tu	1 Feb 2004	Su
1425	21 Feb 2004	Sa	1 May 2004	Sa	15 Oct 2004	Fr	14 Nov 2004	Su	21 Jan 2005	Fr
1426	10 Feb 2005	Th	21 Apr 2005	Th	4 Oct 2005	Tu	3 Nov 2005	Th	10 Jan 2006	Tu
1427	31 Jan 2006	Tu	10 Apr 2006	Mo	24 Sep 2006	Su	23 Oct 2006	Mo	31 Dec 2006	Su
1428	20 Jan 2007	Sa	31 Mar 2007	Sa	13 Sep 2007	Th	13 Oct 2007	Sa	20 Dec 2007	Th
1429	10 Jan 2008	Th	20 Mar 2008	Th	1 Sep 2008	Mo	1 Oct 2008	We	8 Dec 2008	Mo
1430	29 Dec 2008	Mo	9 Mar 2009	Mo	22 Aug 2009	Sa	20 Sep 2009	Su	27 Nov 2009	Fr
1431	18 Dec 2009	Fr	26 Feb 2010	Fr	11 Aug 2010	We	10 Sep 2010	Fr	16 Nov 2010	Tu
1432	7 Dec 2010	Tu	15 Feb 2011	Tu	1 Aug 2011	Mo	30 Aug 2011	Tu	6 Nov 2011	Su
1433	26 Nov 2011	Sa	4 Feb 2012	Sa	20 Jul 2012	Fr	19 Aug 2012	Su	26 Oct 2012	Fr
1434	15 Nov 2012	Th	24 Jan 2013	Th	9 Jul 2013	Tu	8 Aug 2013	Th	15 Oct 2013	Tu
1435	4 Nov 2013	Mo	13 Jan 2014	Mo	28 Jun 2014	Sa	28 Jul 2014	Mo	4 Oct 2014	Sa
1436	25 Oct 2014	Sa	3 Jan 2015	Sa	18 Jun 2015	Th	17 Jul 2015	Fr	23 Sep 2015	We
1437	14 Oct 2015	We	23 Dec 2015	We	6 Jun 2016	Mo	6 Jul 2016	We	11 Sep 2016	Su
1438	2 Oct 2016	Su	11 Dec 2016	Su	27 May 2017	Sa	25 Jun 2017	Su	1 Sep 2017	Fr
1439	21 Sep 2017	Th	30 Nov 2017	Th	16 May 2018	We	15 Jun 2018	Fr	21 Aug 2018	Tu
1440	11 Sep 2018	Tu	20 Nov 2018	Tu	6 May 2019	Mo	4 Jun 2019	Tu	11 Aug 2019	Su
1441	31 Aug 2019	Sa	9 Nov 2019	Sa	24 Apr 2020	Fr	24 May 2020	Su	31 Jul 2020	Fr
1442	20 Aug 2020	Th	29 Oct 2020	Th	13 Apr 2021	Tu	13 May 2021	Th	20 Jul 2021	Tu
1443	9 Aug 2021	Mo	18 Oct 2021	Mo	2 Apr 2022	Sa	2 May 2022	Mo	9 Jul 2022	Sa
1444	30 Jul 2022	Sa	8 Oct 2022	Sa	23 Mar 2023	Th	21 Apr 2023	Fr	28 Jun 2023	We
1445	19 Jul 2023	We	27 Sep 2023	We	11 Mar 2024	Mo	10 Apr 2024	We	16 Jun 2024	Su
1446	7 Jul 2024	Su	15 Sep 2024	Su	1 Mar 2025	Sa	30 Mar 2025	Su	6 Jun 2025	Fr



1447	26 Jun 2025	Th	4 Sep 2025	Th	18 Feb 2026	We	20 Mar 2026	Fr	27 May 2026	We
1448	16 Jun 2026	Tu	25 Aug 2026	Tu	8 Feb 2027	Mo	9 Mar 2027	Tu	16 May 2027	Su
1449	6 Jun 2027	Su	14 Aug 2027	Sa	28 Jan 2028	Fr	26 Feb 2028	Sa	5 May 2028	Fr
1450	25 May 2028	Th	3 Aug 2028	Th	16 Jan 2029	Tu	14 Feb 2029	We	24 Apr 2029	Tu

اوپر ہم نے اُم القریٰ کیانڈر کے مطابق عالم اسلام کے چاراً ہم مینوں کے آغاز اور تہواروں کے دن کو ظاہر کیا ہے۔ جس کو دیکھ کر جانا جاسکتا ہے کہ کس دن کیم رمضان، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا آغاز ہو گا۔

یہ بات بھی یہاں پر جانا بہت اہم ہے کہ سعودی عرب میں استعمال ہونے والا یہ اُم القریٰ کیانڈر کسی طور پر شرعی روایت کے مقابل کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ چاند کو دیکھنے کے لئے روایت ہال کمیٹی موجود ہے۔ جو ہر قمری مہینے کی 29 تاریخ کو چاند کے متعلق شہادتیں اکھٹی کرتی ہے اور اگر چاند نظر آجائے تو قاضی چاند کے نظر آنے کا اعلان کرتا ہے۔ فرض کرتے ہیں کہ اُم القریٰ کیانڈر کے مطابق کیم رمضان 3 اگست کو شروع ہونی ہے۔ اور کیم اگست کو شعبان کی 29 تاریخ ہے تو اگر کیم اگست کو چاند نظر آ جاتا ہے تو 2 اگست کو کیم رمضان ہو گی۔ لیکن یہ بات سعودی عرب میں رہنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ ایسی کوئی کمیٹی موجود ہے لہذا یہ غلط فہمی تقریباً تمام عالم اسلام میں موجود ہے کہ چونکہ سعودی عرب میں کیانڈر راستعمال ہوتا ہے لہذا ان کی روایت غلط ہے۔ جبکہ کیانڈر کا استعمال صرف دفاتر میں ہوتا ہے اگر کمیٹی چاند کے نظر آنے کا اعلان کر دیتی ہے تو حکومت کیانڈر میں تبدیلی کر دیتی ہے۔



سعودی حکومت یہ بات جانتی تھی کہ فلکیاتی اعداد و شمار پر اعتنیں کیا جاسکتا اس لئے حکومت نے روئیت ہلال کمیٹی قائم کی۔ اس بات کا ثبوت ہمیں خود ام القری کیانڈر سے ملتا ہے کہ سعودی حکومت اسلامی مہینے اور سال کے آغاز کے لئے کسی طور پر ام القری کیانڈر کو استعمال نہیں کرتی۔ مثال کے طور پر اگر آپ اوپر دئے گئے کیانڈر میں 1427 ھجری کے آغاز رمضان کی تاریخ دیکھیں گے تو وہ 24 ستمبر 2007 ہے جبکہ روئیت ہلال کمیٹی کو ملنے والی شہادتوں کے بعد 23 ستمبر 2007 کو کیم رمضان کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسی سال کیم ذوالحجہ کے آغاز کی تاریخ ام القری کیانڈر میں 22 دسمبر 2007 درج ہے جس کے مطابق حج 30 دسمبر کو اور عید الاضحی 31 دسمبر 2006 کو منائی جاتی تھی۔ جبکہ روئیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بعد 21 دسمبر کو کیم ذوالحجہ کا آغاز کیا جاتا ہے اور حج بیت اللہ 29 دسمبر اور عید الاضحی 30 دسمبر 2006 کو منائی جاتی ہے۔ اسی طرح 1428 ھجری کے کیانڈر میں کیم شوال 13 اکتوبر 2007 کو بنیت تھی جبکہ روئیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق چاند 11 اکتوبر کی شام کو نظر آ جاتا ہے جس کے باعث عید الفطر 12 اکتوبر 2007 کو منائی جاتی ہے۔ اور اسی سال ام القری کیانڈر کے مطابق کیم ذوالحجہ 11 دسمبر 2007 کو بنیت تھی جس کے مطابق حج بیت اللہ 19 دسمبر اور عید الاضحی 20 دسمبر کو منائی جاتی تھی جبکہ روئیت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق چاند 9 دسمبر کی رات کو نظر آتا ہے اور کیم ذوالحجہ 10 دسمبر کو ہوتی ہے اور حج بیت اللہ 18 دسمبر کو اور عید الاضحی 19 دسمبر کو منائی جاتی ہے۔ ماضی میں بھی اسی طرح روئیت ہلال کمیٹی ہی فیصلہ دیتی رہی ہے۔

اس تمام بحث کا مقصد یہ تھا کہ یہ بات دوباری واضح ہو جائیں

- 1۔ سعودی حکومت چاند کی روئیت کے لئے کسی طور پر ام القری کیانڈر پر اعتنیں کرتی
- 2۔ سائنس جتنی بھی ترقی کر لے اعداد و شمار میں غلطی با اکل ممکن ہے اور اعداد و شمار کی بنیاد پر چاند کی روئیت پر اعتنیں کیا جاسکتا۔



شرعی پہلو

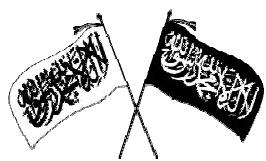
اب ہم شرعی پہلوؤں سے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا شریعت فلکیاتی اعدادو شمار کی اجازت دیتی ہے؟ اور کیا اختلاف مطلع معتبر ہے؟

جہاں تک فلکیاتی اعدادو شمار کا تعلق ہے تو کچھ لوگ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ شریعت چاند کی روایت کے لئے فلکیاتی اعدادو شمار سے مدد لینے کی اجازت دیتی ہے۔ اس کے لئے وہ اس حدیث کو بطور دلیل استعمال کرتے ہیں۔

﴿صو موا الرؤيته وافطروا الرؤيته فان غم عليكم فاقدر واله﴾

”چاند لیکھ کر روزہ رکھو اور چاند لیکھ کر افطار (عید) کرو اگر مطلع غبار آ لو دہ تو اس کا اندازہ کرلو“
(جامع ترمذی)

ان افراد کا یہ کہنا ہے کہ اس حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ”اس کا اندازہ کرلو“ سے مراد یہی کہ ہم چاند کی روایت کے لئے فلکیاتی اعدادو شمار سے مدد لے سکتے ہیں۔ کیوں کہ ان اعدادو شمار میں اس امر کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آیا چاند نظر آئے گا یا نہیں۔



اس قول کہ ”اس کا اندازہ کرو“ سے مراد نہیں کہ فلکی اندازوں پر انحصار کیا جائے بلکہ اس سے مراد وہ ہے جو رسول ﷺ نے اپنے اس قول میں واضح فرمایا ہے

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْهُرُ تِسْعَ وَعِشْرُونَ لِيَلَةً فَلَا تصْوِمُو حَتَّىٰ تَرُوْهُ، فَإِنْ غَمَ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ﴾

”حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے مگر تم چاند کی یہ بغیر روزہ نہ رکھا کرو اور اگر چاند ابریا یا غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تمیں کی گنتی پوری کر لیا کرو،“
(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص 174)

﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ غَمَامَةً أَوْ ضَبَابَةً فَاكْمِلُوا عِدَّةَ شَهْرٍ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا رَمَضَانَ بِصُومٍ يَوْمَ مِنْ شَعْبَانَ﴾

”حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھا کرو، بھر اگر تمہارے درمیان ابریا دھنڈ حائل ہو جائے تو ماہ شعبان کی گنتی تمیں دن پوری کرلو۔ اور رمضان کے استقبال میں شعبان ہی کے دن کا روزہ شروع نہ کر دیا کرو،“
(احکام القرآن ص 202 ج 1)



﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا الْرَّؤْيَةَ وَافْطُرُوا لِرَؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غِيَابَةٌ فَاكْمِلُوا الْعُدَدَ ثَلَاثَيْنِ يَوْمًا﴾

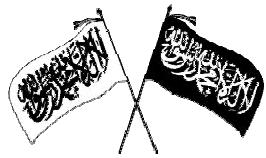
”حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان سے پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو، بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو اور اگر اس کے دیکھنے میں ابر حائل ہو جائے تو تمیں دن پورے کر لیا کرو“

(ترمذی ص 87 ج 1)

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا الْرَّؤْيَةَ وَافْطُرُوا لِرَؤْيَتِهِ فَإِنْ غَمَ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعُدَدَ ثَلَاثَيْنِ﴾

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، پھر اگر وہ ابر اور غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو“
(متفق علیہ، مشکوہ ص 174)

﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدِمُوا أَشْهَرَ بِصَيَامِ يَوْمِ عَلَا بِيَوْمِيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْئًا يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرُوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرُوْهُ، فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَاتِمُوا الْعُدَدَ ثَلَاثَيْنِ ثُمَّ افْطُرُوا، وَأَشْهَرُ تِسْعَ وَعَشْرَوْنَ﴾



”حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے ہی روزے شروع نہ کر دیا کرو۔ الایہ کہ اس دن روزے رکھنے کی کسی کی عادت ہو بہر حال چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو پھر چاند کے نظر آنے تک برابر روزے رکھتے رہو، اور اگر بادل حائل ہوں تو تمیں کی گنتی پوری کرلو، تب افطار کرو۔ و یہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“

(ابوداؤد ص: 318)

یہ احادیث اور ان جیسی بہت سی احادیث کا مضمون مشترک ہے۔ ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قمری کیانڈر میں مہینہ انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے ممکن نہیں کہ مہینہ اٹھائیں یا اکٹیں دن کا ہو۔ لہذا چاند کی روایت کے لیے یہ بات شرط ہے کہ چاند کو نگنی آنکھ سے دیکھا جائے۔ جب تک اس چاند کو خود آنکھ سے نہ دیکھا جائے یا اس کے دیکھے جانے سے متعلق کوئی شہادت موصول نہ ہو جائے تب تک قمری مہینہ کے اختتام کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ احادیث اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ چاہے چاند آسمان پر موجود ہو لیکن اگر مطلع ابرآسود ہو یا غبار آسود ہو جس کے باعث چاند کو نگنی آنکھ سے دیکھا جانا ممکن نہ ہو تو تمیں کی گنتی کو پورا کر دیا جائے۔ جبکہ فلکیاتی اعداد و شمار سے چاہے ہم یہ ثابت بھی کر دیں کہ چاند آسمان پر موجود ہے تو بھی حدیث کے الفاظ وضاحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کر رہے ہیں کہ چاند کا دیکھا جانا ضروری ہے۔ اور پچھلے صفحات میں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ اعداد و شمار میں غلطی ممکن ہے جیسا کہ ام القری کیانڈر میں موجود ہے۔ کیوں کہ یہ کیانڈر بھی فلکیاتی اعداد و شمار کی مدد سے ہی بنایا گیا ہے۔ لہذا ”اس کا اندازہ کرلو سے مراد“ تمیں کی گنتی کو پورا کرنا ہے نہ کہ فلکیاتی اندازے لگانا۔



اختلاف مطلع

اختلاف مطلع پر فقہاء کرام کے درمیان تین آراء موجود ہیں۔

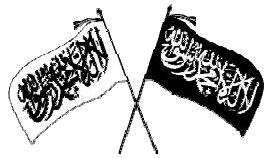
1۔ اختلاف مطلع معتبر ہے یعنی ایک شہر یا قصبه کی روئیت دوسرے شہر یا قصبه کے لئے معتبر نہیں۔ اس کو مزید آسان الفاظ میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ اگر کراچی میں چاند نظر آ جاتا ہے تو حیدر آباد والوں کو اُس وقت تک انتظار کرنا ہو گا جب تک حیدر آباد میں بھی چاند نظر نہیں آتا بصورت دیگر حیدر آباد میں اگلے دن چاند کی تاریخ اور کراچی میں چاند کی تاریخ ہو گی۔

2۔ اختلاف مطلع معتبر نہیں ہے یعنی ایک شہر یا قصبه کی روئیت دوسرے شہر یا قصبه کے لئے معتبر ہے۔ اس کو آسان الفاظ میں اس طرح بیان کریں گے کہ اگر کراچی میں چاند نظر آ جاتا ہے اور لاہور میں چاند نظر نہیں آتا تو لاہور والے کراچی میں ہو جانے والی روئیت کی بنیاد پر اگلے مہینے کا آغاز کریں گے۔

3۔ بلا دبعیدہ میں اختلاف مطلع معتبر ہے لیکن بلا ذریبہ میں اختلاف مطلع معتبر نہ ہے۔ یعنی گورنwalہ کے لئے لاہور کی روئیت قابل قبول ہے مگر راولپنڈی کے لئے لاہور کی روئیت قابل قبول نہیں ہے۔

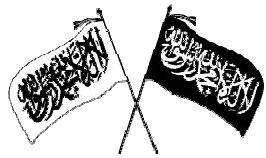
ہم ان تینوں آراء پر الگ الگ بحث کرنے کی بجائے اکٹھے بحث کرتے ہیں۔

وہ افراد جو یہ کہتے ہیں کہ اختلاف مطلع معتبر ہے ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اور فقہاء کرام کی اکثریت ان کے اس قول سے اتفاق نہیں کرتی۔ یہ لوگ اختلاف مطلع کے معتبر ہونے کے جواز کے طور پر یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔



﴿عَنْ كَرِيبٍ أَنَّ امَّا مُحَمَّدَ بْنَ عَوْنَانَ الْأَنْصَارِيَّ أَبْنَى بْنَ حَارثَةَ وَعَنْهَا بَعْثَتْ إِلَيْهِ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي دَعْوَةَ الْشَّامِ فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتِهَا وَاسْتَهَلَ عَلَى رَمَضَانَ وَإِنِّي بِالشَّامِ فَرِيقٌ لِلْهَلَالِ لِلْجُمُودِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي أَخْرِ الشَّهْرِ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَأَيْتِمُ الْهَلَالَ فَقَلَّتْ رَأْيَنَا لِلْجُمُودِ فَقَالَ ابْنُ عَوْنَانَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقَلَّتْ نَعْمَ وَرَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لِكَنَا رَأَيْنَا لِلْهَلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتَهُ فَقَلَّتْ رَأْيَنَا لِلْجُمُودِ فَقَالَ لِكَنَا رَأَيْنَا لِلْسَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نَكُمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقَلَّتْ أَوْلَى تَكْتُفَى بِرُوْيَا مَعَاوِيَةَ وَصِيَامَهُ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ﴾

”کریبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ام الفضل بنت حارث (والدہ ابن عباس) نے معاویہؓ کی طرف شام پہنچا۔ کریب فرماتے ہیں: میں شام پہنچا اور ان کا (ام الفضل کا) کام سرانجام دیا اور مجھ پر رمضان کا مہینہ آن پہنچا۔ میں نے جمعہ کی شام کو چاند دیکھا اور رمضان کے اوپر میں مدینہ واپس پہنچا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مجھ سے شام کے بارے میں دریافت کیا پھر چاند کا ذکر بھی آیا۔ تو انہوں نے پوچھا: ”تم لوگوں نے چاند کب دیکھا؟“ میں نے کہا: ”ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا“ انہوں نے کہا: کیا تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا جی ہاں، اور لوگوں نے بھی دیکھا اور امیر معاویہ سمیت سب لوگوں نے روزہ رکھا۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: مگر ہم نے ہفتے کو دیکھا، چنانچہ ہم تیس دن پورے کریں گے یا پھر چاند کو خود دیکھ لیں۔ میں نے پوچھا: ”کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزے رکھنا کافی نہیں؟“ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا“ (صحیح مسلم)



ان اصحاب نے اس حدیث سے یہ حکم اخذ کیا کہ چونکہ حضرت ابن عباسؓ نے مدینہ سے باہر سے آئی ہوئی روایت کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بنیاد پر تسلیم نہیں کیا لہذا اختلاف مطلع معتبر ہے اور اسی بنیاد پر کچھ اصحاب نے یہ تو میں جاری کیا کہ بلا دعیدہ میں اختلاف مطلع معتبر ہے۔ چونکہ دمشق اور مدینہ کے درمیان فاصلہ بہت زیاد ہے اسی بنیاد پر ابن عباسؓ نے اختلاف مطلع کو جائز قرار دیا۔

ہم ان اصحاب کی اس رائے سے متفق نہیں ہیں کیوں کہ انہوں نے رسول اللہ کے اس اصل حکم کو جاننے کی کوشش نہیں کی جس کا ذکر اس حدیث میں نہیں آیا ہے۔ گتب حدیث میں ایسی کوئی حدیث موجود نہیں جس میں اس بات کی وضاحت ہو سکے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اختلاف مطلع کو جائز قرار دیا ہو۔ دراصل یہ ابن عباسؓ کا ذاتی اجتہاد ہے جو آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث ﴿صوم الرؤیتہ و افطر و الرؤیتہ﴾ ”اس چاند کے دیکھے جانے پر روزہ رکھو اور اس چاند کے دیکھے جانے پر افطار کرو“ سے کیا۔

حضرت ابن عباسؓ کا اجتہاد ابو عییر انس بن مالکؓ کی اس روایت کے منافی ہے، جس میں آیا ہے کہ:

﴿غُمْ عَلَيْنَا هَلَالٌ شَوَّالٌ فَاصْبَحْنَا صِيَامٌ فَجَاءَ رَكْبٌ مِّنْ أَخْرِ النَّهَارِ فَشَهَدُوا عَنْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْطِرُوا إِذْمَامًا يَخْرُجُ لِعِبَادِهِمْ﴾

من الغد

”ہمیں شوال کا چاند بادلوں کی وجہ سے نظر نہ آ سکا لہذا تم اگے دن روزے سے رہے۔ لیکن دن کے آخری حصے میں چند مسافر مدینہ آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شہادت دی کہ انہوں نے گذشتہ روز چاند دیکھ لیا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روزہ توڑنے اور اگلے روز عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا،“ (ابن ماجہ)

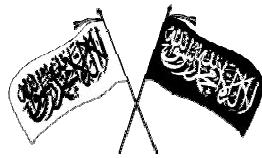


اس حدیث کو پڑھ کر یہ واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ سے باہر سے آئے ہوئے اصحاب کی شہادت کی بنیاد پر اہل مدینہ کو روزِ ۹ تو ۱۰ نومبر کے دن عیدِ کی نماز کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔

اب ہم کریب کی اسی حدیث کو ایک اور زاویہ سے دیکھتے ہیں یہ اور یہ جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا واقعتاً ابن عباسؓ نے اجتہاد کیا تھا یا کریب کی خبر کو حقائق کی بنیاد پر رد کیا تھا۔ اور پرہم نے یہی حدیث صحیح مسلم سے روایت کی ہے اب ہم اسی حدیث کو جامع ترمذی سے روایت کرتے ہیں۔

﴿عَنْ كَوْرِيْبِ أَنَّ أَمَّ الْفَضْلَ بُنْتَ الْحَارِثَ بْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَعَاوِيَةَ الْشَّامِ قَالَ فَقَدِمَتِ الشَّامُ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَ عَلَى هَلَالِ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهَلَالَ لِيَلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي أَبْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ؟ فَقَلَّتْ رَأْيَنَا لِيَلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لِيَلَةَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَلَّتْ رَاهِ النَّاسِ وَصَامُوا وَصَامَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ لَكُنْ رَأَيْنَا لِيَلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَّالَ نَصُومُ حَتَّى نَكُمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقَلَّتْ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُوْيَةِ مَعَاوِيَةِ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ لَا هَكَذَا أَمْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

”کریب سے روایت ہے کہ امام الفضل بنت حارث (والدہ ابن عباسؓ) نے انہیں حضرت معاویہؓ کے پاس شام بھیجا، وہ کہتے ہیں کہ میں شام گیا اور اپنے کام سے فارغ ہوا تو رمضان کا چاند شام میں ہی ہوا۔ ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا، پھر رمضان کے آخر میں، میں مدینہ واپس آیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے حال احوال دریافت کیا پھر چاند کا ذکر آیا تو پوچھا تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا تم نے

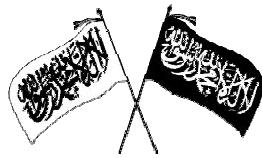


چاند جمعہ کی رات کو دیکھا۔ پوچھا تم نے چاند خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور حضرت معاویہ نے بھی روزہ رکھا، فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا اس لئے ہم تو اپنے حساب سے تمیں روزے پورے کریں گے الایہ کہ خود اتنیس کا چاند دیکھ لیں، میں نے کہا کیا آپ حضرت معاویہ کی روایت اور روزہ رکھنے کو کافی نہیں سمجھتے؟ فرمایا نہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

(جامع ترمذی جلد 1)

صحیح مسلم سے روایت کردہ الفاظ اور جامع ترمذی سے روایت کردہ الفاظ میں فرق ہے جو افراد عربی سمجھتے ہیں وہ اس فرق کو محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم زیادہ بحث میں جانے کی وجہ سے صرف ایک نکتے پر بات کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ صحیح مسلم سے روایت کردہ حدیث میں ابن عباسؓ کریب سے پوچھتے ہیں **﴿انت رایته﴾** ”کیا تم نے خود دیکھا؟“ کریب جواب دیتے ہیں **﴿نعم و راه الناس و صاموا و صام معاویہ﴾** ”جی ہاں، اور لوگوں نے بھی دیکھا اور امیر معاویہ سمیت سب نے روزہ رکھا،“ جبکہ جامع ترمذی میں یہ الفاظ کچھ اس طرح آئے ہیں ابن عباسؓ کریب سے سوال کرتے ہیں **﴿انت رایته ليلة الجمعة﴾** ”کیا تم نے خود جمعہ کی رات کو دیکھا؟“ کریب جواب دیتے ہیں **﴿راہ الناس و صاموا و صام معاویہ﴾** ”لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور امیر معاویہ نے بھی رکھا،“

جامع ترمذی میں آئے ہوئے یہ الفاظ اس بات کی وضاحت کر رہے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے کریب کی اس خبر کو صرف اس بنیاد پر رد کیا اور مدینہ کی روایت کو معتبر جانا کیوں کہ کریب شام میں چاند کے نظر آنے کی خبر دے رہے تھے۔ انہوں نے خود چاند دیکھا تھا۔ اسی بنیاد پر حضرت ابن عباسؓ نے اُن سے سوال کیا کہ کیا تم نے خود چاند دیکھا تو انہوں نے کہا کہ لوگوں نے چاند



دیکھا اور روزہ رکھا۔ اس لیے کریب کی حیثیت مخبر کی تھی نہ کہ شاہد کی۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک شخص کی شہادت پر روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ

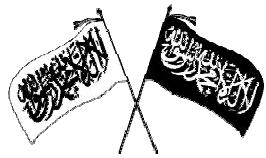
﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنِّي رَأَيْتَ الْهَلَالَ يَعْنِي هَلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اتَّشَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اتَّشَهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ، قَالَ يَا بَلَالُ اذْنُ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدَاءَ﴾

”ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ کی توحید کے قائل ہو اس نے کہا جی ہاں، فرمایا کیا تم میری رسالت کو مانتے ہو اس نے کہا جی ہاں، فرمایا باللٰوگوں میں اعلان کرو کہ کل روزہ رکھیں،“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوہ)

اتی طرح ابن عباسؓ سے ہی روایت کردہ ایک حدیث امام حرسی نے اپنی کتاب المہسوط میں درج کی ہے۔

﴿إِنَّ النَّاسَ اصْبَحُوا يَوْمَ الشُّكُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيٌّ وَ شَهِيدٌ بِرُؤْيَا الْهَلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّشَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَكْبَرَ يَكْفِيُ الْمُسْلِمِينَ أَحَدُهُمْ فَصَامَ وَ امْرَ النَّاسَ بِالصَّيَامِ﴾

”مسلمانوں نے صحیح کا روزہ نہ رکھا کیونکہ انہیں چاند نظر نہ آیا۔ پھر ایک بدوسی پہنچا اور اس بات کی شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں بدوسی کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ اکبر تمام مسلمانوں کے کے لئے ایک شخص کی گواہی کافی ہے پس آپ نے روزہ رکھا اور تمام مسلمانوں کو روزہ



رکھنے کا حکم دیا،

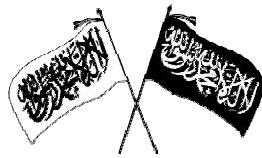
ان دونوں احادیث کی خاص بات یہ ہے کہ یہ دونوں احادیث ابن عباس سے روایت کردہ ہیں اور ان دونوں احادیث میں یہ امر واضح ہے کہ آپ ﷺ نے صرف اس ایک شخص کی شہادت پر مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس یہ حکم جانتے تھے اسی لیے ابن عباس نے کریب کی خبر کو صرف خبر ہونے کی بنیاد پر رد کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ہمیں اسی طرح حکم فرمایا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص نے خود چاند دیکھا ہوا وہ اس بات کی شہادت دے تو اس ایک شخص کی شہادت کی بنیاد پر روزہ رکھو۔ اسی لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کریب کی اس حدیث میں ابن عباس نے رسول اللہ کے جس حکم کا ذکر فرمایا ممکن ہے وہ یہ ہی حکم ہو۔
ایک اور حدیث جو ابن عمرؓ سے مروی ہے اس میں آتا ہے کہ

﴿عَنْ أَبْنَى عُمَرَ قَالَ تَرَأَ النَّاسُ الْهَلَالَ فَأَخْبَرَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ وَأَمْرَ

النَّاسَ بِصَيَامٍ﴾

”ابن عمر فرماتے ہیں لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے میری خبر پر خوبی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا“
(ابوداؤد، دارمی، مشکوہ)

یہاں سے ثبوت ہلال کے متعلق ایک واضح اصول مرتب ہوتا ہے جس کو
فقہاء کرام اپنی گزب میں درج کر چکے ہیں۔



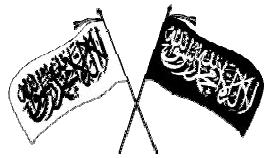
1۔ اگر مطلع صاف ہو اور چاند دیکھنے کوئی چیز مانع نہ ہو تو رمضان اور عید دونوں کے چاند کے لئے بہت سے لوگوں کی شہادت ضروری ہے جن کی خبر سے قریب قریب یقین ہو جائے کہ چاند ہو گیا ہے، البتہ اگر کوئی شفہ مسلمان باہر سے آیا ہو یا کسی بلند جگہ سے آیا ہو تو رمضان کے چاند کے بارے میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

2۔ اگر مطلع ابراً (اوہ) ہو تو رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک مسلمان کی خبر کافی ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے لیکن عید کے چاند کے لئے یہ شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ یہ "گواہ لفظ" "اشهاد" کے ساتھ گواہی دیں۔

لہذا اور کی گئی تمام بحث اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ اختلاف مطلع کسی حال میں بھی معترض نہیں ہے۔ یہی بات مختلف اہل رائے حضرات فرماتے ہیں جیسے، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد 6 صفحہ 385 اور 386 میں واضح لکھا ہوا ہے کہ فقہاء حناف کے نزدیک اختلاف مطلع کا کوئی اعتبار نہیں، اہل مشرق کی روایت اہل مغرب پر اور اہل مغرب کی روایت اہل مشرق پر مانا لازم ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم میں ایک اور مقام پر آتا ہے کہ اگر کسی جگہ بھی روایت ثابت ہو جائے اگرچہ ہزاروں کوں پر ہو تو یہاں والوں پر بھی حکم روزہ افطار کرنے کا اس کے موافق ہو جائے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد 6 صفحہ 380)

ڈر مختار جو کہ فقہاء حناف کی مستند کتاب ہے اس میں آتا ہے کہ "مطلع کے مختلف ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اگر مغربی ممالک والے چاند دیکھ لیں تو مشرقی ممالک والوں کو اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے" (ڈر مختار جلد 1 صفحہ 149)



مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ”اگر کلکتہ میں چاند جمعہ کی رات کو نظر آیا اور مکہ میں خمیس (جمعرات) کی رات کو اور کلکتہ والوں کو پہنچنے چل سکا کہ مکہ میں رمضان جمعرات سے شروع ہو چکا ہے تو جب بھی ان کو پہنچنے چلے گا ان کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ عیدِ مکہ والوں کے ساتھ منائیں اور پہلا روزہ قضا کریں“
(کوکبِ درزہ، بشرح ترمذی شریف: صفحہ 336)

مفتي اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب اپنی کتاب تعلیم الاسلام میں یہی بات لکھتے ہیں البتہ انہوں نے کلکتہ اور مکہ کی بجائے بمبئی اور برما کی مثال دی ہے ملاحظہ کیجئے تعلیم الاسلام جلد 4 روزے اور چاند کی بابت سوال پر فتویٰ۔

مولانا امجد علی نے بہار شریعت میں لکھا ہے ”ایک جگہ چاند ہوتا وہ صرف وہیں کے لئے نہیں بلکہ تمام جہان کے لئے ہے“ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 108)

مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں ”ہمارے آئندہ کے مذہب صحیح معتمد میں دربارہ ہلal رمضان و عید فاصلہ کا اصلاً اعتبار نہیں ہے، ہشرق کی رویت مغرب والوں پر محنت ہے“ (فتاویٰ رضوی جلد 4 صفحہ 568)

فقہ کی دوسری کتب جیسے فتاویٰ عالمگیری، فتح القدير، حجر الرائق، طحاوی اور راز پیغمبیری میں بھی یہی مذکور ہے۔
خنفی فقہ کے علاوہ ماکلی فقہ میں بھی اختلاف مطلع کا کوئی اعتبار نہیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں ”اختلاف مطلع کے غیر معتمد ہونے پر ہمارا بھی اعتقاد ہے اور ماکلی اور حلبیوں کو بھی“ (شامی جلد 4 صفحہ 104)
علامہ جزری لکھتے ہیں ”تین اماموں کے نزدیک اختلاف مطلع کا کوئی اعتبار نہیں ہے“ (فقہ المذاہب الاربعہ جلد 1 صفحہ 550)

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ آئندہ کرام میں سے تین آئندہ کرام کا اختلاف مطلع پر اعتمانہیں۔ صرف امام شافعی اس پر اعتقاد کرتے ہیں لیکن شافعیوں میں بھی



اس پر اتفاق نہیں بلکہ کچھ شافعی اختلاف مطلع پر عدم اعتقاد کرتے ہیں۔

لہذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ دنیا میں کسی بھی مقام پر چاند نظر آجائے تو تمام مسلمانوں پر اس کا اتباع لازم ہے۔ اور یہی رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان کیا ہے،

﴿ان الناس اصْبَحُوا يَوْمَ الشَّكْ عَلَى عِهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفَضْلَاتِ فَقَدِمَ اعْرَابِيٌ وَ شَهِيدٌ بِرَؤْيَاةِ الْهَلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفَضْلَاتِ أَتَشْهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفَضْلَاتِ إِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ يَكْفُى الْمُسْلِمُونَ أَحْدَهُمْ فَصَامَ وَأَمْرَ النَّاسَ بِالصَّيَامِ﴾
”مسلمانوں نے صبح کا روزہ نہ رکھا کیونکہ انہیں چاند نظر نہ آیا۔ پھر ایک بد و آپنچا اور اس بات کی شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں بدوانے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ اکبر تمام مسلمانوں کے کے لئے ایک شخص کی گواہی کافی ہے پس آپ نے روزہ رکھا اور تمام مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا، (المبسوط)

یعنی آپ ﷺ نے صرف ایک شخص کی گواہی کی بنیاد پر تمام مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ کچھ لوگ یہ بات کرتے ہیں کہ اگر ہم چاند کے معاملے میں مکہ یا قاہرہ کا اتباع کرتے ہیں تو ہمیں نماز بھی انہیں کے اوقات پر پڑھنی چاہیئے تو یہ لوگ دراصل اس حقیقت سے لعلم ہیں کہ نماز کے اوقات کا تعلق سورج سے ہے جبکہ مہینے کے آغاز و انتظام کا تعلق چاند سے۔ اگر یہ لوگ اس بات کو تمجھتے تو یہ افراد اس بات کو ضرور جانتے کہ کراچی اور سکردو کے درمیان سورج کے طلوع اور غروب میں 45 منٹ کا فرق ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم سکردو میں سکردو کے اوقات کے مطابق ہی نماز پڑھتے ہیں جبکہ کئی دفعہ چاند کراچی میں نظر آتا ہے اور سکردو میں نظر نہیں آتا۔



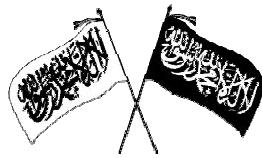
پس ہم اس نتیجے پر پہنچ کہ

- 1۔ فلکیاتی انزوں کی بنیاد پر چاند کی روئیت کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔
- 2۔ دنیا میں کہیں بھی چاند نظر آجائے تو تمام دنیا کے مسلمانوں پر اس روئیت کا اتباع لازم ہے۔



ما حصل

اس تمام بحث سے نتیجہ بھی لکھتا ہے کہ جو اصحاب اختلاف مطلاع کو معتبر قرار دیتے ہیں وہ خود بھی اختلاف مطلاع کے غیر معتبر ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ افراد جو یہ کہتے ہیں کہ بلا دبعیدہ میں تو اختلاف مطلاع معتبر ہے لیکن بلا دفتریہ میں نہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کن علاقوں کو بلا دبعیدہ کہیں گے اور کن کو بلا دفتریہ۔ امام نووی یہ کہتے ہیں کہ جہاں سے نماز فصر ہو سکے اس سے پہلے کا علاقہ بلا دفتریہ ہے۔ اگر ہم اس بات کو صحیح تسلیم کریں تو ہم یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں کوئی بھی علاقہ یا ریاست اس نظریہ کو تسلیم نہیں کرتی۔ کیوں کہ اس نظریے کی بنیاد پر کبھی بھی ملتان کی روایت کو لا ہور میں تسلیم نہ کیا جاتا۔ لیکن درحقیقت یہی اصحاب پاکستان میں کسی بھی مقام پر نظر آ جانے والے چاند کو پورے پاکستان کے لئے کافی قرار دیتے ہیں۔ سعودی عرب کی روایت ہلال کمیٹی سعودی عرب میں نظر آ جانے والے ہلال کو پورے سعودی عرب کے لئے کافی قرار دیتی ہے۔ اسی طرح باقی کے ممالک تو ان علاقوں میں بلا دبعیدہ و قریبہ کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اختلاف مطلاع کے غیر معتبر ہونے کو یہ تمام افراد اس نظریے سے تسلیم کرتے ہیں کہ ہر ملک کی اپنی روایت ہے اور کوئی ملک دوسرے ملک کی روایت کو اختیار نہیں کر سکتا۔ یہ افراد اپنے اس دعوے میں بھی کمزور ہیں کیونکہ ملک و ملت کا وہ تصور جو اسلام پیش کرتا ہے یہ اس کو جانے کے باوجود اس سے نظریں چراتے ہیں۔ یہ لوگ امت مسلمہ کو الگ الگ قوموں میں تقسیم کرتے ہیں اور استعمار کے بچھائے ہوئے جال میں کھیلتے ہیں۔ ہم لوگ اس بات کو



کیوں نہیں صحیح ہے کہ جب پاکستان اور بنگلہ دیش ایک ریاست تھی تب تک تو کوئی میں نظر آ جانے والا چاند ڈھاکہ میں تسلیم کر لیا جاتا تھا۔ لیکن جب دونوں الگ ریاستیں ہوئیں تو ان ریاستوں کے چاند بھی الگ ہو گئے۔ آسمان پر چکنے والا ایک چاند زمین پر رہنے والی قوموں پر تقسیم ہو گیا۔ جب ہندوستان ایک ریاست تھی تب تک ٹکلکتہ میں ہونے والی روئیت کو پشاور میں تسلیم کیا جاتا تھا۔ لیکن آج صرف انسان کی بنائی گئی مصنوعی سرحد کی وجہ سے 10 میٹر پر موجود وسرے ملک کی روئیت کو پاکستان قبول نہیں کرتا۔ حالانکہ چاند اس وقت پاکستان کے اس علاقے میں نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اگر کراچی میں نظر آ نے والا چاند سے 1500 کلومیٹر دور سکر دو شہر میں عید منانی جاسکتی ہے تو صرف پشاور سے 70 میل کے فاصلے پر موجود جمال آباد میں نظر آ جانے والے چاند پر عید کیوں نہیں منانی جاسکتی۔ یا گوادر سے 300 میل دور مسقط کے علاقے میں نظر آ جانے والے چاند کی بنیاد پر ہم روزہ کیوں نہیں رکھ سکتے۔ صرف اس لئے کیونکہ پاکستان ایک الگ قوم ہے۔ صرف اس لئے کیونکہ ہمارے علماء استعمار کے اس نظریے کی حمایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو تقسیم کر دو۔ کیا حقیقتاً مسلمان ایک الگ قوم ہے۔ کیا صرف اس بنیاد پر ہم اپنی مذہبی عبادات کو تقسیم کر دیں کہ ہم پہلے سعودی ہیں، ایرانی ہیں، افغانی ہیں۔ مصری ہیں، فلسطینی ہیں یا پاکستانی ہیں۔ اگر دنیا کے تمام عیسائی ایک ہی دن عید منا سکتے ہیں، اگر دنیا کے تمام یہودی ایک ہی دن عید کر سکتے ہیں۔ اگر دنیا کے تمام ہندو ایک ہی دن دیوالی منا سکتے ہیں تو یہ عظیم امت مسلمہ جس کے ایک جسم ہونے اور ایک روح ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے یہ کیوں اپنے مذہبی تہواروں میں تقسیم کا شکار ہے۔ کیا مرکش میں رہنے والا مسلمان انڈونیشیا میں رہنے والے مسلمان سے الگ ہے۔ کیا قرآن پاک کے احکامات مختلف علاقوں میں مختلف ہو جاتے ہیں؟



یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم اس عظیم مسئلے پر درست رائے کا انتخاب کریں۔ مسلمانوں کی یہ حالت صرف اسی وجہ سے ہے کہ آج کامسلمان اپنے حقیقی نظریہ سے منحرف ہے۔ باطل کے نظریات کو اپنا نظریہ سمجھنا کسی طور پر صحیح نہیں۔ استعمار نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو جغرافیائی بنیادوں پر تقسیم کیا بلکہ ندیبی بنیادوں پر بھی تقسیم کر دیا۔ ایک سچا مسلمان یہ بات سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن حکمران اپنے اقتدار کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمان عید کے اصل دن عین نہیں کرتا۔ لیلۃ القدر کی صحیح رات کو نہیں ڈھونڈ پاتا۔ اس دن کا روزہ رکھتا ہے جس دن کا روزہ رکھنا اللہ نے حرام کر دیا۔ صرف یہی نہیں نہ جانے کتنے ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات جانتا بہت ضروری ہیں۔

مسلمان ایک قوم ہے۔ اس کا وطن ایک ہے۔ اس کی پہچان ایک ہے۔ اس کا پرچم ایک ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ استعمار کی بنائی گئی مصنوعی سرحدوں کو توڑ کر ایک اسلامی ریاست قائم کریں جو تمام مسلمانوں پر اللہ کے احکامات کو اس کی اصل روح کے مطابق نافذ کرے۔ تا کہ ہم انگلستان سے نکل کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔

﴿وَقُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرِي اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، وَسَتُرَدُونَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ

وَالشَّهَدَةِ فَيُنَيَّبُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

”اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ لوگوں کی عمل کرتے رہو، رسول اللہ، اس کا رسول ﷺ اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھیں گے اور پھر تم عنقریب لوٹائے جاؤ گے اس کی طرف جو جانے والا ہے چپسی اور کھلی باتوں کو۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا ان اعمال کے بارے میں جو تم کیا کرتے تھے (التوبۃ 105)